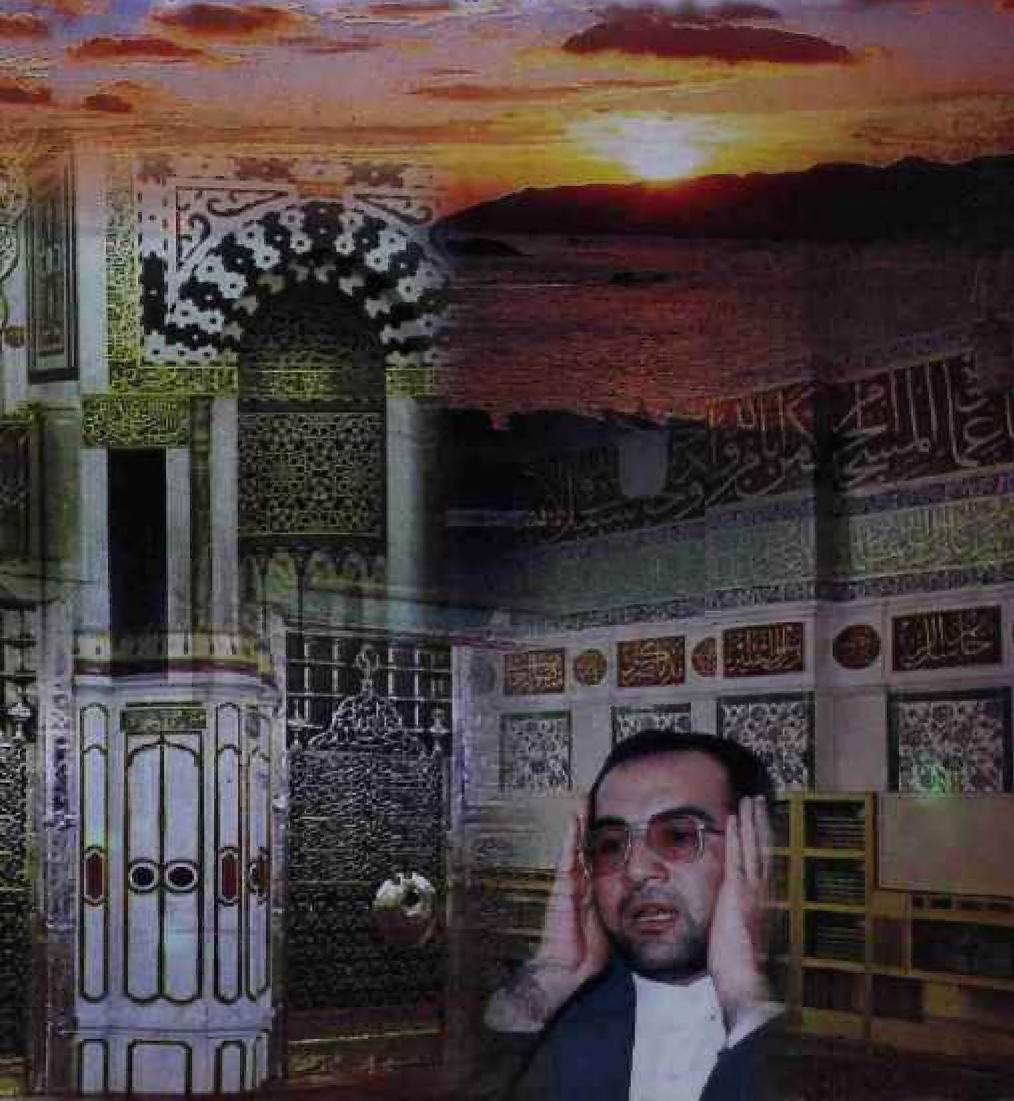


تجلیۃ الاولیاء

۱۴ سوروں کی تلاوت کی فضیلت اور ان کے مطالب



ہم تو قرآن میں وہی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کیلئے سراسر شفا اور رحمت ہے۔
(بنی اسرائیل آیت ۸۲)

نَجَاةُ الدَّارَيْنِ

۱۱۴ سورتوں کی تلاوت کی فضیلت اور اس کے مطالب

جمع و ترتیب

مولانا نثار حسین اور مولانا غلام محمد مہلثی

ناشر:

تعلیمات اہل بیت

مسجد حیدری، سندھ مدرسۃ الاسلام، شارع لیاقت کراچی۔

نماۃ الدارین	نام کتاب:
مولانا غار حسین اور مولانا غلام محمد مبلقی	جمع و ترتیب:
حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے شیخ حافظ حسین نوری	نظر ثانی:
حجۃ الاسلام آقائے شیخ مولانا محمد حسین ربیسی	
(پیش امام محفل مرتضیٰ کراچی)	
سلیم رضا	تعاون:
تعلیمات اہل بیتؑ	ناشر:
کاظم حسین اور اعجاز حسین	کمپوزنگ:
سید عسکری زیدی	تصحیح اردو:
۵۰۰ عدد	تعداد و اشاعت:
رجب ۱۴۲۶ھ ستمبر ۲۰۰۵ء	سال طبع:
۱۰۰ روپے	قیمت:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

وہی لوگ چھوتے ہیں جو پاک ہیں۔

سورہ واقعہ آیت ۷۹

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ

بیشک ہم نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

سورہ حجر آیت ۹

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ

مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَ عِترَتِي
 أَهْلَ بَيْتِي وَ إِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى
 الْحَوْضِ فَلَا تُقَدِّمُوهُمَا فَتَهْلِكُوا وَ لَا تُقْصِرُوا
 عَنْهُمَا فَتَهْلِكُوا وَ لَا تَعْلَمُوا هُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ

میں تمہارے درمیان دو بیش قیمت چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی
 کتاب اور دوسری میرے اہل بیت وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں
 گے حتیٰ کہ کہ حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گے اگر تم ان سے آگے بڑھو گے یا
 ان سے پیچھے رہ جاؤ گے تو ہلاک ہو جاؤ گے انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرو
 کیونکہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل علی بن ابی طالب، ج ۲، ص ۳۶۲

صحیح ترمذی، ج ۵، ص ۳۲۸، حدیث ۳۸۷۴

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۴	طلاوت قرآن کی فضیلت	۱
۱۹	قرائت کے آداب	۲
۲۱	قرائت میں اخلاص	۳
۲۳	ترجیل کا مطلب	۴
۲۵	بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تفسیر	۵
۲۹	کیا بسم اللہ سورہ حمد کا جزء ہے	۶
۳۱	خدا کے ناموں میں سے اللہ جامع ترین نام ہے	۷
۳۳	خدا کی دیگر صفات بسم اللہ میں کیوں مذکور نہیں	۸
۳۶	سورہ حمد کی خصوصیات	۹
۳۲	سورہ بقرہ کے موضوعات	۱۰
۳۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۱
۳۵	سورہ آل عمران	۱۲
۳۵	سورہ نساء کے بارے میں	۱۳
۳۶	سورہ مائدہ	۱۴
۴۷	سورہ انفام	۱۵
۴۹	سورہ اعراف اور اس کی اہمیت	۱۶
۵۱	سورہ انفال اور اس کی فضیلت	۱۷
۵۲	سورہ توبہ	۱۸
۵۳	سورہ یونس کے مضامین اور فضیلت	۱۹
۵۵	سورہ ہود کے مضامین اور فضیلت	۲۰
۵۶	اس سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا	۲۱
۵۶	اس کی فضیلت ۱	۲۲
۵۸	سورہ رعد کے مضامین	۲۳

۵۹	سورہ ابراہیم	۲۴
۶۰	اس کی فضیلت	۲۵
۶۰	سورہ یوسف	۲۶
۶۰	اس کی فضیلت	۲۷
۶۱	سورہ بنی اسرائیل	۲۸
۶۲	سورہ بنی اسرائیل کی فضیلت	۲۹
۶۳	سورہ کہف کی فضیلت	۳۰
۶۳	سورہ مریم کی فضیلت	۳۱
۶۳	سورہ طہ کی فضیلت	۳۲
۶۵	سورہ حجر	۳۳
۶۶	سورہ حجر کے مضامین	۳۴
۶۷	سورہ نمل	۳۵
۶۷	اس سورہ کی فضیلت	۳۶
۶۸	سورہ انبیاء	۳۷
۶۹	اس سورہ کے مضامین	۳۸
۷۰	سورہ حج	۳۹
۷۱	سورہ حج کے مضامین اور مطالب	۴۰
۷۲	اس سورہ کی تلاوت کے فضائل	۴۱
۷۲	سورہ مؤمنون	۴۲
۷۳	اس کے مندرجات	۴۳
۷۵	سورہ نور	۴۴
۷۶	سورہ نور کے مضامین	۴۵
۷۷	سورہ فرقان کے مضامین	۴۶
۷۸	اس سورہ کی فضیلت	۴۷
۷۹	سورہ شعراء کے مندرجات	۴۸
۸۰	اس کی فضیلت	۴۹
۸۱	سورہ نمل کے مضامین اور اس کی فضیلت	۵۰
۸۲	سورہ قصص کے مضامین	۵۱

۸۳	فضیلت تلاوت سورہ قصص	۵۲
۸۴	سورہ عنکبوت کے مضامین	۵۳
۸۵	اس سورہ کی فضیلت	۵۴
۸۷	سورہ روم کے مندرجات اور فضیلت	۵۵
۸۸	سورہ لقمان کے مضامین	۵۶
۹۰	اس سورہ کی فضیلت	۵۷
۹۱	سورہ سجدہ	۵۸
۹۱	اس سورہ کی فضیلت	۵۹
۹۲	سورہ احزاب کے مندرجات	۶۰
۹۳	اس سورہ کی فضیلت	۶۱
۹۴	سورہ فاطر	۶۲
۹۵	اس سورہ کی فضیلت	۶۳
۹۶	سورہ یس کے مضامین	۶۴
۹۷	اس سورہ کی فضیلت	۶۵
۹۸	سورہ صافات کے مضامین	۶۶
۹۹	اس سورہ کی فضیلت	۶۷
۱۰۰	سورہ ص	۶۸
۱۰۲	اس سورہ کی فضیلت	۶۹
۱۰۳	سورہ زمر کے مطالب اور مضامین	۷۰
۱۰۴	اس سورہ کی فضیلت	۷۱
۱۰۵	سورہ مؤمن کے مندرجات	۷۲
۱۰۶	اس سورہ کی فضیلت	۷۳
۱۰۸	سورہ شوری کے مندرجات	۷۴
۱۰۸	اس سورہ کی فضیلت	۷۵
۱۰۹	سورہ حم سجدہ کے مندرجات	۷۶
۱۱۱	سورہ سبا کے مطالب	۷۷
۱۱۲	اس سورہ کی فضیلت	۷۸
۱۱۳	سورہ زخرف	۷۹

۱۱۴	اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت	۸۰
۱۱۵	سورہ دخان	۸۱
۱۱۷	سورہ جاثیہ کے مضامین	۸۲
۱۱۷	سورہ جاثیہ کی تلاوت کا ثواب	۸۳
۱۱۸	سورہ احقاف کے مضامین	۸۴
۱۱۹	سورہ احقاف کے فضائل	۸۵
۱۲۰	سورہ محمدؐ	۸۶
۱۲۱	سورہ محمدؐ کی تلاوت کی فضیلت	۸۷
۱۲۳	سورہ فتح کے مطالب	۸۸
۱۲۴	اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت	۸۹
۱۲۵	سورہ حجرات کے مطالب	۹۰
۱۲۶	اس سورہ کی فضیلت	۹۱
۱۲۷	سورہ ق کی فضیلت	۹۲
۱۲۹	سورہ ذاریات کے مطالب	۹۳
۱۳۰	سورہ طور	۹۴
۱۳۱	اس کی تلاوت کی فضیلت	۹۵
۱۳۲	سورہ الانجم	۹۶
۱۳۳	اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت	۹۷
۱۳۴	سورہ قمر	۹۸
۱۳۵	سورہ رحمن اس کا مضمون	۹۹
۱۳۶	اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت	۱۰۰
۱۳۷	سورہ واقعہ	۱۰۱
۱۳۸	اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت	۱۰۲
۱۴۰	سورہ حدید کے مشمولات	۱۰۳
۱۴۲	سورہ مجادلہ کے مضامین	۱۰۴
۱۴۴	سورہ حشر	۱۰۵
۱۴۶	سورہ مختہ کے مضامین	۱۰۶
۱۴۸	سورہ صف کی فضیلت	۱۰۷

۱۳۹	سورہ جمعہ	۱۰۸
۱۵۰	اس کی فضیلت	۱۰۹
۱۵۱	سورہ مائدہ کی فضیلت	۱۱۰
۱۵۳	سورہ تغابن کی فضیلت	۱۱۱
۱۵۳	سورہ طلاق کے مضامین	۱۱۲
۱۵۴	سورہ تحریم کے مضامین	۱۱۳
۱۵۷	سورہ ملک کی فضیلت	۱۱۴
۱۵۸	سورہ القلم کی فضیلت	۱۱۵
۱۵۹	سورہ عاتق کے مضامین	۱۱۶
۱۶۱	سورہ معارج کے مضامین	۱۱۷
۱۶۳	سورہ نوح کی فضیلت	۱۱۸
۱۶۵	سورہ جن کی مضامین	۱۱۹
۱۶۶	سورہ مزمل کے مطالب	۱۲۰
۱۶۸	سورہ مدثر کے مطالب	۱۲۱
۱۷۰	سورہ قیامت کے مضامین	۱۲۲
۱۷۱	سورہ دھر کے مضامین	۱۲۳
۱۷۲	سورہ مرسلات کے فضائل	۱۲۴
۱۷۳	سورہ نبا کے فضائل	۱۲۵
۱۷۵	سورہ نازعات کی تلاوت کی فضیلت	۱۲۶
۱۷۷	سورہ غش کی تلاوت کی فضیلت	۱۲۷
۱۷۸	سورہ نکویر کے مضامین	۱۲۸
۱۸۰	سورہ انفطار کے مضامین	۱۲۹
۱۸۲	سورہ مطفئین کی فضیلت	۱۳۰
۱۸۳	سورہ اشتقاق کی فضیلت	۱۳۱
۱۸۴	سورہ بروج کے مضامین و فضیلت	۱۳۲
۱۸۵	سورہ طارق کے مضامین و فضیلت	۱۳۳
۱۸۶	سورہ اعلیٰ کے مضامین و فضیلت	۱۳۴
۱۸۸	سورہ غاشیہ کی فضیلت	۱۳۵

۱۸۹	سورہ فجر کے مضامین	۱۳۶
۱۹۰	سورہ بلد کے مضامین	۱۳۷
۱۹۲	سورہ النہض کے مضامین	۱۳۸
۱۹۲	سورہ لیل کی تلاوت کی فضیلت	۱۳۹
۱۹۳	سورہ فحی کی تلاوت کی فضیلت	۱۴۰
۱۹۵	سورہ الم نشرح کی تلاوت کی فضیلت	۱۴۱
۱۹۶	سورہ تین کی قرأت کی فضیلت	۱۴۲
۱۹۷	سورہ علق کی قرأت کی فضیلت	۱۴۳
۱۹۸	سورہ قدر کی قرأت کی فضیلت	۱۴۴
۲۰۰	سورہ البیت کے مطالب	۱۴۵
۲۰۱	سورہ الزلزال کے مطالب	۱۴۶
۲۰۳	سورہ عادیات کے مطالب	۱۴۷
۲۰۵	سورہ قارعہ کی تلاوت کی فضیلت	۱۴۸
۲۰۶	سورہ نکاثہ کی تلاوت کی فضیلت	۱۴۹
۲۰۷	سورہ عصر کی تلاوت کی فضیلت	۱۵۰
۲۰۸	سورہ ہمزہ کی فضیلت	۱۵۱
۲۱۰	سورہ قبل کی فضیلت	۱۵۲
۲۱۱	سورہ قریش کی فضیلت	۱۵۳
۲۱۲	سورہ الماعون کے مطالب و فضائل	۱۵۴
۲۱۳	سورہ کوثر کے مطالب و فضائل	۱۵۵
۲۱۶	سورہ کافرون کے مطالب و فضائل	۱۵۶
۲۱۸	سورہ نصر کے فضائل	۱۵۷
۲۲۰	سورہ لہب کے فضائل	۱۵۸
۲۲۱	سورہ اخلاص کے فضائل	۱۵۹
۲۲۵	سورہ فلق کے مطالب	۱۶۰
۲۲۶	سورہ والناس کے مطالب	۱۶۱
۲۲۷	اس سورہ کی فضیلت	۱۶۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

قرآن مجید چند و نصائح، حکم و مواعظ، عید و امثال اور احکام شریعت کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے اسے پڑھنا سننا اور اس میں غور فکر ہماری زندگی کا معمول ہونا چاہیئے۔ ارشاد الہی ہے جتنا باسانی قرآن پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ تلاوت کا ثواب کے بارے میں بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بعض روایات زیر نظر کتاب میں ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت امام حسینؑ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قیام نماز میں قرآن کی ایک آیت کی تلاوت کرے تو اس کے نامہ اعمال میں ہر حرف کے بدلے میں سو ۱۰۰ نیکیاں لکھی جاتی ہے۔ اگر نماز کے علاوہ پڑھے تو خدا تعالیٰ ہر حرف کے بدلے میں دس ۱۰ نیکیاں اور فقط سننے تو بھی ہر حرف کے بدلے میں نیکی لکھتا ہے۔

تلاوت کا مقصد صرف قرآنی الفاظ کو زبان پر جاری کرنا نہیں بلکہ پڑھے تاکہ سمجھ سکے! سمجھے تاکہ عمل کر سکے عمل کریں تاکہ قیامت میں سرخرو ہو سکے۔ اخلاقی، روحانی، علمی، عملی بصیرت حاصل کر سکے اس لئے دوران تلاوت آداب شرائط کا خیال رکھنا بھی لازمی ہے۔ چاہے ظاہری آداب ہوں مثلاً با وضو ہونا، عوذ ب اللہ پڑھنا، بخارج وقف و قوانین کا خیال رکھنا چاہئے۔

باطنی آداب

جو زیادہ اہم ہے مثلاً

- (۱) تصور کرنا کہ خدا میرے سامنے حاضر ہے مجھے حکم دے رہا ہے۔
- (۲) یہ خیال رکھے کہ قرآن عام کتاب نہیں یہ خدا کا کلام ہے۔

(۳) تلاوت سے قبل نازل کرنے والے خالقیت عظمت کا تصور۔

(۴) صفات میں غور فکر خالق ہے تو خالقیت کا دائرہ کتنا وسیع ہے، رازق ہے رازقیت دائرہ کہاں تک محیط ہے۔

(۵) آیہ رحمت سے گزرے سوال رحمت آیہ عذاب پر پہنچے تو پناہ مانگنا۔

(۶) قصص سے عبرت لینا اپنے اوپر تطبیق کرنا کہیں وہ برائیاں میرے اندر موجود تو نہیں جس کی وجہ سے ہم پر گزشتہ عذاب نازل ہوا تھا۔

(۷) وہ امور جو قرآن فہمی کی راہ میں مانع ان کا قلع قمع پھیلے کریں۔ جسے تھلید تعصب فکری جمود وغیرہ۔

زیر نظر کتاب ہم سب کو ان مطالب کی طرف توجہ دلائی گی۔ جیسے فاضل محترم مولانا غلام محمد مہلثی نے بڑی محنت اور خلوص سے جمع کیا ہے احادیث اور ان کی تفسیر پر کمال اصل محبت کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ محترم قارئین اس سے استفادہ کریں گے ہماری دعا ہے کہ فاضل محترم کی کوشش کو قبول فرمائیں۔

مزید دین مقدس کی خدمت کی توفیق عطا فرمائیں۔

وَعَاظُو

وَالسَّلَام

محمد حسین رحیمی پیش امام محفل مرفعی کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

جب ہم علوم کے اتنے عظیم سرمائے کے مالک ہیں اور ہمارے پاس قرآن اور حدیث کے ایسے اطمینان بخش خزانے اور منابع موجود ہیں کہ جن کی سند کا سلسلہ خود قرآن اور معلم قرآن یعنی محمدؐ وال محمدؑ کے ذریعے حقیقت سے جا ملتا ہے تو پھر ہمارے لیے یہ کسی طور سے بھی مناسب نہیں کہ ہم دوسروں کی فکری میراث پر حریصانہ نظریں جمائیں اور مقاصد کی حصول کیلئے غیروں کے آگے ہاتھ پھیلائیں علوم کا جو گراں بہا سرمایہ خود ہمارے پاس موجود ہے اسے مکمل طور پر اپناتے ہوئے بقائے حیات اور تابندہ حیات اور حصول مقصد انسانیت اور ارتقاء کی منازلوں کے سفر کی تکمیل کیلئے اور منعم حقیقی کی درگاہ تک رسائی پیشوایان حقؑ کی بتائے ہوئے اصولوں کی اور آگ کیلئے اس سرمایہ سے غافل نہ رہے اور اسے نظر انداز نہ کریں۔ اپنے مدارک اور منبع سے بے اعتنائی نہ برتیں اور احساس کمتری کے زیر اثر انہیں بھلا نہ بیٹھیں۔ مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے عظیم اور گراں قدر علمی سرمائے پر نظر رکھیں۔

زیر نظر کتاب اس لحاظ سے بالخصوص ہے بے حد اہم اور عظیم ہے اس میں آسمانی کتاب کے تمام سورتوں کے فوائد اور خصوصیات اور اس کے مضامین اور اہم نکات کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ اور قرآن صامت کے ساتھ ساتھ قرآن ناطق سے بھی آگاہی حاصل کی ہے اور ہر سورۃ قرآنی کے ساتھ معلم قرآن یعنی محمدؐ والی محمدؑ کی حدیث مبارک نقل کی گئی ہے تاکہ مومنین کیلئے جستجو کرنے میں دقت پیش نہ آجائے۔

یہ کتاب قرآن مجید کی عظمت اس کی معجزانہ حیثیت اور بالخصوص ان سورتوں کی تلاوت کی افادیت اور روحانی مریضوں کے ساتھ جسمانی مرض کے لئے مکمل شفا کا پیغام کے ساتھ طبیعت آخر ہونے کا اعلان سناتی ہے۔ تاکہ عاشقان قرآن اپنی تمام جائز مقاصد کے حصول کیلئے اس علمی خزانے کی سورتوں سے فیض حاصل کریں اور مادی دنیا کے تمام پریشانیوں کا ازالہ کر سکیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تلاوتِ قرآن کی فضیلت

رسول خدا کی ایک وصیت تلاوت قرآن کے بارے میں ہے آپؐ نے فرمایا یا علی ہر حالت میں قرآن کی تلاوت کرو۔ حفظ و حمل و تحمک و تعلیم و مداوت و تلاوت و تدبر و معانی و اسرار قرآن کی فضیلت اتنی زیادہ ہے کہ ہماری باتیں سمجھ میں نہیں آ سکتی اور صرف اہل بیت ہی سے اس سلسلے میں جو روایات وارد ہوئی ہیں انکی گنجائش اس مختصر کتاب کے اندر نہیں ہے یہاں اختصار کے ساتھ چند روایات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

كَافَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَلْقَرَأَنُ

عَهْدُ اللَّهِ إِلَى خَلْقِهِ فَقَدْ يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَنْظُرَ

فِي عَهْدِهِ وَ أَنْ يَقْرَأَ مِنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسِينَ آيَةً

(ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا قرآن خدا کا وہ عہد ہے جو اس کی مخلوق سے لیا گیا ہے

لہذا مرد مسلمان کو اس عہد کو دیکھنا چاہیے اور پچاس آیت روز پڑھنی چاہیے۔)

زہری کا بیان ہے کہ میں نے امام سجادؑ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے قرآنی آیات خزانہ ہیں جب بھی کوئی خزانہ کھولا جائے تو تمہیں اس میں دیکھنا چاہیے۔

(چمک حدیث صفحہ ۶۱۴)

ان دونوں حدیثوں سے ظاہر یہ ہے کہ آیتوں میں تدبر اور ان کے معانی میں تفکر بہت اچھی بات ہے آیات محکمہ البینہ میں تدبر تفکر معارف وحکم کا سمجھنا توحید کا فہم و افہام ہی سب تفسیر ہارائے کے علاوہ ہے تفسیر ہارائے کا مطلب اہل بیت (وہ ہی جو کلام الہی کے مخاطب ہیں) سے تمسک کئے بغیر اصحاب رائے اور خواہشات فاسدہ کے مطابق قرآنی آیتوں کی تفسیر کرنا ہے۔ آیات میں غور و فکر کے لئے یہی آیت کافی ہے

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالًا

(قرآن میں غور و فکر کیوں نہیں کرتے کیا دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ ہمیں قرآن میں غور و فکر کے لئے بہت تاکید کی گئی ہے چنانچہ حضرت علیؑ سے منقول ہے اس قرأت میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں تفکر نہ ہو۔)

امام محمد باقرؑ نے فرمایا:

وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً كُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِينَ وَمَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِينَ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسِمِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قَنْطَارٌ مِنْ بَرِّ الْقَنْطَارِ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ خَمْسُونَ أَلْفَ مِثْقَالٍ مِنْ ذَهَبٍ وَالْمِثْقَالُ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ قِيرَاطًا أَصْغَرُهَا مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ وَ أَكْبَرُهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

(امام باقرؑ نے فرمایا حضرت رسول خدا کا ارشاد ہے جو شخص رات میں 10 دس آیتوں کی تلاوت کرے اس کو غفلوں میں نہیں لکھا جاتا اور جو پچاس آیتوں کی تلاوت کرے اس کو ذاکرین میں لکھا جاتا ہے اور جو سو آیتوں کو پڑھے اس کو قاضین میں لکھا جاتا ہے جو دسویں آیتوں کو پڑھے اس کو فاضلین میں لکھا جاتا ہے اور جو پانچ سو آیتوں کو پڑھے اس کو مجتہدین میں لکھا جاتا ہے اور جو ایک ہزار آیات کی تلاوت کریں اس کے نیکوں کا ایک قطار لکھا جاتا ہے ایک قطار پندرہ ہزار مشغال سونے کا ہوتا ہے۔ ایک مشغال 24 قیراط کا ہوتا ہے سب سے چھوٹا قیراط کوہ احد کے مثل ہوتا ہے اور سب سے بڑا اتنا ہوتا ہے جتنا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان ہوتا ہے۔)

بہت سی روایات میں ہے کہ روز محشر قرآن بہت ہی خوبصورت شکل میں آئے گا اہل قرآن اور تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ حدیث میں ہے جو شخص جوانی میں تلاوت قرآن کرتا ہے قرآن اس کے گوشت اور خون میں داخل ہو جاتا ہے اور خداوند عالم اس کو صحابائے کرام کے ساتھ نیکو کاروں میں سے قرار دیتا ہے اور قیامت میں قرآن اس کی پناہ ہے قرآن خدا کے سامنے کہے گا پالنے والے ہر عامل نے اپنا اجر پالیا سوائے میرے اوپر عمل کرنے والوں کے پس تو اپنی بہترین عطا ان کو مرحمت فرما تب خدا اس کو لباس بہشت سے دو لباس اس کو پہنائے گا اور اس کے سر پر تاج کرامت رکھے گا اور خطاب کرے گا کیا تو راضی ہو گیا قرآن کہے گا میں اس سے زیادہ کی امید رکھتا ہوں تب امن امن اس کے داہنے ہاتھ میں دیں گے اور خلد کو بائیں میں پھر وہ بہشت میں جائے گا اور اس سے کہا جائے گا تلاوت کر اور ایک درجہ اوپر آ پھر قرآن سے خطاب ہو گا کیا میں نے اس کو مقامات تک پہنچا دیا اور تو راضی ہو گیا قرآن عرض کرنے کا میں راضی ہو گیا۔

قرآن پاک ایسا قانون ہے جو دین اور دنیا میں لوگوں کی اصلاح کا کفیل اور انکی دنیوی و اخروی سعادت کا ضامن ہے۔ اس کی ہر ایت ہدایت کا سرچشمہ اور رحمت کا منبع ہے لہذا

جس کسی کو دائمی سعادت کا حصول اور دین و دنیا کی فلاح و کامیابی عزیز ہو تو اس کا فرض ہے کہ دن رات میں کسی بھی وقت کتاب الہی سے غافل نہ ہو۔ اس کی آیات و بینات کا دھیان رکھے اور اپنی سوچ کو اسکے سانچے میں ڈھال لے تاکہ قرآن کریم کی روشنی میں ایسی کامیابی حاصل کر سکے جس کی نہ کوئی حد ہے نہ انتہا کیونکہ یہ وہ تجارت ہے جس میں گھانے کا امکان نہیں۔

میرے چھٹے امامؑ کی حدیث ہے کہ آپؐ نے فرمایا: قرآن انسانوں کی زندگی اور سعادت کا دستور العمل ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کیلئے بنایا ہے لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی ذمہ داری کا خیال رکھے اور ہر روز قرآن مجید کی پچاس آیات کی تلاوت کرے تاکہ گناہوں سے ڈھوبے ہوئے دل کی غلٹ کدے کو نور قرآن سے روشن اور فکر قرآن سے منور ہو جائے۔

ایک اور جگہ آپؐ نے فرمایا۔ آخر اس میں کیا دشواری ہے کہ کوئی تاجر جو بازار میں اپنے کاروبار میں مصروف رہتا ہے واپس آکر اس وقت تک نہ سوئے جب تک قرآن کی ایک سورت نہ پڑھ لے۔ اگر وہ ایسا کریگا تو ہر آیت کی عوض دس نیکیاں اسکے نامہ عمل میں لکھی جائیں گی اور دس ہرائیاں اسکے نامہ اعمال سے مٹا دی جائیں گی۔

ایک اور جگہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ قرآن کی تلاوت ضرور کرو کیونکہ جتنی قرآن کی آیتیں ہیں۔ اتنے ہی جنت میں درجے ہیں۔ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کو حکم ہوگا کہ پڑھتا جا اور ترقی کرتا جا جب وہ ایک آیت پڑھے گا تو اسکا ایک درجہ بلند ہوگا۔ کتب حدیث میں اس طرح کی روایات بکثرت ہیں۔ جس کا جی چاہے وہاں دیکھ لے اور بحار لا نوار کی انیسویں جلد میں ایسی روایات کی بڑی تعداد جمع کر دی گئی ہے قارئین اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

احادیث میں گھروں میں قرآن پڑھنے کی جو فضیلت آئی ہے اس میں یہی راز ہے کہ اس طرح اسلام کی شان ظاہر ہوتی ہے اور دوسروں کو بھی تلاوت کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے گھر میں قرآن شریف پڑھتا ہے تو لامحالہ اسکے بیوی اسکے بچے بھی پڑھنے لگتے

ہیں۔ اس طرح تلاوت کا شوق بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے۔ اگر قرآن کی تلاوت کیلئے کچھ مقام مخصوص کر دیے جائیں تو ہر شخص کو ہر وقت تلاوت کی سہولت میسر ہوگی۔ تلاوت قرآن کو اسلام کی اشاعت میں بڑا دخل ہے شاید اس میں ایک اور راز بھی ہے۔ اور وہ ہے ایک دہائی شمار کا قیام کیونکہ جب صبح، شام گھروں سے قرآن پڑھنے کی آوازیں بلند ہوگی تو سننے والوں کے دلوں میں اسلام کی عظمت قائم ہوگی۔ اور وہ ہر بہتی میں قرآن پڑھنے والوں کی آوازوں سے متاثر ہونگے۔ گھروں میں قرآن کی تلاوت کے اثر کے متعلق احادیث میں ہے کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ اور اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے وہاں خیر برکت میں اضافہ ہوتا ہے اس گھر میں فرشتے آتے ہیں۔ اور وہاں سے شیطان بھاگ جاتے ہیں آسمان والوں کو وہ گھر ایسا چمکتا ہوا نظر آتا ہے جیسا زمین والوں کو کوئی ستارہ چمکتا نظر آتا ہے اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا ہے اور اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ اسکی برکت کم ہو جاتی ہے فرشتے اس گھر کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اور وہاں شیطان بیرا کر لیتے ہیں۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ معافی غور و فکر کی بھی تاکید ہے۔ کتاب اللہ اور سنت صحیحہ میں قرآن کے معافی میں تفکر تدبر اور اسکے اعلیٰ مقاصد کو اچھی طرح سمجھنے اور ان پر غور فکر کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا

(کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔)

اس آیت میں قرآن پر غور و فکر نہ کرنے والوں کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ حدیث میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا۔

أَعْرَبُ الْقُرْآنَ وَالتَّمَسُّوا غَرَائِبَهُ

(قرآن کو بلند آواز سے پڑھو اور اسکے پوشیدہ معانی اور عجائب و دقائق تلاش کرو۔)
ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ جو صحابہ ہمیں پڑھایا کرتے تھے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ ہم رسول پاک سے ایک وقت میں دس آیات پڑھتے تھے تو آنحضرت اگلی دس آیات اس وقت تک نہیں پڑھاتے تھے جب تک ہم پہلی دس آیات علمی اور عملی تمام پہلوؤں سے واقفیت حاصل نہیں کر لیتے تھے۔ اور کیا کہتا اس حدیث کا کہ

تفكر الساعة خير من عبادة سنة

اور تفكر الساعة خير من قيام ليلة

(اس لیے کہ فکر ہی انسان کو منزل بتاتا ہے فکر ہی انسان کو ہلاکت سے بچاتا ہے۔
فکر انسان کی کامیابی کا سحر ہے۔ فکر انسان کی آبادی کا شجر ہے۔ فکر ہی ایمان کا ثمر ہے۔
فکر ہی ہدایات کا اثر ہے۔ فکر ہی روحانیت کا سرچشمہ ہے۔)

قرائت کے آداب

قرآن کی قرائت کا مقصد یہ ہے کہ دلوں میں اس کی صورت نقش ہو جائے اس کے احکام و نواہی کے اثرات مرتب ہوں اس کی دعوتیں جاگزیں ہو جائیں اور یہ بات اس وقت تک حاصل نہیں ہوگی جب تک قرائت کے آداب کا لحاظ نہ کیا جائے اور آداب کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے جیسا کہ بعض قاریوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ ساری توجہ حروف کے مخارج اور ادائے الفاظ کی طرف رکھی جائے اس طرح کے معنی اور غور و فکر تو کی خود تجوید بھی باطل ہو جائے بلکہ بہت سے کلمات اپنی اصلی صورت سے خارج ہو کر دوسری صورت میں ذہل

جائیں اور مادہ و صورت بالکل بدل جائے اور یہ بھی شیطان کی ایک مکاری ہے کہ عبادت گزار انسان کو آخر عمر تک الفاظ قرآن میں سرگرم رکھتا ہے نزول قرآن کے مقصد ادا امر و نواہی کی حقیقت معارف حقہ کی طرف دعوت اور اخلاقی حسہ سے یکدم غافل بنا دیتا ہے پچاس سال کی قرأت کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ شدت تغلیظ اور اس میں تشدید کی بنا پر صورت کلام سے بالکل خارج ہو کر ایک عجیب و غریب صورت اس نے پیدا کر لی ہے اور یہ سب بیکار ہے بلکہ آداب سے مراد وہ آداب ہیں جو شریعت مطہرہ میں منظور شدہ ہیں اور ان میں بہترین صورت یہ ہے کہ آیات میں تدبر و تفکر کر کے عبرت حاصل کی جائے جیسا کہ پہلے اس کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے۔

امام جعفر صادق سے منقول ہے

کافی میں امام صادق سے منقول ہے اس قرآن کے اندر ہدایت کے منارے تاریکی کے چراغ موجود ہیں لہذا صاحب نظر اپنی آنکھوں کو جوانی دے اور نور قرآن سے استفادہ کے لئے اپنی آنکھوں کو کھولے اس لئے کہ قرآن میں قلب بصیر کی حیات ہے جس طرح تاریکیوں میں چلنے والا نور سے روشنی حاصل کرتا ہے۔

وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي
حَدِيثٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ وَاتَّرَ عَلَيْهِ
حُبُّ الدُّنْيَا وَرَيْنَتْهَا اسْتَوْجَبَ سَخَطَ اللَّهِ وَكَانَ فِي
الدَّرَجَةِ مَعَ الْيَهُودِ وَنَضَارَى الَّذِينَ يَنْبِذُونَ كِتَابَ اللَّهِ
وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ

(رسول خدا نے فرمایا جو قرآن سیکھ کر اس پر عمل نہ کرے دنیا کی محبت و زینت کو اس پر مقدم

کرے وہ خدا کی ناراضگی کا مستحق ہوگا اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ ان کے درجہ میں ہوگا جو کتاب کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور جو تلاوت قرآن کو لوگوں کو دکھانے اور دنیا طلبی کے لیے کرے وہ قیامت میں خدا سے ایسے چہرے کے ساتھ ملاقات کرے گا جس میں گوشت نہ ہوگا ہڈی ہی ہڈی ہوگی اور قرآن کو اس کے پیچھے رکھا جائے گا یہاں تک کہ قرآن اس کو جہنم میں ڈھکیل دے گا اور وہ شخص دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں گر جائے گا۔

قِرَاءَت میں اخلاص

تلاوت قرآن کا لازمی ادب جو دلوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور جس کے بغیر عمل کی کوئی قیمت نہیں ہوا کرتی بلکہ عمل برباد و باطل و موجب ناراضگی خدا ہوتا ہے وہ اخلاص ہے اور یہی مقامات اخروی کا سرمایہ اور تجارت آخرت کا را اس المال ہے اس سلسلے میں بھی اخبار اہل بیت میں بہت تاکید آئی ہے ان میں سے یہ حدیث ہے جو کافی میں ہے۔

وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَرَأَ الْقُرْآنَ
ثَلَاثَةً رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَمَا تَخَذَهُ بَضَاعَةً وَاسْتَدْرَبَهُ
الْمُلُوكُ وَاسْتَطَالَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَحَفِظَ
حُرُوفَهُ وَضَيَّعَ حُدُودَهُ وَ أَقَامَهُ إِقَامَةَ الْقَدَرَحِ فَلَا كَثْرَ اللَّهُ
هَؤُلَاءِ مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ
الْقُرْآنِ عَلَى ذَائِ قَلْبِهِ فَاسْهَدَ بِهِ لَيْلَهُ وَاضْمًا بِهِ نَهَارَهُ
وَقَامَ بِهِ فِي مَسَاجِدِهِ وَتَجَافَى بِهِ عَنْ فِرَاشِهِ فَبِأُولَئِكَ

يُدْفَعُ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْبَلَاءَ وَبَأْ وَلِيكَ يُدِيلُ اللَّهُ

مَنْ الْأَعْدَاءَ وَبِأُولَئِكَ يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ مِنَ السَّمَاءِ فَوَاللَّهِ

لَهُوَلَاءِ فِي قُرْءِ الْقُرْآنِ أَعَدُّ مِنَ الْكِبَرِيَّتِ الْأَحْمَرِ

(امام محمد باقر فرماتے ہیں قاریان قرآن کی تین قسمیں ہیں ایک وہ گروہ ہے جو قرأت کو سرمایہ معیشت بناتا ہے اور اس کے ذریعہ بادشاہوں سے رقم ہوتا ہے اور لوگوں پر برائی جتاتا ہے دوسرا گروہ وہ ہے جو قرآن کے حروف و صورت کی حفاظت کرتا ہے مگر اس کے حدود کو برباد کرتا ہے اور اس کو پس پشت ڈال دیتے ہیں جیسے سوار اپنی تیروں کو اپنی پیٹھ پر لٹکا لیتا ہے خدا ایسے حلالان قرآن کی تعداد زیادہ نہ کرے تیسرا گروہ وہ ہے قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور اس کو درد دل کا علاج قرار دیتا ہے اس کے لیے شب بیداری کرتا ہے دن کو روزہ رکھتا ہے مسجدوں میں حاضری دیتا ہے اپنے بستر پر نہیں سوتا اس جیسے لوگوں کے واسطے سے خدا بلاؤں کو دور کرتا ہے اور دشمنوں کے خلاف غلبہ عطا کرتا ہے آسمان سے پانی برساتا ہے خدا کی قسم یہ لوگ قاریان قرآن کے درمیان کبریت احمر سے زیادہ عزیز ہیں۔)

وَمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ حَشَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى

فَيَقُولُ يَا رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا قَالَ

كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى فَيَوْمَ

بِهِ إِلَى النَّارِ

(اور جو قرآن پڑھ کر اس پر عمل نہ کرے خدا اس کو قیامت میں اندھا محشور کرے گا وہ کہے گا پالنے والے مجھے اندھا کیوں محشور کیا میں تو دینا تھا خدا کہے گا جس طرح میری آنکھیں

تیرے پاس آتی تھیں اور تو ان کو بھلا دیتا تھا اسی طرح آج تجھ کو بھلا دیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد اس کو دوزخ میں ڈال دینے کا حکم دیا جائے گا۔)

وَمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءً وَجِهَ اللَّهُ وَتَفَقَّهَ فِي
الَّذِينَ كَانَ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ مِثْلُ جَمِيعِ مَا أُعْطِيَ
الْمَلَائِكَةُ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلُونَ

(اور جو خدا کے لیے اور تفقہ فی الدین کے لئے قرآن پڑھے اس کو اتنا ثواب دیا جائے گا جتنا تمام ملائکہ اور انبیاء اور رسولوں کا ہوگا۔)

وَمَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ يُرِيدُ بِهِ رِيَاءً وَسَمْعَةً يُفَارِئُ بِهِ
السُّفَهَاءَ وَيُبَاهِي بِهِ الْعُلَمَاءَ وَيَطْلُبُ بِهِ الدُّنْيَا بَدَّدَ
اللَّهُ عِظَامَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَمْ يَكُنْ فِي النَّارِ أَشَدُّ
عَذَابًا مِنْهُ وَلَيْسَ نَوْعٌ مِنْ أَنْوَاعِ الْعَذَابِ إِلَّا أَوْ
يُعَذِّبُ بِهِ مِنْ شِدَّةٍ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَخَطَهُ

(اور جو ریا کاری اور دوسروں کو شانے کے لئے قرآن سیکھے اور اس کا مقصد بیوقوفوں سے جھگڑا کرنا علما پر فخر کرنا اور طلب دنیا کرنا مقصود ہو تو قیامت کے دن خدا اس کی ہڈیوں کو منتشر کر دے گا اور دوزخ میں اس سے زیادہ شدید عذاب والا کوئی نہ ہوگا اور عذاب کی کوئی بھی قسم باقی نہیں ہوگی جس سے خدا اپنے غصہ اور ناراضگی کی وجہ سے اس پر عذاب نہ کرے۔)

ترتیل کا مطلب

قرائت کے آداب میں سے جو نفس میں موجب تاثیر بھی ہے اور قاری کو اسکی پابندی

کرنی چاہیے ترتیل بھی ہے اور اس کا مطلب جیسا کہ حدیث میں ہے سرعت و تسبیح اور سستی و مفرط کے درمیان ایک متوسط طریقہ ہے جس سے کلمات ایک دوسرے سے متمیز ہو جائیں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ
قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
تَبَيَّنُهُ تَبْيَانًا (تَبَيَّنَا) وَلَا تُهْذِهِ هَذَا الشَّعْرَ وَلَا تَنْشُرْهُ نَشْرَ
الرَّمْلِ وَلَكِنْ آفِزْهُ قُلُوبَكُمْ الْقَاسِيَةَ وَلَا يَكُنْ هُمْ أَحَدٌ

کُمْ آخِرَ السُّورَةِ

(کافی میں ہے عبد اللہ سلیمان کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے اس آیت

رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا اور قرآن کو باقاعدہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا حضرت علیؑ کا ارشاد ہے اس کو واضح کر کے پڑھا کرو بعض نسخوں میں تبیان اور بعض میں تبیہ آیا ہے شعر کی طرح جلدی نہ کرو اور ریگ کی طرح اس کے اجزا کو پراگندہ نہ کرو البتہ اپنے سخت دلوں کو ڈراؤ اور تمہارا مقصد ختم سورہ نہ ہو کہ کسی طرح جلدی سے ختم ہو جائے یا بلکہ چند دنوں میں قرآن کو ختم کر لیا جائے۔)

لہذا جو شخص کلام خدا کی قرائت کرنا چاہتا ہے اور آیات الہیہ سے اپنے سخت دل کا علاج کرنا چاہتا ہے اور کلام جامع الٰہی سے اپنے قلبی امراض کا علاج کرنا چاہتا ہے اور اس غیبی مصباح منیر سے نور ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس آسانی نور علی نور سے اخروی مقامات اور مدارج کمالیہ کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے اس کے ظاہری و باطنی اسباب کو فراہم کرے اور صوری و معنوی آداب کو فراہم کرے تلاوت قرآن کی توفیق ہوئی تو اس کے معانی و

مطالب و مقاصد اور اس کے ادا و نواہی و وعظ سے کلیہ غافل نہ ہو ایسا نہ ہو کہ جن آیتوں میں اوصاف جہنم اور عذاب الیم یا بہشت و کیفیات نعیم کا ذکر ہوتا ہے ان سے ہمارا کوئی عملی رابطہ ہی نہ ہو اس کے ظاہری آداب سے بھی غفلت نہ برتے اور نعوذ باللہ ناول کی کتابوں کو پڑھنے کا قرآن مجید کی تلاوت سے زیادہ شوق نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی تفسیر

تمام لوگوں میں یہ رسم ہے کہ ہر اہم اور اچھے کام کا آغاز کسی بزرگ کے نام سے کرتے ہیں کسی عظیم عمارت کی پہلی اینٹ اس شخص کا نام پر رکھی جاتی ہے جس سے بہت زیادہ قلبی لگاؤ ہو یعنی اس کام کو اپنی پسندیدہ شخصیت کے نام منسوب کر دیتے ہیں مگر کیا بہتر نہیں کہ کسی پروگرام کو دوام بخشے اور کسی مشن کو برقرار رکھنے کے لئے ایسی ہستی سے منسوب کیا جائے جو پائیدار ہمیشہ رہنے والی ہو اور جس کی ذات میں فنا کا گزر نہ ہو اس جہان کی تمام موجودات کبھی پذیر ہیں اور زوال کی طرف رواں دواں ہیں صرف وہی چیز باقی رہ جائے گی جو اس ذات لایزال سے وابستہ ہوگی انبیاء و مرسلین کے نام باقی ہیں تو پروردگار عالم سے رشتہ جوڑنے اور عدالت و حقیقت پر قائم رہنے کی وجہ سے اور یہ وہ رشتہ ہے جو زوال آشنا نہیں اگر حاتم کا نام باقی ہے تو سخاوت کے باعث جو زوال پر نہیں تمام موجودات میں سے فقط ذات خدا ازلی و ابدی ہے اس لئے چاہئے کہ تمام امور کو اس کے نام سے شروع کیا جائے اس کے سائے میں تمام چیزوں کو قرار دیا جائے اور اسی سے مدد طلب کی جائے۔

اس لئے قرآن کا آغاز بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے ہوتا ہے۔ اپنے امور کو برائے نام خدا سے وابستہ نہیں کرنا چاہئے، بلکہ حقیقتاً اور واقعاً خدا سے رشتہ جوڑنا چاہئے کیونکہ یہ ربط انسان کو صحیح راستہ پر چلائے گا اور ہر قسم کی کج روی سے باز رکھے گا ایسا کام یقیناً تکمیل کو پہنچے

گا اور باعث برکت ہوگا یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ کی مشہور حدیث میں ہم پڑھتے ہیں۔

كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ فَهُوَ أَبْتَرُ

(جو بھی اہم کام خدا کے نام کے بغیر شروع ہوگا ناکامی سے ہمکنار ہوگا۔)

حضرت امیر المومنینؑ اس حدیث کو کو بیان کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں انسان جس کام کو انجام دینا چاہے تو بسم اللہ کہنا چاہئے اور جو عمل خدا کے نام سے شروع ہو وہ مبارک ہے۔

امام باقرؑ فرماتے ہیں جب کوئی کام شروع کرنے لگو بڑا ہو یا چھوٹا بسم اللہ کہو تاکہ وہ بابرکت بھی ہو اور پر از امن و سلامتی بھی۔

خلاصہ یہ کہ کسی عمل کی پائیداری و بقا اس کے ربط خدا سے وابستہ ہے اسی مناسب سے جب خداوند تعالیٰ نے پیغمبر اکرمؐ پر پہلی وحی نازل فرمائی تو انھیں حکم دیا کہ تبلیغ اسلام کی عظیم ذمہ داری کو خدا کے نام سے شروع کریں۔

إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

ہم دیکھتے ہیں کہ جب تعجب خیز اور نہایت سخت طوفان کے عالم میں حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے پانی کی موجیں پہاڑوں کی طرح بلند تھیں اور ہر لحظہ بے شمار خطرات کا سامنا تھا ایسے میں منزل مقصود تک پہنچنے اور مشکلات پر قابو پانے کیلئے آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا

(کشتی کے چلتے اور رکتے بسم اللہ کہو) ہودایت ۴۱

قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَ

بَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِّمَّنْ مَعَكَ

(حکم ہوا اے نوح کشتی سے ہماری طرف سے سلامتی اور

برکات کے ساتھ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اترو۔) ہود آیت ۲۸

جناب سلیمان نے جب ملکہ سبا کو خط لکھا تو اس کا سرنامہ بسم اللہ ہی کو قرار دیا۔

إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(یہ مراسلہ ہے سلیمان کی طرف سے اور بے شک یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم)

اسی بنا پر قرآن حکیم کی تمام سورتوں کی ابتداء بسم اللہ سے ہوتی ہے تاکہ نوح بشر کی ہدایت و سعادت کا اصلی مقصد کامیابی سے ہمکنار ہو اور بغیر کسی نقصان کے انجام پزیر ہو صرف سورہ توبہ ایسی سورۃ ہے جس کی ابتداء میں ہمیں بسم اللہ نظر نہیں آتی کیونکہ اس کا آغاز ملکہ کے مجرموں اور معاہدہ شکنوں سے اعلان جنگ کے ساتھ ہو رہا ہے لہذا ایسے موقع پر خدا کی صفات رحمان و رحیم کا ذکر مناسب نہیں۔ یہاں ایک نکتے کی طرف توجہ ضروری ہے وہ یہ کہ ہر جگہ بسم اللہ کہا جاتا ہے بسم الخالق یا بسم الرزاق وغیرہ نہیں کہا جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظ اللہ خدا کے تمام اسماء اور صفات کا جامع ہے اس کی تفصیل عنقریب آئیگی اللہ کے علاوہ دوسرے نام بعض کمالات کی اشارہ کرتے ہیں مثلاً خلاقت رحمت وغیرہ اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ہر کام کی ابتداء میں بسم اللہ کہنا جہاں خدا سے طلب مدد کیلئے ہے وہاں اس کے نام سے شروع کرنے کے لئے بھی ہے اگرچہ ہمارے بزرگ مفسرین نے طلب مدد اور شروع کرنے کو ایک دوسرے سے جدا قرار دیا ہے اور ہر ایک نے یہاں پر کوئی ایک مفہوم مراد لیا ہے لیکن حقیقت میں ہر مفہوم کی برگشت ایک ہی چیز کی طرف ہے خلاصہ یہ کہ آغاز کرنا اور مدد چاہنا ہر دو مفہوم یہاں پر لازم و ملزوم ہیں۔ بہر حال جب تمام کام خدا کی قدرت کے بھروسہ پر شروع کئے جائیں تو چونکہ خدا کی قدرت تمام قدرتوں سے بالاتر ہے اس لئے ہم اپنے میں زیادہ قوت و

طاقت محسوس کرنے لگتے ہیں زیادہ مطمئن ہو کر کوشش کرتے ہیں بڑی سے بڑی مشکلات کا خوف نہیں رہتا اور مایوسی پیدا نہیں ہوتی اور اس کے ساتھ ساتھ اس سے انسان کی نیت اور عمل زیادہ پاک اور زیادہ خالص رہتا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں جتنی گفتگو کی جائے کم ہے کیونکہ مشہور ہے کہ حضرت علیؑ ابتدائے شب سے صبح تک ابن عباسؓ کے سامنے بسم اللہ کی تفسیر بیان فرماتے رہے صبح ہوئی تو آپ بسم اللہ کی بات سے آگے نہیں بڑھے تھے آنحضرتؐ ہی کا ایک ارشاد ہے ہم یہاں اس بحث کو ختم کرتے ہیں آئندہ مباحث میں اس سلسلے کے دیگر مسائل پر گفتگو کریں گے۔

عبداللہ ابن مسیحی امیر المؤمنین کے مخین میں سے تھے ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بسم اللہ کہے بغیر اس چار پائی پر بیٹھ گئے جو وہاں پڑی تھی اچانک وہ جھکے اور زمین پر آگرے ان کا سر پھٹ گیا حضرت علیؑ نے سر پر ہاتھ پھیرا تو ان کا زخم مندمل ہو گیا آپ نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی اکرمؐ نے خدا کی طرف سے یہ حدیث مجھ سے بیان فرمائی ہے کہ جو کام نام خدا کے بغیر شروع کیا جائے بے انجام رہتا ہے عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان میں یہ جانتا ہوں اور اب کے بعد پھر اسے ترک نہ کروں گا آپ نے فرمایا پھر تو تم سعادتمندوں سے بہرہ ور ہو گئے۔

امام جعفر صادقؑ نے اسی حدیث کو بیان کرتے ہوئے فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے بعض شیعہ کام کی ابتداء میں بسم اللہ ترک کر دیتے ہیں اور خدا انہیں کسی تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ وہ بیدار ہو اور ساتھ ساتھ یہ غلطی بھی ان کے نامہ عمل سے دھو ڈالی جائے۔ (سفینۃ البحار جلد اول ص ۶۳۳)

کیا بسم اللہ سورہ حمد کا جزء ہے

شیعہ علماء و محققین میں اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ بسم اللہ سورہ حمد اور دیگر سورہ

قرآن کا جزء ہے۔

بسم اللہ کا متن تمام سورتوں کی ابتداء میں ثبت ہونا اصولی طور پر اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ یہ جز قرآن ہے کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ متن قرآن میں کوئی اضافی چیز نہیں لکھی گئی اور بسم اللہ زمانہ پیغمبر سے لے کر اب تک سورتوں کی ابتداء میں موجود ہے باقی رہے علماء اہلسنت تو صاحب تفسیر المنار نے ان کے اقوال درج کئے ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے گزشتہ علمائے اہل مکہ فقہا قاری حضرات جن میں ابن کثیر بھی شامل ہیں اہل کوفہ کے قراء میں سے عاصم اور کسائی اور اہل مدینہ میں سے بعض صحابہ اور تابعین اسی طرح شافعی اپنی کتاب جدید میں اور اس کے پیروکار نیز ثوری اور احمد اپنے قول میں اس بات کے معتقد ہیں کہ بسم اللہ جز سورہ نہیں اسی طرح علماء امامیہ اور ان کے قول کے مطابق صحابہ میں سے علی ابن عباس عبد اللہ بن عمر اور علماء تابعین میں سے سعید بن جبیر اسی نظریے کے قائل تھے۔

اب ہم بعض روایات پیش کرتے ہیں جو شیعہ و سنی طرف سے اس سلسلے میں نقل ہوئی ہیں۔ ہمیں اعتراف ہے کہ اس ضمن میں تمام احادیث کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں اور ان کا تعلق فقہی بحث سے ہے۔

(۱) معاویہ بن عمار جو امام صادق کے محب و موالی تھے کہتے ہیں میں نے امام سے پوچھا

کہ جب میں نماز پڑھنے لگوں تو کیا الحمد کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھوں آپ نے فرمایا ہاں۔

(تفسیر المنار جلد اول ص ۲۹)

(۲) دارقطنی نے جو علماء اہل سنت میں سے ہیں سند صحیح کے ساتھ حضرت علی سے نقل کیا

ہے۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا صحیح مثانی کیا ہے فرمایا سورہ حمد اس نے عرض کیا سورہ حمد کی

تو چھ آیتیں ہیں آپ نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی اس کی ایک آیت ہے۔

(الاتفاق جلد اول ۱۳۶)

(۳) اہل سنت کے مشہور محدث سند صحیح کے ساتھ ابن جریر کے طریق سے اس طرح نقل کرتے ہیں۔

اِسْتَرْقَ الشَّيْطَانُ مِنَ النَّاسِ اَعْظَمُ اَيَّةِ

مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شیطان (صفت اشخاص) نے قرآن کی بہت بڑی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم کو چرایا ہے یہ اس طرف اشارہ ہے کہ سورتوں کے شروع میں اسے نہیں پڑھا جاتا۔ (بہت ہی جلد ۲ ص ۵۰)

ان سب کے علاوہ ہمیشہ مسلمانوں کی یہ سیرت رہی ہے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت بسم اللہ ہر سورت کی ابتداء میں پڑھتے رہے ہیں تو اتر سے ثابت ہے کہ پیغمبر اکرم بھی اس کی تلاوت فرماتے تھے یہ کیسے ممکن ہے کہ جو چیز جز و قرآن نہ ہو اسے پیغمبر اور مسلمان ہمیشہ قرآن کے ضمن میں پڑھتے رہے ہوں اور سدا اس عمل کو جاری رکھا ہو۔ ایک اعتراض البتہ قابل غور ہے جیسے مخالفین اس مقام پر پیش کرتے ہیں کہ جب قرآن کی سورتوں کی آیات شمار کرتے ہیں سوائے سورہ حمد کے تو بسم اللہ کو ایک شمار نہیں کیا جاتا بلکہ پہلی آیات بسم اللہ سے بعد والی آیت کو قرار دیا جاتا ہے اس اعتراض کا جواب فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں وضاحت کے ساتھ دیا ہے وہ کہتے ہیں کوئی حرج نہیں کہ بسم اللہ سورہ حمد میں تو الگ ایک آیت ہو اور دوسری سورتوں میں پہلی آیت کا جز قرار پائے اس طرح مثلاً سورہ کوثر میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ

سب ایک آیت شمار ہو بہر حال مسئلہ اس قدر واضح ہے کہ کہتے ہیں ایک دن معاویہ

نے اپنی حکومت کے زمانے میں نماز جماعت میں بسم اللہ نہ پڑھی تو نماز کے بعد مہاجر و انصار کے ایک گروہ نے پکار کر کہا

أَسْرَقَتْ أُمَّ نَسِيتْ

(یعنی کیا تم (معاویہ) نے بسم اللہ کو چرایا ہے یا بھول گیا ہے)

(تنبیہی جزو دوم ۴۹ حاکم نے مستدرک جزو اول ص ۲۳۳ میں

اس روایت کو درج کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے)

خدا کے ناموں میں سے اللہ جامع ترین نام ہے

بسم اللہ کی ادائیگی میں ابتدا لفظ اسم سے ہوتی ہے عربی ادب کے علما کے بقول اس کی اصل بر وزن علو ہے جس کے معنی ہیں ارتقاع اور بلندی تمام ناموں کو اسم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے ہر چیز کا مفہوم اخفاء سے ظہور و ارتقاع کے مرحلے میں داخل ہو جاتا ہے یا اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظ نام تمام ہو جانے کے بعد معنی پیدا کر لیتا ہے مہمل اور بے معنی کی منزل سے نکل آتا ہے اور اس طرح ارتقاع و بلندی حاصل کر لیتا ہے۔ مگر ہر حال کلمہ اسم کے بعد ہم کلمہ اللہ تک پہنچتے ہیں جو خدا کے ناموں میں سے سب سے زیادہ جامع ہے خدا کے ان ناموں کو جو قرآن مجید یا دیگر مصادر اسلامی میں آئے ہیں اگر دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ خدا کی کسی ایک صفت کو متکس کرتے ہیں لیکن وہ نام جو تمام صفات و کمالات الہی کی طرف اشارہ کرتا ہے دوسرے لفظوں میں جو صفات جلال و جمال کا جامع ہے وہ صرف اللہ ہے یہی وجہ ہے کہ خدا کے دوسرے نام عموماً کلمہ اللہ کی صفت کی حیثیت سے کہے جاتے ہیں مثال کے طور پر چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (بقرہ آیت ۲۲۶)

یہ صفات خدا کی صفت بخشش اور رحمت کی طرف اشارہ ہے۔

فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (بقرہ آیت ۲۲۷)

سمیع اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ خدا تمام سنی جانے والی چیزوں سے آگاہی رکھتا ہے اور علیم اشارہ ہے کہ وہ تمام چیزوں سے باخبر ہے۔

وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (حجرات آیت ۱۸)

بصیر یہ لفظ بتاتا ہے کہ خدا تمام دیکھی جانے والی چیزوں سے آگاہ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

(سورہ زاریات)

رزاق یہ صفت اس کے تمام موجودات کو روزی دینے کے پہلو کی طرف اشارہ کرتی ہے اور ذوالقوہ اس کی قدرت کو ظاہر کرتی ہے اور متین اس کے افعال اور پروگرام کی پختگی کا تعارف ہے۔

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ

الَّا سَمَاءُ الْحُسْنٰی (حشر آیت ۲۴)

خالق اور باری اس کی آفرینش اور پیدا کرنے کی صفت کی طرف اشارہ ہے اور مصور اس کی تصویر کشی کی حکایت کرتا ہے۔

ظاہر ہوا کہ اللہ ہی خدا کے تمام ناموں میں سے جامع ترین ہے یہی وجہ ہے کہ ایک ہی آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے نام اللہ قرار پائے ہیں۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ

السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ

الْمُتَكَبِّرُ (سورہ حشر آیت ۲۳)

(اللہ وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ حاکم مطلق ہے منزہ ہے ہر ظلم و ستم سے پاک ہے امن بخشنے والا ہے سب کا نگہبان ہے توانا ہے کسی سے شکست کھانے والا نہیں اور تمام موجودات پر قاهر و غالب اور با عظمت ہے)

اس نام کی جامعیت کا ایک واضح شاہد یہ ہے کہ ایمان و توحید کا اظہار صرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے جملے سے ہو سکتا ہے اور جملہ لَا إِلَهَ إِلَّا الْعَلِيمُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا الْخَلِيقُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا الرَّزَاقُ اور دیگر اس قسم کے جملے خود سے توحید و اسلام کی دلیل نہیں ہو سکتے یہی وجہ ہے کہ دیگر مذاہب کے لوگ جب مسلمانوں کے معبود کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں تو لفظ اللہ کا ذکر کرتے ہیں کیونکہ خداوند عالم کی تعریف و توصیف لفظ اللہ سے مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

خدا کی دیگر صفات بسم اللہ میں کیوں مذکور نہیں

یہ بات قابل توجہ ہے کہ قرآن کی تمام سورتیں سوائے سورہ برائت کے جس کی وجہ بیان ہو چکی ہے بسم اللہ سے شروع ہوتی ہیں اور بسم اللہ میں مخصوص نام اللہ کے بعد صرف صفت رحمانیت و رحیمیت کا ذکر ہے اس سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہاں پر باقی صفات کا ذکر کیوں نہیں اگر ہم ایک نکتے کی طرف توجہ کریں تو اس سوال کا جواب واضح ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ ہر کام کی ابتدا میں ضروری ہے۔ کہ ایسی صفت سے مدد لی جائے جس کے آثار تمام جہان پر سایہ نکلن ہوں جو تمام موجودات کا احاطہ کئے ہو اور عالم بحران میں مصیبت زدوں کو نجات بخشنے والی ہو مناسب ہے کہ اس حقیقت کو قرآن کی زبان سے سنا جائے ارشاد الہی ہے۔

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ط

(میری رحمت تمام چیزوں پر محیط ہے) اعراف آیت ۱۵۶

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً

(پروردگار تو نے اپنا دامن رحمت ہر چیز تک پھیلا رکھا ہے۔) (المومن آیت ۷۷)
ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء کرام نہایت سخت اور طاقت فرما حوادث اور خطرناک دشمنوں کے چنگل سے نجات کیلئے رحمت خدا کے دامن میں پناہ لیتے ہیں قوم موسیٰ فرعونوں کے ظلم سے نجات کیلئے پکارتی ہے۔

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

(خدا یا ہمیں ظلم سے نجات دلا اور اپنی رحمت کا سایہ عطا فرما۔) (یونس آیت ۸۶)

حضرت ہود اور ان کے پیروکاروں کے سلسلے میں ارشاد ہے

فَاَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا

(ہود اور ان کے ہمراہیوں کو ہم نے اپنی رحمت کے وسیلے سے نجات دی) (اعراف آیت ۷۲)
اصول یہ ہے کہ جب ہم خدا سے کوئی حاجت طلب کریں تو مناسب ہے کہ اسے ایسی صفات سے یاد کریں جو اس حاجت سے میل اور ربط رکھتی ہوں۔ مثلاً حضرت عیسیٰ مائدہ آسمانی مخصوص غذا طلب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ

وَاَرْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

(بارالہا ہم پر آسمان سے مائدہ نازل فرما اور ہمیں روزی عطا فرما)

(اور تو بہترین روزی رساں ہے۔) (مائدہ آیت ۱۱۳)

خدا کے عظیم پیغمبر حضرت نوح بھی ہمیں یہی درس دیتے ہیں وہ جب ایک مناسب جگہ کشتی سے اترنا چاہتے ہیں تو یوں دعا کرتے ہیں۔

رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ

(پروردگار ہمیں منزل مبارک پر اتار کہ تو بہترین اتارنے والا ہے)۔ مومنوں آیت ۲۹
حضرت زکریا خدا سے ایسے فرزند کیلئے دعا کرتے ہوئے جو ان کا جائزین وارث ہو
اس کی خیر الوارثین سے توصیف کرتے ہیں۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ

(خداوند مجھے تنہا نہ چھوڑ تو تو بہترین وارث ہے)۔ انبیاء آیت ۸۹
کسی کام کو شروع کرتے وقت جب خدا کے نام سے شروع کریں تو خدا کی وسیع
رحمت کے دامن سے وابستگی ضروری ہے ایسی رحمت جو عام بھی ہو اور خاص بھی کاموں کی پیش
رفت اور مشکلات میں کامیابی کے لئے کیا ان صفات سے بہتر کوئی اور صفت ہے قابل توجہ امر یہ
ہے کہ وہ توانائی جو قوت جاذبہ کی طرح عمومیت کی حامل ہے جو دلوں کو ایک دوسرے سے جوڑ
دیتی ہے وہ یہی صفت رحمت ہے لہذا مخلوق کا اپنے خالق سے رشتہ استوار کرنے کے لئے بھی
اسی صفت رحمت سے استفادہ کرنا چاہیے سچے مومن اپنے کاموں کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہہ کر تمام جگہوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے اپنے دل کو صرف خدا سے وابستہ کر لیتے ہیں
اور اسی سے مدد و نصرت طلب کرتے ہیں وہ خدا جس کی رحمت سب پر چھائی ہوئی ہے اور کوئی
موجود ایسا نہیں جو اس سے بہرہ مند نہ ہو۔ بسم اللہ سے واضح طور پر یہ درس بھی حاصل کیا جاسکتا
ہے کہ خداوند عالم کے ہر کام کی بنیاد رحمت پر ہے اور سزا تو استثنائی صورت ہے جب تک قطعی
عوامل پیدا نہ ہوں سزا مستحق نہیں ہوتی جیسا کہ ہم دعا میں پڑھتے ہیں۔

يَا مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبُهُ

(اے وہ خدا کہ جس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے) دعائے جوشن
کبیر انسان کو چاہیے کہ وہ زندگی کے پروگرام پر یوں عمل پیرا ہو کہ ہر کام کی بنیاد رحمت و محبت کو

قرار دے اور سختی و درستی کو فقط بوقت ضرورت اختیار کرے قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتوں میں سے ۱۱۳ کی ابتداء رحمت سے ہوتی ہے اور فقط ایک سورہ توبہ ہے جس کا آغاز بسم اللہ کی بجائے اعلان یزاری و نفرت سے ہوتا ہے۔

سورتوں کی خصوصیات

(۱) سورہ حمد

یہ سورت قرآن مجید کی دیگر سورتوں کی نسبت بہت سی خصوصیات کی حامل ہے ان امتیازات کا سرچشمہ مندرجہ ذیل خوبیاں ہیں۔

(۱) لب لہجہ اور واسلوب بیان

یہ سورت دیگر سورتوں سے اس لحاظ سے واضح امتیاز رکھتی ہے کہ یہ خدا کی گفتگو کے عنوان کی حامل ہے اور یہ بندوں کی زبان کے طور پر نازل ہوئی ہے دوسرے لفظوں میں اس میں خداوند عالم نے بندوں کو خدا سے گفتگو اور مناجات کا طریقہ سکھایا ہے۔ سورۃ کی ابتداء خداوند عالم کی حمد و ثناء سے کی گئی ہے خدا شناسی اور قیامت پر ایمان کے اظہار کے ساتھ ساتھ گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے بندوں کے تقاضوں حاجات اور ضروریات پر کلام کو ختم کیا ہے بیدار مغز اور ذی فہم انسان جب اس سورہ کو پڑھتا ہے تو اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ فرشتوں کے پروں پر سوار ہو کر عالم بالا کی طرف محو پرواز ہو اور عالم روحانیت و معنویت میں لمحہ بہ لمحہ خدا سے زیادہ سے زیادہ قریب ہوتا جا رہا ہے۔ خدا و انسان اور خالق و مخلوق کے درمیان اس نزدیکی اور ہے واسطہ تعلق کے سلسلے میں یہ سورہ آئینہ کا کام دیتی ہے یہاں انسان صرف خدا کو دیکھتا ہے اسی سے گفتگو کرتا ہے اور فقط اس کا پیغام اپنے کانوں سے سنتا ہے یہاں تک کہ کوئی مرسل یا

ملک مقرب بھی درمیان واسطہ نہیں بنتا تعجب کی بات یہ ہے کہ یہی ربط جو براہ راست خالق و مخلوق کے درمیان ہے قرآن مجید کا آغاز ہے۔

(۲) اساس قرآن

نبی اکرمؐ کے ارشاد کے مطابق سورہ حمد ام الکتاب ہے ایک مرتبہ جابر بن عبد اللہ انصاری آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا

اَلَا اَعْلَمُكَ اَفْضَلُ سُورَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ
قَالَ فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ بَلٰى يَا بِيْ اَنْتَ وَاُمِّى يَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ عَلَّمْنِيْهَا فَعَلَّمَنِي الْحَمْدَ اُمُّ الْكِتَابِ

(کیا تمہیں سب سے فضیلت والی سورت کی تعلیم دوں جو خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمائی ہے)

جابر نے عرض کیا جی ہاں میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو مجھے اس کی تعلیم دیجئے آنحضرتؐ نے سورہ حمد جو اُم الکتاب ہے انہیں تعلیم فرمائی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ سورہ حمد موت کے علاوہ ہر بیماری کیلئے شفا ہے۔ (مجمع البیان، نور الثقیین آغاز سورہ حمد)

آپؐ کا یہ بھی ارشاد ہے

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِی التَّوْرَةِ وَلَا
فِی الذِّبْوَْرِ وَلَا فِی الْقُرْآنِ مِثْلَهَا هِیَ اُمُّ الْكِتَابِ

(قسم ہے اس ذات کی جس نے قبضہ قدرت میں میری جان ہے خداوند عالم نے تورات، انجیل، زبور یہاں تک کہ قرآن میں بھی ایسی کوئی سورہ نازل نہیں فرمائی اور یہ اُم الکتاب ہے۔ مجمع البیان)

اس سورۃ میں غور و فکر کرنے سے اس کی وجہ معلوم ہوتی ہے حقیقت میں یہ سورہ پورے قرآن کے مضامین کی فہرست ہے اس کا ایک حصہ توحید اور صفات خداوندی سے متعلق ہے دوسرا حصہ قیامت و معاد سے گفتگو کرتا ہے اور تیسرا حصہ ہدایت و گمراہی کو بیان کرتا ہے جو مومنین و کفار میں حد فاصل ہے۔

اس سورہ میں پروردگار عالم کی حاکمیت مطلقہ اور مقام ربوبیت کا بیان ہے نیز اس کی لامتناہی نعمتوں کی طرف اشارہ ہے جن کے دو حصے ہیں ایک عمومی اور دوسرا خصوصی و رحمانیت اور رحیمیت اس میں عبادت و بندگی کی طرف بھی اشارہ ہے جو اسی ذات پاک کیلئے مخصوص ہے حقیقت یہ ہے کہ اس سورہ میں توحید ذات توحید صفات توحید افعال اور توحید عبادت سب کو بیان کیا گیا ہے۔

دوسرے لفظوں میں یہ سورہ ایمان کے تینوں مراحل کا احاطہ کرتی ہے

- (۱) دل سے اعتقاد رکھنا
- (۲) زبان سے اقرار کرنا
- (۳) اعضاء و جوارح سے عمل کرنا

ہم جانتے ہیں کہ ام کا مطلب ہے بنیاد اور جڑ شاید اسی بنا پر عالم اسلام کے مشہور مفسر ابن عباس کہتے ہیں

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسًا وَاسَاسُ الْقُرْآنِ الْفَاتِحَةُ

(ہر چیز کی کوئی اساس و بنیاد ہوتی ہے اور قرآن کی اساس سورہ فاتحہ ہے)
انہی وجہ کی بنا پر اس سورہ کی فضیلت کے سلسلے میں رسول اللہ سے منقول ہے۔

ایما مسلم قرأ فاتحۃ الکتاب أعطی من
الاجر کأنما قرأ ثلثی القرآن و أوطی من

الْأَجْرِ كَأَنَّمَا تَصَدَّقَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ

(جو مسلمان سورہ حمد پڑھے اس کا اجر و ثواب اس شخص کے برابر ہے جس نے دو تہائی قرآن کی تلاوت کی ہو ایک اور حدیث میں پورے قرآن کی تلاوت کے برابر ثواب مذکور ہے اور اسے اتنا ثواب ملے گا گویا اس نے ہر مومن اور مومنہ کو ہدیہ پیش کیا ہو۔ مجمع البیان آغاز سورہ حمد)

سورہ فاتحہ کے ثواب کو دو تہائی قرآن کے تلاوت کے برابر قرار دینے کی وجہ شاید یہ ہو کہ قرآن کے ایک حصے کا تعلق خدا سے ہے دوسرے کا قیامت سے اور تیسرے کا احکام و قوانین شرعی سے ان میں سے پہلا اور دوسرا حصہ سورہ حمد میں مذکور ہے دوسری حدیث میں پورے قرآن کے برابر فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کا خلاصہ ایمان اور عمل ہے اور یہ دونوں چیزیں سورہ حمد میں جمع ہیں۔

(۳) پیغمبر اکرم کے لئے اعزاز

یہ بات قابل غور ہے کہ قرآنی آیات میں سورہ حمد کا تعارف آنحضرت کے لئے ایک عظیم انعام کے طور پر کرایا گیا ہے اور اسے پورے قرآن کے مقابلے میں پیش فرمایا گیا ہے جیسا کہ ارشاد الہی ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

(ہم نے آپ کو سات آیتوں پر مشتمل سورہ حمد عطا کیا جو دو مرتبہ نازل کیا گیا اور قرآن عظیم بھی عنایت فرمایا۔ حجر آیت ۸۷)

قرآن مجید اپنی تمام تر عظمت کے باوجود یہاں سورہ حمد کے برابر قرار پایا اس سورہ کا دو مرتبہ نزول بھی اس کی بہت زیادہ اہمیت کی بنا پر ہے۔ اسی مضمون کی ایک روایت رسول اللہ سے حضرت امیر المومنینؑ نے بیان فرمائی ہے

إِنَّ اللَّهَ أَفْرَدَ الْإِمْتِنَانَ عَلَىٰ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
وَجَعَلَهَا بَيَازَاءِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَإِنَّ فَاتِحَةَ
الْكِتَابِ أَشْرَفُ مَا فِي كُنُوزِ الْعَرْشِ

(خداوند عالم نے مجھے سورہ حمد دے کر خصوصی احسان جنایا ہے اور اسے قرآن کے مقابل قرار دیا ہے عرش کے خزانوں میں سے اشرف ترین سورہ حمد ہے۔)

(۴) تلاوت کی تاکید

سورہ حمد کی فضیلتوں کے بیانات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ احادیث اسلامی میں جو شیعہ و سنی کتب میں موجود ہیں اس سورہ کی تلاوت کے متعلق اتنی تاکید کیوں کی گئی ہے۔ اس کی تلاوت انسان کو روح ایمان بخشی ہے اور اسے خدا کے نزدیک کرتی ہے اس سے دل کو جلا ملتی ہے اور روحانیت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے انسانی ارادے کو کامیابی میسر آتی ہے اس سورہ کی تلاوت سے خالق و مخلوق کے مابین انسانی جستجو زیادہ فزول تر ہو جاتی ہے۔ نیز انسان اور گناہ و انحراف کے درمیان رکاوٹ بنتی ہے اسی بنا پر حضرت صادق نے ارشاد فرمایا

إِنَّ الْإِبْلِيسَ أَرْبَعٌ دَفْعَاتٍ أُولُھُنَّ يَوْمَ لَعْنِہِ وَحِیْنٍ
اھبط إلی الارضِ وَحِیْنٍ بُعِثَ مُحَمَّدٌ عَلٰی حِیْنٍ
فَقَرَّةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَحِیْنٍ أُنْزِلَتْ أُمُّ الْكِتَابِ

شیطان نے چار دفعہ نالہ و فریاد کیا پہلا وہ موقع تھا جب راسخہ درگاہ کیا گیا دوسرا وہ وقت تھا جب اسے بہشت سے زمین کی طرف اتارا گیا تیسرا وہ لمحہ تھا جب حضرت محمد کو مبعوث برسات کیا گیا اور آخری وہ مقام تھا جب سورہ حمد کو نازل کیا گیا۔ (نور الثقلین جلد اول ص ۴)

ایک لحاظ سے یہ سورہ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے ایک حصہ خدا کی حمد و ثنا ہے اور

دوسرا بندے کی ضروریات و حاجات عیون اخبار الرضا میں سرکارِ رسالت سے اس سلسلے میں ایک حدیث بھی منقول ہے آپ نے فرمایا خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ میں نے سورہ حمد کو اپنے اور بندوں کے درمیان تقسیم کر دیا ہے لہذا میرا بندہ حق رکھتا ہے کہ وہ جو چاہئے مجھ سے مانگے جب بندہ کہتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خدائے بزرگ و برتر ارشاد فرماتا ہے میرے بندے نے میرے نام سے ابتدا کی ہے مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کے کاموں کو آخر تک پہنچا دوں اور اسے ہر حالت میں برکت عطا کروں جب وہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تو خداوند عالم فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد و ثنا کی ہے اس نے سمجھا ہے کہ جو نعمتیں اس کے پاس ہیں وہ میری عطا کردہ ہیں لہذا میں مصائب کو اس سے دور کیے دیتا ہوں گواہ رہو کہ میں دنیا کی نعمتوں کے علاوہ اسے دارِ آخرت میں بھی نعمات سے نوازوں گا اور اس جہاں کے مصائب سے بھی اسے نجات عطا کروں گا جیسے اس دنیا کی مصیبتوں سے اسے رہائی دی ہے جب وہ کہتا ہے الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ تو خداوند عالم فرماتا ہے میرا بندہ گواہی دے رہا ہے کہ میں رحمن و رحیم ہو گواہ رہو کہ میں اس کے حصے میں اپنی رحمت و عطیات زیادہ کئے دیتا ہوں جب وہ کہتا ہے فَاِلَکَ یَوْمَ الدِّیْنِ تو خدا فرماتا ہے کہ گواہ رہو جس طرح اس نے روز قیامت میری حاکمیت و مالکیت کا اعتراف کیا ہے حساب و کتاب کے دن میں اس کے حساب و کتاب کو آسان کر دوں گا اس کی نیکیوں کو قبول کر لوں گا اور اس کی برائیوں سے درگزر کروں گا جب وہ کہتا ہے اِنَّا کَ نَعْبُدُکَ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ سچ کہہ رہا ہے وہ صرف میری عبادت کرتا ہے میں تمہیں گواہ قرار دیتا ہوں کہ اس خالص عبادت پر میں اسے ایسا ثواب دوں گا کہ وہ لوگ جو اس کے مخالف تھے اس پر رشک کریں گے جب وہ کہتا ہے اِنَّا کَ نَسْتَغِیْثُکَ تو خداوند عالم فرماتا ہے میرے بندے نے مجھ سے مدد چاہی ہے اور صرف مجھ سے پناہ مانگی ہے گواہ رہو اس کے کاموں میں میں اس کی مدد کروں گا غنیمتوں اور تنگیوں میں اس کی فریاد کو پہنچوں گا اور پریشانی کے دن اس کی دہگیری کروں گا جب وہ کہتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ تو خدا فرماتا ہے میرے

ہندے کی یہ خواہش پوری ہوگئی ہے اب جو کچھ وہ چاہتا ہے مجھ سے مانگے میں اس کی دعا قبول کروں گا جس چیز کی امید لگائے بیٹھا ہے وہ اسے عطا کروں گا اور جس چیز سے خائف ہے اس سے مامون قرار دوں گا۔ (المیزان اول ۳۷ بحوالہ عیون اخبار الرضا)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر مردہ پر ستر مرتبہ سورہ حمد پڑھی جائے اور اس کی روح پلٹ آئے تو تعجب نہیں کرنا چاہیے۔

(۲) سورہ بقرہ

اس سورۃ کے موضوعات

یہ سورت جو قرآن مجید کی طویل ترین سورۃ ہے مصلحتاً تمام یک دم نازل نہیں ہوئی بلکہ مختلف وقفوں سے مدینہ میں اسلامی معاشرے کی گونا گوں ضروریات کے مطابق نازل ہوئی۔ اس کے باوجود اسلام کے اصول اعتقاد اور بہت سے عملی مسائل کی رو سے جن میں عبادتی اجتماعی سیاسی اور اقتصادی مسائل شامل ہیں اس کی جامعیت نا قابل انکار ہے اس کے موضوعات ایک نظر میں یہ ہیں

(۱) توحید اور خدا شناس کے متعلق بخشش خصوصاً وہ جو اسرار فریض کے موضوع سے متعلق ہیں۔

(۲) قیامت اور موت کے بعد سے متعلق بخشش بالخصوص حسی مثالیں جیسے حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ پرندوں کا مرنے کے بعد زندہ ہونا اور حضرت عزیزؑ کا واقعہ

(۳) قرآن کے معجزہ ہونے کی بخشش اور اس آسمانی کتاب کی اہمیت

(۴) یہودیوں اور منافقین کے بارے میں مفصل اور طویل بخشش اسلام اور قرآن کے بارے میں ان کے مخصوص اعتراضات اور اس سلسلے میں ان کی کارستانیوں اور رکاوٹیں

(۵) بڑے بڑے انبیاء خصوصاً حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰ کی تاریخ کے سلسلے کی

بھٹیں، اتفاق فی سبیل اللہ، مسئلہ قصاص، کئی ایک حرام گوشت، حرمت شراب بعض احکام وصیت وغیرہ بھی اس کے موضوعات میں سے ہیں۔ اس سورت کی فضیلت سے متعلق کتب اسلامی میں بہت سی روایات موجود ہیں اس سلسلے میں مرحوم طبری نے ایک روایت رسول اکرمؐ سے مجمع البیان میں نقل کی ہے۔

اس سورۃ کی فضیلت

آپ ﷺ سے پوچھا گیا

”أَيُّ سُورَةِ الْقُرْآنِ أَفْضَلُ“

(قرآن کی کون سی سورۃ افضل ہے)

فرمایا سورہ بقرہ

”قِيلَ أَيُّ آيَةِ الْبَقَرَةِ أَفْضَلُ“

(عرض کیا گیا سورۃ کی کون سی آیت افضل ہے)

قَالَ آيَةُ الْكَرْسِيِّ

(نور الثقلین ج ۱ ص ۲۶ و مجمع البیان ج ۱ ص ۳۲)

ظاہراً اس سورۃ کی افضلیت اس کی جامعیت کی وجہ سے ہے اور آیتہ الکرسی کی افضلیت اس بناء پر ہے کہ اس میں توحید کے بارے میں بعض اہم امور بیان ہوئے ہیں جس کی تفصیل انشاء اللہ اس کی تفسیر میں آئے گی یہ بات اس سے اختلاف نہیں رکھتی کہ قرآن کی بعض دیگر سورتوں کی کئی ایک جہات کی وجہ سے برتری بیان ہوئی ہے کیونکہ ان کی یہ فضیلت دیگر وجوہ کے پیش نظر ہے۔

حضرت علی ابن الحسینؑ کی وساطت سے رسول اکرمؐ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص سورہ بقرہ کی پہلی چار آیات آیتہ الکرسی اور اس کے بعد کی وہ آیتیں اور اس سورہ کی

آخری تین آیات پڑھے وہ کبھی بھی اپنی جان و مال میں نا خوشگوارى نہ پائے گا شیطان اس کے نزدیک نہیں آئے گا اور وہ قرآن کو نہیں بھولے گا۔

(نور المقلین ج ۱ ص ۲۶ بحوالہ کتاب ثواب الاعمال)

ہم یہاں اس اہم حقیقت کا تکرار ضروری سمجھتے ہیں کہ تلاوت قرآن یا سورتوں اور مخصوص آیات کے لئے جو ثواب فضیلتیں اور اہم فائدے بیان ہوئے ہیں ان کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ انسان انہیں بطور ورد پڑھے اور صرف زبان چلانے پر اکتفا کرے بلکہ قرآن کا پڑھنا سمجھنے کے لئے اور سمجھنا غور فکر کے لئے ہے اور غور و فکر عمل کرنے کے لئے ہے عجیب بات یہ ہے کہ جو فضیلت کسی سورۃ یا آیت کے متعلق اگر ذکر ہوئی وہ اس سورۃ یا آیت کے موضوع سے بہت زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔ مثلاً ہم سورہ نور کی فضیلت کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ جو اسے پڑھے گا خداوند عالم اسے اور اس کی اولاد کو زنا کی آلودگی سے محفوظ رکھے گا تو یہ اس بناء پر ہے کہ سورہ نور کے مضامین میں جنس کج رویوں سے مقابلے کے لئے اہم رہنمائی موجود ہے مجرد اشخاص کو جلد شادی کرنے کا حکم ہے پردے کا حکم ہے بری گناہ اور ہوس رانی کی نگاہ ترک کرنے کا حکم ہے ناروا اور غلط بستیوں کی ممانعت ہے اور آخر میں زنا کار مردوں اور عورتوں کے لئے حد شرعی کے اجراء کا حکم دیا گیا ہے۔ واضح ہے کہ سورہ نور کے مضامین موضوعات کسی معاشرے یا خاندان میں عملی جام پہل لیں تو وہ زنا سے آلودہ نہیں ہوگا۔ اس طرح سورہ بقرہ کی وہ آیات جن کی طرف اوپر اشارہ ہو چکا ہے سب توحید ایمان بالغیب خدا شناسی اور شیطانی دوسوں سے پرہیز کے بارے میں ہیں اب اگر کوئی شخص دل و جان سے ان پر عمل پیرا ہو تو یقیناً سب فضائل سود کو اسے حاصل ہونگے۔ یہ درست ہے کہ قرآن کا پڑھنا بہر حال باعث ثواب ہے لیکن اصلی اساس اور آثار چھوڑنے والا ثواب اسی وقت ملے گا جب تلاوت غور و فکر اور عمل کے لئے مقدمہ و تمہید ہو۔

(۳) سورہ آل عمران

(مدینہ میں نازل ہوئی ۲۰۰ آیات ہیں)

(۴) سورہ نساء

اس سورۃ کے بارے میں

جس میں جہاد اسلامی کے بارے میں مختلف مباحث ہیں اور مسلمانوں سے بیدار رہنے کا تقاضا ہے ایک آیہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوْ تَنْفِرُوا جَمِيعًا
(اے ایمان والو دشمن کے مقابلے میں اپنی آمادگی کی حفاظت کرو اور متعدد دستوں میں یا اجتماعی دستہ کی صورت میں موجودہ حالات کے مطابق دشمن کی طرف پیش قدمی کرو۔)

یہ آیت جامع ہے اور اپنے اندر تمام پہلو لیے ہوئے ہے تمام مسلمانوں کے لیے اس میں ہر عہد اور ہر دور کے مطابق حکم موجود ہے کہ اپنی کی حفاظت اور اپنی سرحدوں کے دفاع کے لیے ہمیشہ مستعد ہو اور ایک قسم کی مادی و معنوی آمادگی ہمیشہ تمہاری جمعیت پر غالب و حاکم رہے قابل توجہ بات یہ ہے کہ حزر کی معنی اس قدر وسیع ہے کہ جو ہر قسم کے مادی روحانی اور معنوی وسیلہ اور ذریعہ کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے ان باتوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اور ہر زمانے میں دشمن کی حیثیت اس کے ہتھیاروں کی نوعیت اور جنگی طور طریقوں سے باخبر ہوں اور اپنی تیاری کے معیار کے ساتھ ساتھ دشمن کے اسلحہ کی تعداد اور کارکردگی کو جانتے ہوں کیونکہ یہ تمام مذکورہ باتیں دشمن کی طرف سے خطرہ کی پیش بندی اور حزر کے مفہوم کو سمجھنے میں مؤثر ہیں۔ دوسری طرف اپنے دفاع کے لیے ہر طرح کی مادی و روحانی تیاری ناگزیر ہے یہ

تیار کی تعلیمی اقتصادی اور افرادی قوت کی فراہمی کے حوالے سے بھی مکمل ہونا چاہیے اسی طرح جدید اسلحہ کی فراہمی اور اس کے استعمال کے طور طریقوں سے آگاہی بھی ضروری ہے۔

یہ امر مسلم ہے کہ مسلمانوں نے اگر صرف اسی ایک آیت کو اپنی زندگی پر منطبق کر لیا ہوتا تو اپنی تمام تاریخ میں کبھی شکست اور ناکامی کا منہ نہ دیکھتے جیسا کہ اوپر والی آیت میں اشارہ ہے کہ جنگ کے مختلف طور طریقوں سے استفادہ کرتے ہوئے کبھی جمود اور دقانونیت کا شکار نہ ہو بلکہ وقت اور مقام کے تقاضوں اور دشمن کی حیثیت دیکھتے ہوئے قدم اٹھانا چاہئے جہاں دشمن کی حالت اس قسم کی ہے کہ وہاں مختلف دستوں کی صورت میں اس کی طرف پیش قدمی کرنی چاہئے تو اس طریقہ سے استفادہ کرو اور دشمن کے مقابلہ میں ہر دستہ کی مخصوص حکمت عملی ہو اور جہاں ضرورت ہو سب منظم ہو کر ایک حکمت عملی کے مطابق حملہ کریں تو وہاں ایک ہی صف میں کھڑے ہو جائیں یہاں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ بعض افراد جو اصرار کرتے ہیں کہ اپنی اجتماعی جنگوں میں سب مسلمانوں ایک ہی طریقہ کو اپنائیں اور ان کی تکنیکوں میں کسی قسم کا فرق نہیں ہونا چاہیے ان کا موقف درست نہیں ویسے بھی یہ بات منطقی اور تجربے کے خلاف ہے اور اسلامی تعلیمات کی روح کے منافی ہے اور شاید اوپر والی آیت اس پہلو کی طرف بھی اشارہ کرتی ہو حقیقی مقاصد و اہداف کے حصول کے لئے ایک اہم قاعدہ کلیہ ہے۔ ضمنی طور پر جمیعاً کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کے مقابلہ کے لیے تمام مسلمان بغیر کسی استثناء کے شرکت کریں اور یہ حکم کسی معین دستے سے مخصوص نہیں ہے۔

(۵) سورہ مائدہ

(یہ سورہ مدنی ہے اور اس کی ۱۲۰ آیات ہیں)

اس میں جانشین پیغمبر کے انتخاب کچھ فقہی احکام حضرت عیسیٰ اور ان کے پیرو کاروں

کے بارے میں مباحث ہیں

سورہ مائدہ کے مضامین

یہ سورت مدنی سورتوں میں سے ہے اس کی ۱۲۰ آیتیں ہیں کہتے ہیں کہ یہ سورہ فتح کے بعد نازل ہوئی ایک روایت کے مطابق یہ ساری سورت جتہ الوداع میں اور مکہ و مدینہ کے درمیان ہوئی۔ (توجہ رہے کہ کسی سورت کے مدنی ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ مکہ سے ہجرت پیغمبرؐ کے بعد نازل ہوئی ہو اگرچہ سورت کا نزول شہر مدینہ میں نہ ہوا ہو۔) (حوالہ المنار ج ۶ ص ۱۱۳)

یہ سورت معارف عقائد اسلامی اور احکام دینی پر مشتمل ہے پہلے حصے میں پیغمبر اکرمؐ کے بعد کے لیے مسئلہ ولایت و رہبری عیسائیوں کے مسئلہ تثلیث قیامت و معاد کے کچھ مسائل اور انبیاء سے ان کی امتوں کے بارے میں پرشش کے معاملات ہیں دوسرے حصے میں ایفائے عہد کا مسئلہ عدالت اجتماعی کا معاملہ عادلانہ شہادت اور قتل نفس کی حرمت کا حکم ہے۔ اسی مناسبت سے آدم کے بیٹوں کا واقعہ ہے جبکہ ہابیل کو قتل کر دیا تھا اسی طرح کچھ حلال و حرام غزائوں کی وضاحت ہے کچھ دھنوں اور تھیم کے احکام ہیں۔

اس کا نام مائدہ (مائدہ دراصل اس ثرے کو کہتے ہیں جس میں کھانا رکھا جائے) اس لیے ہے کہ کیونکہ حضرت عیسیٰ کے انصار کے لیے مائدہ کے نزول کی داستان اسی سورت کی آیت ۱۱۴ میں بیان کی گئی ہے۔

(۶) سورہ انعام

شرک کی مختلف اقسام اور بت پرستی کے خلاف جہاد اس سورہ کا بنیادی ہدف ہے اور مقصد دوسری کئی سورتوں کی طرح ہی تین اصولوں توحید، نبوت اور قیامت کی طرف دعوت دینا ہے لیکن سب سے بڑھ کر اس میں مسئلہ توحید اور شرک و بت پرستی کے خلاف مبارزہ کیا گیا ہے اور وہ اس طور پر کہ اس سورہ کی آیات کے اہم حصے میں زدئے سخن مشرکیں اور بت پرستوں کے

طرف ہی ہے اور اسی مناسبت سے بعض اوقات بحث کا سلسلہ مشرکین کے اعمال و کردار اور بدعات تک پہنچ جاتا ہے۔

بہر حال اس سورہ کی آیات میں تدبر و تفکر جو انتہائی جاندار اور واضح و روشن دلائل پر مشتمل ہے انسان کے اندر روح توحید و خدا پرستی کو زندہ کرتا ہے اور شرک کی بنیادوں کو اکھاڑ کر رکھ دیتا ہے شاید اسی معنوی وابستگی اور مسئلہ توحید کی باقی سب مسائل پر اولیت کی بنا پر ہی اس سورہ کی تمام آیات یکجا طور پر ایک ہی دفعہ نازل ہوئی ہیں اور وہ روایات جو اس سورہ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں وہ بھی اس امر کے سبب سے ہی ہیں منقول ہے کہ سورہ انعام کے نزول کے وقت ستر ہزار فرشتے اسے لے کر نازل ہوئے تھے اور جو شخص اس سورہ کو پڑھے اور اس کے سائے میں اس کی روح و جان سرچشمہ توحید سے سیراب ہو تو وہ تمام فرشتے اس کے لیے طلب مغفرت کرتے ہیں ہو سکتا ہے کہ اس سورہ کی آیات میں غور و فکر کرنا مسلمانوں میں سے روح نفاق و پراگندگی کو نکال باہر کرنے اور کانوں کو سننے والا آنکھوں کو دیکھنے والا اور دلوں کو دانا بنادے۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض لوگ اس سورہ سے صرف اس کے الفاظ کے پڑھنے پر قناعت کرتے ہیں اور اپنی ذاتی اور خاص مشکلات کے حل کے لیے طویل و عریض تقریبات اور نشئیں منعقد کرتے ہیں جنہیں ختم انعام کے نام سے یاد کرتے ہیں اس کے بجائے اگر ان تقریبات میں سورہ کے مضامین میں غور و فکر کیا جائے تو نہ صرف مسلمانوں کی شخصی و ذاتی مشکلات حل ہوں گے بلکہ ان کی عمومی مشکلات بھی حل جائیں گے لیکن انہوں کی بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ قرآن کو ایک ایسے سلسلہ اور اد کے طور سے دیکھتے ہیں کہ جس میں ایسی خاصیتیں پائی جاتی ہیں جو راز ہی راز ہیں اور کسی کو معلوم نہیں ہیں اور اس کے الفاظ کو پڑھنے کے علاوہ کچھ غور نہیں کرتے حالانکہ قرآن سارے کا سارا سبق ہے اور مدرسہ ایک پروگرام ہے اور بیداری ایک رسالت ہے اور علم آگئی۔

(۷) سورہ اعراف

(یہ سورہ مکی سورتوں میں سے ہے اور اس سورہ کی آیتوں کی تعداد ۲۰۶)

اور بعض کے نزدیک ۲۰۵ ہے)

اس سورہ کی اہمیت

تفسیر عیاشی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورہ اعراف کو مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا وہ بروز قیامت ان لوگوں میں سے ہوگا جنہیں کوئی خوف ہوگا نہ غم

مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

(اور اگر اسے اللہ یہ توفیق دے کہ وہ سورہ اعراف کو ہر جمعہ پڑھے تو قیامت کے روز ان

لوگوں میں محشور ہوگا جو بغیر کسی حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔)

نیز حضرت نے فرمایا کہ اس سورہ میں کچھ آیات محکمہ ہیں جن کا پڑھنا تلاوت کرنا اور ان پر عمل کرنا بھی نہ بھولنا کیونکہ آیات بروز محشر خدائے ذوالجلال کے حضور میں اپنے پڑھنے والے کی گواہی دینگی۔ (تفسیر برہاں ج دوم ص ۲ و نور الثقلین ج دوم ص ۲)

روایت مذکورہ سے جو کلمہ بخوبی سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ جن روایات میں سورتوں کی تفصیلات بیان ہوئی ہے اس کے معنی یہ کہیں ہیں کہ کسی سورہ کا پڑھ لینا اتنے بڑے نتائج و آثار کا سبب بنے گا بلکہ جو چیز اس قرأت کو روح بخشے والی ہے وہ اس سورہ کے مضمون و مطالب پر ایمان کا رکھنا ہے اور اس کے بعد اس پر عمل کرنا بھی ہے اسی بناء پر روایات مذکورہ بالا میں ہم پرہتے ہیں

قَرَأْتُهَا وَتَلَا وَتَهَا وَ الْقِيَامُ بِهَا

نیز اسی روایت میں ہم دیکھتے ہیں کہ فرمایا

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا قیامت میں وہ من الذین لا خوف علیہم

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کا مصداق بنے گا اور یہ درحقیقت اسی سورہ کی آیت ۳۵ کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے جس میں خدا نے فرمایا

فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

(جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کی اور اپنی اور انسانی معاشرے کی

اصلاح کی انھیں قیامت کے دن کوئی خوف ہوگا نہ غم)

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ مقام خاص طور سے ان لوگوں کا ہے جنہوں نے

تقویٰ اختیار کیا اور اصلاح کے راستے پر اپنے قدم اٹھائے علاوہ بریں اصولی طور سے قرآن عقیدہ اور عمل کی کتاب ہے اس لیے قرائت و تلاوت اس سلسلے میں ایک مقدمہ ہے نہ کہ اصل مقصد راغب اپنی کتاب مفردات میں لفظ تلاوت کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

آيَتُهُ يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ (سورہ بقرہ آیت ۱۲۱)

سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے علم و عمل کے ذریعے قرآن کی پیروی کرتے ہیں اس

کے معنی یہ ہیں کہ تلاوت کے معنی قرائت سے بالاتر ہوئے کیونکہ تلاوت کے مفہوم میں تدبر و فکر اور عمل بھی شامل ہے۔

(۸) سورہ انفال

(یہ سورہ مدنی ہے اور اس کی ۷۵ آیات ہیں)

اس کی فضیلت

امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ الْإِنْفَالَ وَالْبِرَاءَةَ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يَدْخُلْهُ نِفَاقٌ

أَبَدًا وَكَانَ مِنْ شَيْعَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا وَيَأْكُلُ يَوْمَ

الْقِمَةِ مِنْ مَوَائِدِ الْجَنَّةِ مَعَهُمْ حَتَّى يَفْرَغَ النَّاسَ مِنَ الْحِسَابِ

(جو شخص ہر ماہ سورہ انفال و براءت کی تلاوت کرے گا اس کے وجود میں ہرگز روح نفاق داخل نہیں ہوگی اور وہ حقیقی طور پر امیر المؤمنین حضرت علیؑ کا پیرو ہوگا اور قیامت کے دن ان کے ساتھ بیٹھ کر جنت کے کھانوں میں سے کھائے گا یہاں تک کہ لوگ اپنے حساب سے فارغ ہوں گے۔

(تفسیر مجمع البیان مذکورہ آیت کے ذیل میں و تفسیر مضمونہ ج ۷ ص ۷۸)

جیسا کہ پہلے بھی اشارہ ہوا ہے قرآن کی سورتوں کے فضائل اور عظیم ثواب کہ جن کا

تلاوت کرنے والوں کے لیے وعدہ کیا گیا ہے فقط الفاظ پڑھنے سے ہاتھ نہیں آئیں گے بلکہ

پڑھنا تو مقدمہ ہے غور و فکر وسیلہ ہے سمجھنے کا اور سمجھنا تمہید ہے عمل کرنے کی اور چونکہ سورہ انفال

اور سورہ براءت میں منافقین اور سچے مومنین کی صفات بیان کی گئی ہیں تو جو افراد ان دونوں

سورتوں کو پڑھیں اور اپنی زندگی میں ان کی ہدایت پر عمل پیرا ہوں ان کے وجود میں کبھی بھی

روح نفاق داخل نہیں ہو سکتی اس طرح چونکہ ان دونوں میں سچے مجاہدین کی صفات بیان کی گئی

ہیں اور سرور مجاہدین حضرت علیؑ علیہ السلام کی فدا کاریوں کا کچھ ذکر ہے تو جو افراد ان دونوں

سورتوں کے معانی کا ادراک کر لیں اور انھیں اپنے اوپر نافذ کر لیں وہ امیر المؤمنینؑ کے سچے شیعوں میں سے ہو جائیں گے۔

(۹) سورہ توبہ

(اس میں ۱۲۹ آیات ہیں جو سب کی سب مدینہ میں نازل ہوئی ہیں)

مفسرین نے اس سورہ کے کئی نام ذکر کیے ہیں جن کی تعداد دس ۱۰ سے زیادہ ہے ان میں سے زیادہ مشہور یہ ہیں برائت توبہ اور فاضحہ۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک واضح دلیل ہے برائت نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس کی ابتداء پیمان شکن مشرکین سے خدا کسی برائت اور بیزاری سے ہوتی ہے۔ اسے توبہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں توبہ کے متعلق بہت گفتگو کی گئی ہے۔ اس کا نام فاضحہ اس جہت سے ہے کہ اس کی مختلف آیات منافقین کی رسوائی، فضاحت اور ان کے اعمال سے پردہ اٹھانے کا سبب بنیں۔

سورہ کی ابتداء میں بسم اللہ کیوں نہیں

جس کیفیت میں سورہ شروع ہو رہی ہے وہ خود اس سوال کا جواب ہے درحقیقت اس سورہ کا آغاز پیمان شکن دشمنوں سے اعلان جنگ اور اظہار بیزاری کے ساتھ ہوا ہے اور ان کے خلاف ایک محکم اور سخت روش اختیار کی گئی ہے اور اس گروہ کے بارے میں خدا کے غضب و غضب کو بیان کیا گیا ہے لہذا یہ صورت حال بسم اللہ الرحمن الرحیم سے مناسبت نہیں رکھتی جو صلح دوستی محبت خدا کی رحمانیت و رحمت کا اظہار ہے یہ بات ایک روایت میں لہذا حضرت علیؑ سے منقول ہے

مرحوم طبری سے نقل ہے

لَمْ تُنْزَلْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَلَيْهِ رَأْسِ
سُورَةِ الْبَرَاءَةِ لِأَنَّ بِسْمِ اللَّهِ لِلْأَمَانِ وَالرَّحْمَةِ
وَنَزَلَتْ الْبَرَاءَةُ لِرَفْعِ الْأَمَانِ وَالسَّيْفِ فِيهِ

(اس سورہ کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے نازل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بسم اللہ امان و رحمت کے لیے ہے اور یہ سورہ امان کے خاتمے اور تلواریں اٹھانے کے لیے ہے۔) مرحوم طبری نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اس میں کوئی مانع نہیں کہ بسم اللہ کے ترک کرنے کی دونوں علتیں ہوں جن میں سے ایک طرف پہلی روایت میں اور دوسری کی طرف دوسری روایت میں اشارہ ہوا ہے۔

پیغمبر اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا سورہ برائت اور سورہ توحید ستر ہزار ملائکہ کی معیت میں مجھ پر نازل ہوئیں اور ان میں سے ہر ایک ان دونوں سورتوں کی اہمیت کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔

(۱۰) سورہ یونس

(یہ سورہ مکی ہے اور اس کی ۱۰۹ آیات ہیں)

اس سورہ کے مضامین اور فضیلت

یہ سورہ مکی ہے مفسرین کے بقول یہ سورہ بنی اسرائیل کے بعد اور سورہ ہود سے پہلے نازل ہوئی دیگر مکی سورتوں کی طرح یہ بھی چند اصولی اور بنیادی مسائل پر مشتمل ہے ان میں سے سب سے اہم مبداء اور معاد کا مسئلہ ہے البتہ پہلے وحی اور مقام پیغمبر کے بارے میں گفتگو کی گئی

ہے اس کی عظمت ہے آفرینش کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں جو کہ عظمت خدا کی علامت ہیں بعد ازاں لوگوں کو مادی زندگی کی ناپائیداری اور دار آخرت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اور اس کے لیے ایمان اور عمل صالح کے ذریعے تیاری پر ابھارا گیا ہے انھی مسائل کی مناسبت سے بزرگ انبیاء کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے مثلاً حضرت نوح موسیٰ اور حضرت یونسؑ کے تذکرے ہیں اسی حوالے سے سورہ کا نام سورہ یونس رکھا گیا ہے۔

اس کے بعد مذکورہ مباحث کی تائید کے لیے بت پرستوں کی ہٹ دھرمی اور سخت مزاحی کا ذکر ہے ہر جگہ خدا کا حضور و شہود ان کیلئے ثابت کیا گیا ہے خصوصیت سے اس مسئلہ کے اثبات کے لیے ان کی فطرت کی آگاہی سے مدد لی گئی ہے۔ وہی فطرت کہ جو مشکلات کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور وہ خدائے یکتا کو یاد کرتے ہیں آخر میں مندرجہ بالا مباحث کی تکمیل کے لیے بشارت و انداز کے تذکرہ ہے ہر مناسب مقام پر صالحین کے لیے خدا کی بے انتہا نعمتوں کی بشارت اور سرکشوں کے لیے انداز اور خوف سے استفادہ کیا گیا ہیں۔

اسی لیے امام صادق علیہ السلام سے ایک روایت میں مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ فِي كُلِّ شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ
لَمْ يَخَفْ عَلَيْهِ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ وَكَانَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ

(جو شخص سورہ یونس ہر دو یا تین ماہ میں ایک دفعہ پڑھے تو اس کے لیے یہ خوف نہیں کہ

وہ جاہلوں میں سے قرار پائے نیز قیامت کے دن وہ مقربین میں سے ہوگا۔

(تفسیر نور الثقلین ج ۲ ص ۲۹۰ اور تفسیر محمود ج ۶ ص ۱۷۳)

یہ اس بناء پر ہے کہ اس سورہ میں خبردار اور بیدار کرنے والی بہت سی آیات ہیں اور اگر انھیں غور و خوف سے پڑھا جائے تو جہالت کی تاریکی انسانی روح سے دور کر دیتی ہیں اور

اس کے اثرات کم از کم چند ماہ تک انسان کے وجود میں رہتا ہے اور اگر سورہ کے مضامین کو سمجھ لینے کے علاوہ ان پر عمل بھی کیا جائے تو یقینی طور پر قیامت کے دن پڑھنے والا مقررین کے زمرہ میں قرار پائے گا۔

شاید یاد دہانی کی ضرورت نہ ہو کہ سورتوں کے فضائل سے استفادہ سمجھنے اور عمل کرنے سے ہوگی صرف تلاوت سے نہیں۔ تلاوت سمجھنے کا مقدمہ اور سمجھنا عمل کرنے کی تمہید ہے۔

(۱۱) سورہ ہود

(مکہ میں نازل ہوئی اور ۱۲۳ آیات ہیں)

مضامین اور فضیلت

مفسرین میں مشہور ہے کہ یہ تمام سورہ مکہ میں نازل ہوئی تاریخ القرآن کے مطابق یہ پیغمبر اسلام پر نازل ہونے والی انچاسویں سورت ہے بعض مفسرین کی تصریح کے مطابق یہ سورہ ان آخری سالوں میں نازل ہوئی جب پیغمبر اکرم مکہ میں تھے یعنی ابو طالب اور حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد لہذا فطرتاً پیغمبر اکرم کی زندگی ایک سخت ترین دور تھا اس بناء پر کہ اس زمانے میں دشمن کا دباؤ اور اس کا زہریلا پروپیگنڈا ہر دور سے زیادہ محسوس ہوتا تھا اس سورہ کی ابتداء میں ایسی تعبیریں نظر آتی ہیں جو پیغمبر اکرم اور مومنین کے دل جوئی اور تسلی کا پہلو رکھتی ہے۔ اس سورہ کی آیات کا اہم اور بیشتر حصہ گزشتہ انبیاء خصوصاً حضرت نوح علیہ السلام کے سرگزشت پر مشتمل ہے جو باوجود قلت تعداد کے بہت سے دشمنوں پر غالب و کامران ہوئے ان واقعات کا ذکر جہاں پیغمبر اکرم اور مومنین کے لیے تسلی اور سکون قلب کا باعث تھا وہاں ان کے طاقتور دشمنوں کے لیے درس عبرت بھی تھا۔ اس سورہ کی آیات باقی کئی سورتوں کی طرح معارف اسلامی کے اصولوں خصوصاً شرک و بت پرستی سے مبارزہ بعد از موت کے معاملات اور دعوت پیغمبر اسلام کی صداقت کی تشریح پر مبنی ہیں۔

اس سورہ نے مجھے بوڑھا کر دیا

ایک مشہور حدیث میں مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا

شِيبَتْنِي سُوْرَةُ هُوْد

سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا (نور الثقین جلد دوم ۳۳۴)

جس وقت آپ کے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کے چہرہ نور پر

بڑھاپے کے آثار زیادہ جلدی نمودار ہو گئے ہیں تو فرمایا

شِيبَتْنِي هُوْد وَالْوَقْعَةُ

سورہ ہود اور سورہ واقعہ نے مجھے بوڑھا کر دیا

(مجمع البیان اسی سورہ کے آیت ۱۱۸ کے ذیل میں)

اور بعض روایات میں سورہ مرسلات عم پشلاء لون اور تکویر وغیرہ کا اضافہ بھی ہوا ہے۔

(روح المعانی ج ۱۱ ص ۱۷۹)

ابن عباس سے اس حدیث کی تشریح میں منقول ہے رسول اللہ پر اس آیت سے زیادہ

سخت اور دشوار کوئی اور آیت نازل نہیں ہوئی جس میں فرمایا گیا ہے

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

یعنی تم اور تمہارے ساتھی اس طرح سے ثابت قدم رہیں جیسا کہ حکم دیا گیا ہے

(مجمع البیان اسی سورہ آیت ۱۱۲ کے ذیل)

اس کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں پیغمبر اکرمؐ سے ایک حدیث مروی ہے

آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ
بَعْدَ مَنْ صَدَّقَ هُودًا الْآ نُبِيَّاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمَنْ
كَذَّبَ بِهِمْ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي دَرَجَةِ الشُّهَدَاءِ

وَحُوسِبَ حِسَابًا يَسِيرًا

(جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے اس کی جزا اور ثواب ان اشخاص جیسا ہے جو حضرت ہود اور باقی انبیاء پر ان کے ٹھہلانے والوں اور منکرین کے مقابلے میں ایمان لائے ایسا شخص قیامت کے دن شہداء میں سے قرار پائے گا اور اس کا حساب آسان و سہل ہوگا۔ تفسیر برہان ج ۲ ص ۲۰۶)

واضح رہے کہ خالی اور خشک تلاوت یہ اثر نہیں رکھتی بلکہ غور و فکر کے ساتھ کی گئی تلاوت ہی عمل کی جانب گامزن کرتی ہے اور یہ بات انسان کو مومنین ماسلف کے نزدیک اور منکرین انبیاء سے دور کر دیتی ہے اسی بنا پر اسے ان میں سے ہر ایک کی تعداد کے برابر جزا ملے گی فکر و معرفت کے ساتھ اس سورہ کی تلاوت کرنے والا قاری چونکہ گزشتہ امتوں کے شہداء کے ساتھ ہم مقصد و یک ہدف ہوگا لہذا تعجب نہیں کہ وہ ان جیسا قرار پائے گا اور اس حساب روز آخرت میں آسان و سہل ہو جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا جو شخص یہ سورہ اپنے پاس لکھ کر رکھے خدا اسے بے حد قوت و طاقت عطا فرمائے گا اور جس کے پاس یہ سورہ تحریراً موجود ہو تو وہ جنگ میں دشمن پر غالب آئے گا یہاں تک کہ جو بھی اسے دیکھے گا اس سے خوف کھائے گا۔ (تفسیر برہان ج ۲ ص ۲۰۶)

(۱۲) سورہ رعد

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۴۳ آیتیں ہیں)

سورہ رعد کے مضامین

جیسا کہ پہلے بھی کہا جا چکا ہے کہ کئی سورتیں چونکہ دعوت پیغمبر کے آغاز میں اور مشرکین کے ساتھ سخت اور شدید مقابلے کے موقع پر نازل ہوئی ہیں لہذا زیادہ تر عقائد کے مسائل ان میں موجود ہیں خصوصاً توحید کی دعوت شرک سے مقابلہ اور معاد و قیامت کے اثبات ان میں موجود ہیں جب کہ مدنی سورتیں کہ جو اسلام کی وسعت اور اسلامی حکومت کی تشکیل کے بعد نازل ہوئی ہیں وہ معاشرے کی ضروریات کے مطابق اجتماعی نظام سے مربوط احکام و مسائل کے متعلق بحث کرتی ہیں۔ زیر بحث سورہ رعد کہ جو کئی سورتوں میں سے ہے اسی پروگرام کے ذیل میں ہے اس میں قرآن کی حقانیت و عظمت کی طرف اشارہ کرنے کے بعد توحید سے متعلق آیات ہیں اسرار خلقت و آفرینش کا ذکر ہے کہ جو خدا کی ذات پاک کی نشانیاں ہیں۔ کبھی بغیر ستوں کے کھڑے آسمان کا ذکر ہے کبھی حکم خدا سے آفتاب ماہتاب کی تسخیر کے بارے میں تذکرہ ہے کبھی زمین بچھانے کی بات ہے کبھی پہاڑوں نہروں درختوں اور پہلوں کی خلقت کا ذکر ہے اور کبھی رات کے آرام بخش پردوں کا تذکرہ ہے کہ جو دن کو چھپا دیتے ہیں۔ قرآن کبھی لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر انکسور کے باغوں نخلستانوں اور لہلہانی کھیتوں میں لے جاتا ہے اور ان کے عجائب و غرائب شمار کرتا ہے اور پھر معاد و قیامت انسان کی نئی زندگی اور پردردگار کی داد گاہ عدل کے بارے میں بحث کرتا ہے اور یہ بحث مبداء و معاد کے تعارف لوگوں کے ذمہ داریوں کے بیان اور یہ کہ ان کی سرنوشت ہیں ہر طرح کی تقدیر ان کے اپنے ہاتھ میں ہے وغیرہ کے تذکرے پر مکمل ہوتی ہے۔

قرآن دوبارہ مسئلہ توحید کی طرف لوٹتا ہے رعد کی رنلین آواز اور برق کی وحشت انگیز کڑک کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور پھر آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کے عظمت پرور دگار کے سامنے سجدہ کرنے کی بات کرتا ہے پھر آنکھوں اور کانوں کو کھولنے اور بینائی و دانائی کی بیداری کے لیے انسان کے اپنے ہاتھوں بنائے گئے بتوں کی بے وقعتی کا تذکرہ کرتا ہے انسانوں کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے اور حق و باطل میں تمیز کے لیے مثالیں پیش کرتا ہے زندہ اور محسوس مثالیں سب قابل اور اک مثالیں۔ اور چونکہ توحید و معاد کا آخری اور اصلی ثمرہ وہی اصلاحی و عمل پروگرام ہیں لہذا ان تمام مباحث کے بعد قرآن اس سورہ میں ایفائے عہد صلہ اور صبر و استقامت آشکار و نہاں انفاق اور ترک انتقام جوئی کی دعوت دیتا ہے۔ پھر دوبارہ نشاندہی کرتا ہے کہ دنیا کی زندگی نا پائیدار ہے اور سکون و اطمینان خدا پر ایمان کے سائے کے بغیر حاصل نہیں ہوتا آخر میں لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر تانخ کی پیتائیوں کی طرف کھینچ لے جاتا ہے اور گزر جانے والی باغی اور سرکش قوموں جنہوں نے حق پوشی کی یا لوگوں کو حق سے روکا ان کے انجام کی نشاندہی کرتا ہے اور ہلا دیئے والے الفاظ میں کافروں کو تہدید کرتے ہوئے یہ سورہ اختتام کر پونچتا ہے۔

لہذا سورہ رعد عقائد و بہ ایمان سے شروع ہوتی ہے اور اعمال کردار اور انسان ساز پروگراموں کے ذکر پر تمام ہو جاتی ہے۔ (تفسیر نمونہ ج دس ص ۱۰ ص ۱۰۳)

(۱۳) سورہ ابراہیم

(اس کی ۵۲ آیات ہیں اور یہ مکہ میں نازل ہوئی)

البتہ بہت سے مفسرین کے بقول آیات ۲۸ اور ۲۹ مدنی ہیں جو جنگ بدر میں مارے جانے والے مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

اس سورہ کی فضیلت

پیغمبر اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَالْحَجَرَ أُعْطِيَ

مِنْ الْأَجْرِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِعَدَدٍ مَنْ عَبْدًا

صَنَامٍ وَبِعَدَدٍ مَنْ لَمْ يَعْبُدْهَا

(جو شخص سورہ ابراہیم اور سورہ حجر پڑھے گا خدا تعالیٰ اسے ان کی تعداد

کے برابر کہ جو بتوں کی پوجا کرتے تھے اور جو پوجا نہیں کرتے تھے

دس حسنت دے گا۔ مجمع البیان و نور الثقلین و تفسیر نمونہ ج ۱۰ ص ۲۱۷)

جیسا کہ ہم نے بارہا کہا ہے کہ قرآن کی سورتیں پڑھنے کے سلسلے میں جس اجر و

ثواب کا ذکر ہے وہ صرف اس تلاوت کے لیے نہ ہو جو غور و فکر و سوچ بچار اور پھر عمل کے ساتھ

ہو اور چونکہ اس سورہ میں نیز سورہ حجر میں توحید و شرک اور اس کی فروعات کے بارے میں بحث

کی گئی ہے تو مسلمان ان کے مضامین کی طرف توجہ اور عمل سے ایسی فضیلت بھی حاصل ہوگی یعنی یہ

توجہ اور عمل انسان کو اپنے رنگ میں رنگ لے گا اور اسے ایسے مقام کا اہل بنا دے گا۔

(۱۴) سورہ یوسف

(اس میں ۱۱۱ آیات ہیں کہ جو سب مکہ میں نازل ہوئی ہیں)

سورہ یوسف کی فضیلت

اسلامی روایات میں اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں مختلف فضائل مذکور ہیں ان

میں سے ایک حدیث حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں۔

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَوْ فِي كُلِّ
لَيْلَةٍ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَمَالَهُ مِثْلُ جَمَالِ
يُوسُفَ إِلَّا يُصِيبُهُ فَرْعُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَانَ
مِنْ خِيَارِ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

(جو شخص ہر روز یا ہر شب سورہ یوسف کی تلاوت کرے گا خدا اسے روز قیامت اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کا حسن و جمال حضرت یوسف علیہ السلام کا سا ہوگا اور اسے روز قیامت کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اور وہ خدا کے بہترین صالح اور نیک بندوں میں سے ہوگا۔
مجمع البیان محل بحث سورہ کے ضمنی میں)

اس سورہ کی طرف توجہ کرتے ہوئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی کا طرز عمل اس سورہ کی روشنی میں مرتب کرے اور ہوا و ہوس مال و منال جاہ و حلال اور مقام و منصب کے شدید طوفانوں کے مقابلے میں اپنے آپ پر قابو رکھے یہاں تک کہ زندان کی تاریکیوں میں پاکدامنی محفوظ رکھنے کو برائی سے آلودہ قصر شاہی پر مقدم رکھے تو ایسے شخص کے قلب و روح کا حسن و جمال حضرت یوسف کے حسن و جمال کی طرح ہے اور قیامت کے دن کہ جب اندر کی ہر چیز نمایاں ہو جائے گی وہ خیرہ کن زیبائی حاصل کر لے گا اور خدا کے صالح اور نیک کی صف میں شامل ہوگا۔

(۱۵) سورہ بنی اسرائیل

(مکہ میں نازل ہوئی اس میں ۱۱۱ آیتیں ہیں)

نام

اس کا مشہور نام سورہ بنی اسرائیل ہے البتہ دیگر چند نام بھی ہیں مثلاً سورہ اسراء،

سورہ سبحان (تفسیر الوہی ج ۱۵ ص ۲)

ظاہر ہے کہ ان میں سے ہر نام اس سورت میں موجود مطالب حوالے سے ہے سورہ
بنی اسرائیل اسے اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اس سورت کی ابتداء اور اختتام کا ایک اچھا خاصا
حصہ بنی اسرائیل کے بارے میں ہے۔ ۲۰ اسراء اسے اس کی پہلی آیت کی وجہ سے کہا جاتا ہے
کہ اسراء یعنی معراج کے بارے میں گفتگو کرتی ہے ۳ سورہ سبحان اسے اس کے پہلے لفظ کی وجہ
سے کہتے ہیں۔

اس سورۃ کی فضیلت

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام صادق علیہ السلام سے اس سورۃ کی تلاوت
کرنے والے کے لیے بہت زیادہ اجر و ثواب منقول ہے ان روایات میں سے ایک جو امام
صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ جُمُعَةٍ
لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُدْرِكَ الْقَائِمَ وَ يَكُونَ مِنْ أَصْحَابِهِ
جو شخص ہر شب جمعہ سورہ بنی اسرائیل کی تلاوت کرے گا وہ اس وقت تک دنیا سے
نہیں جائے گا جب تک قائم کو نہ دیکھ لے اور آپ کے یار و انصار میں نہ ہو

خصوصاً اسی سورہ کی فضیلت سے مربوط ایک روایت میں ہے اس سورہ کا قاری جب
اس میں موجود ماں باپ کے بارے میں اللہ کی نصیحتوں تک پہنچتا ہے تو اس کے احساسات میں
تحریک پیدا ہوتی ہے اور ماں باپ سے محبت کا جذبہ اس میں فزوں تر ہو جاتا ہے لہذا وہ شخص
ایسے اجر کا حاصل ٹھہرتا ہے۔ اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ اگرچہ قرآنی الفاظ محترم اور اہم ہیں لیکن
الفاظ تمہید ہیں معانی و مغایہم کے لیے اور معانی مقدمہ ہیں عمل کے لیے

(۱۶) سورہ کہف

(اس سورہ کی ۱۱۰ آیتیں ہیں آیت ۲۸ کے سوا سب مکی ہیں)

سورہ کہف کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام سے اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں بہت سی روایات مروی ہیں ان روایات سے اس سورہ کے مضامین کی بہت زیادہ اہمیت ظاہر ہوتی ہے چند ایک روایات ذیل میں درج کی جارہی ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایسی سورہ کا تعارف کراؤں کہ جو نازل ہوئی تو ستر ہزار فرشتے اس کی نگرانی کر رہے تھے اور اس کی عظمت سے زمین و آسمان معمور تھے۔

صحابہ نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا وہ سورہ کہف ہے جو شخص جمعہ کے روز اس کی تلاوت کرے گا آئندہ جمعہ تک اللہ اسے بخش دے گا ایک اور روایت کے مطابق آئندہ جمعہ تک اللہ اسے گناہ سے محفوظ رکھے گا اور اسے ایسا نور عطا کرے گا کہ جو آسمان تک ضو افشاں ہوگا اور وہ شخص دجاں کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ (مجمع البیان)

ایک اور روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے منقول ہے آپ نے فرمایا جو شخص اس سورہ کی آخری آیات حفظ کرے گا روز قیامت یہ اس کیلئے روشن بن جائیں گی۔ اور دس ۱۰ آیات حفظ کرے گا اسے دجال نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

جو شخص ہر شب جمعہ سورہ کہف کی تلاوت کرے گا دنیا سے وہ شہید ہو جائے گا اور شہداء کے ساتھ معبود ہوگا اور روز قیامت شہداء کی صف میں شمار ہوگا۔

ہم نے بارہا کہا ہے کہ قرآنی سورتوں کی عظمت ان کے روحانی اثرات اور اخلاقی برکات ان کے مضامین و مفہیم کے لحاظ سے ہیں یعنی ان اثرات و برکات کے حصول کے لیے ان مفہیم پر ایمان لانا اور ان پر عمل کرنا ہوگا۔

اس سورہ میں عذاب دوزخ کا ایسا تذکرہ ہے کہ انسان لرز کے رہ جاتا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ کیسا برا انجام مستکبرین کے انتظار میں ہے اس طرح اس سورہ میں ایک نہایت عمدہ مثال کے ذریعے علم الہی کی وسعت بیان کی گئی ہے اگر انسان ان تمام امور کی طرف توجہ کرے تو ہو سکتا ہے شیاطین کے فتنوں سے محفوظ رہے اس کے دل میں ایک روشن چمک اٹھے اور وہ عصیاں و گناہ سے بچ جائے جس کے نتیجے میں آخر کار شہداء کے ساتھ مشور ہو۔

(۱۷) سورہ مریم

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۹۸ آیات ہیں)

اس سورہ کی فضیلت

پیغمبر اکرمؐ سے اس طرح نقل ہوا ہے کہ جو شخص اس سورہ کو پڑھے اسے ان اشخاص کی تعداد کے برابر کہ جنہوں نے ذکر یا کی تصدیق یا تکذیب کی ہے اور اسی طرح سے سبکی مریم عیسیٰ موسیٰ ہارون ابراہیم الخلق یعقوب اور اسحاق کی تصدیق یا تکذیب کی ہے ان میں سے ہر ایک کی تعداد سے دس گنا نیکیاں خداوند تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں درج کر دے گا اسی طرح ان اشخاص کی تعداد کہ جو جھوٹ اور تہمت کی طور پر خدا کے لیے اولاد کے قائل ہوئے ہیں اور ان اشخاص کی تعداد کہ جو خدا کے لیے اولاد کے قائل نہیں ہوئے اسے دس گنا نیکیاں عطا کرے گا۔ (مجمع البیان ذیل آیت)

دوسری حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص اس سورہ کو مسلسل

پڑھتا رہے وہ اس دنیا سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ خداوند تعالیٰ اس سورہ کی برکت سے اسے جان و مال اور اولاد کے لحاظ سے بے نیاز کر دے گا۔ (مجمع البیان)

(۱۸) سورہ طہ

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۱۳۵ آیات ہیں)

سورہ طہ کی فضیلت

مناہج اسلامی میں اس سورہ کی عظمت اور اہمیت کے بارے میں متعدد روایات وارد

ہوئی ہیں۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خدا نے سورہ طہ اور یس کو خلقت آدم سے دو ہزار سال پہلے فرشتوں کے سامنے بیان کیا جس وقت فرشتوں نے قرآن کا یہ حصہ سنا تو انہوں نے کہا

طُوبَى لِمَا يَنْزِلُ هَذَا عَلَيْهَا وَ طُوبَى لِأَجْوَابِ

تَحْمِلُ هَذَا وَ طُوبَى لِأَلْسِنٍ تُكَلِّمُ بِهِذَا

کیا کہنا اس امت کا کہ جس پر یہ آیتیں نازل ہوں گی کیا کہنا ان دلوں

کا جو ان آیات کو قبول کریں گا اور کیا کہنا ان زبانوں کا کہ جن

پر یہ آیات جاری ہوں گی۔ (مجمع البیان جلد ۷ ص ۱)

ایک اور حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے

لَا تَدْعُوا قِرَاءَةَ سُورَةِ طهَ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّهَا وَيُحِبُّ مَنْ

قَرَأَهَا وَمَنْ أَدْمَنَ قَرَأَتَهَا أَعْطَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

كِتَابَهُ بَيِّنِيْنِهِ وَلَمْ يُغَاسِبْهُ بِمَا عَمِلَ فِي الْاِسْلَامِ

و اُعْطِيَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْاَجْرِ حَتّٰى يَرْضٰى

سورۃ طہ کی تلاوت ترک نہ کرو کیونکہ خدا اسے اور اس کی تلاوت کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے جو شخص ہمیشہ اس کی تلاوت کرتا رہے خدا قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا اور آخرت میں اسے اتنا اجر ملے گا کہ وہ راضی ہو جائے گا۔ (تفسیر نور الثقلین جلد ۳ ص ۳۶۷)

جو شخص اسے پڑھے گا اسے روز قیامت مہاجرین و انصار کے برابر ثواب ملے گا ہم پھر یہ بات ضروری سمجھے ہیں کہ اس حقیقت کو دہرائیں کہ تمام ایسے عظیم ثواب جو پیغمبر اور آئمہ سے ان سورتوں کی تلاوت کے بارے میں ہم تک پہنچے ہیں ان کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ صرف تلاوت کرنے سے انسان کو یہ سب نتائج حاصل ہو جائیں گے بلکہ اس سے مراد وہ تلاوت ہے جو غور و فکر کا مقدمہ بنے ایسا غور و فکر کہ جس کے آثار انسان کے تمام اعمال و گفتار سے ظاہر ہوں اور اگر ہم اس سورہ کے اجمالی مطالب پر نظر کریں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ مذکورہ بالا روایات اس سورہ کے مطالب کے ساتھ کامل مناسبت رکھتی ہیں۔ ایک اور حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَهَا اُعْطِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوَابُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ

جو شخص اسے پڑھے گا اسے روز قیامت مہاجرین و انصار کے برابر ثواب ملے گا۔

(۱۹) سورہ حجر

(مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۹۹ آیات ہیں)

سورہ حجر کے مضامین

اس سورہ کے مضامین کو سات حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(۱) وہ آیات کہ جو مبداء عالم ہستی کے بارے میں ہیں اور اسرار فطرت کے مطالعہ کے

ذریعے اس پر ایمان لانے سے مربوط ہیں۔

(۲) وہ آیات کہ جن میں معاد و قیامت کا تذکرہ ہے اور جو بدکاروں کے لیے عذاب و سزا

سے مربوط ہیں۔

(۳) وہ آیات جو قرآن کی اہمیت اور آسمانی کتاب کی عظمت کے بارے میں ہیں۔

(۴) وہ آیات کو جو آدم کی پیدائش شیطان کی سرکش اور اس کے انجام کے بارے میں ہیں

تمام انسانوں کے لیے ایک تنبیہ اور صدائے بیدار باش کی حیثیت رکھتی ہیں۔

(۵) وہ آیات کو جو اس مذکورہ تنبیہ کی تکمیل کے لیے حضرت لوطؑ حضرت صالحؑ حضرت

شعیبؑ کی قوموں کو سرگزشت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

(۶) وہ آیات کہ جن میں انذار و بشارت ہے مؤثر پندہ نصائح ہیں سرکوب کردینے والی

تہدیدیں ہیں اور جاذب نظر تشوہیقین ہیں۔

(۸) وہ آیات کہ جن میں پیغمبر اسلام کو قیام و مقابلہ کے لیے کہا گیا ہے مخالفین کی شدید

کے مقابلے میں ان کی دل جوئی کی گئی ہے خصوصاً جبکہ یہ سازشیں ماحول مکہ میں بہت زیادہ اور

خطرناک تھیں۔

(۲۰) سورہ نحل

(اس کی ۱۲۸ آیات ہیں اس کا کچھ حصہ مکی ہے اور کچھ مدنی)

اس سورہ کے مضامین

اس سورہ کی کچھ آیات مکہ میں نازل ہوئیں اور کچھ مدینہ میں مکی اور مدنی سورتوں کے جیسے مضامین ہوتے ہیں انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے ہی بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے خصوصاً اس کی بعض آیات میں صراحت سے ہجرت اور جہاد کی بات کی گئی ہے مثلاً

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ (آیہ ۴۱)

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا

(آیہ ۱۱۰)

ہم جانتے ہیں کہ یہ دونوں موضوعات ہجرت پیغمبر کے بعد سے مناسبت رکھتے ہیں اور اگر آیہ ۴۱ میں ذکر ہجرت کو جعفر بن ابی طالب کی سربراہی میں مسلمانوں کی پہلی ہجرت یعنی ہجرت حبشہ کی طرف اشارہ سمجھا جائے تو آیہ ۱۱۰ میں تو ہجرت اور جہاد دونوں کا اکٹھا ذکر آیا ہے بہت بعید ہے کہ یہ پہلی کی طرف ہو اس آیت کو رسول اللہ کی ہجرت مدینہ کے علاوہ کسی اور پر منطبق نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہ تفسیر مشہور ہے کہ یہ جنگ احد کے بارے میں نازل ہوئی احد ہجرت کے بعد ہوئی۔ نیز اس سورہ میں انسانوں کو شیطانوں و سموسوں سے ڈرایا گیا ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول بعض روایات میں ہے کہ آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا لَمْ يُلْهُهَا سَبَبُ اللَّهِ تَعَالَى بِأَنْعَمِ

الَّتِي أَنْعَمَهَا عَلَيْهِ فِي دَارِ الدُّنْيَا

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا خدا تعالیٰ اس جہاں میں اسے بخشی گئی

نعمتوں کا حساب نہیں لے گا۔ (مجمع البیان جلد ۴ ص ۳۳۷)

واضح ہے کہ ان آیات کی تلاوت کہ جن میں نعمات الہی کا اہم حصہ بیان ہوا ہے اگر

فکر و نظر کے ساتھ ہو تو یہ عزم و عمل اور شکر گزاری کا سبب بن جاتا ہے اور پھر اس کے نتیجے میں انسان ہر نعمت کو ٹھیک اس مقصد کے لیے صرف کرے گا جس کے لیے وہ پیدا کی ہے لہذا اس کے بعد اس سے کیسے یہ حساب لیا جائے کہ اس نے نعمت کو بجا صرف طور پر نہیں کیا۔

(۲۱) سورہ انبیاء

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۱۱۲ آیات ہیں)

سورہ انبیاء کی فضیلت

پیغمبر اسلام سے اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْأَنْبِيَاءِ حَاسَبَهُ اللَّهُ

حَسَابًا يَسِيرًا وَصَافَحَهُ وَ سَلَّمَ

عَلَيْهِ كُلُّ نَبِيٍّ ذَكَرًا سَمِعَهُ فِي الْقُرْآنِ

جو شخص سورہ انبیاء کو پڑھے گا خدا اس کے حساب کو آسان کر دے گا روز قیامت اس کے اعمال کا حساب لینے میں سخت گیری نہیں کرے گا اور ہر وہ پیغمبر کہ جس کا نام قرآن میں ذکر ہوا ہے وہ اس سے مصافحہ کرے گا اور اسے سلام کرے گا۔

(تفسیر نور الثقلین ج ۳ ص ۴۱۲)

امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْأَنْبِيَاءِ حَبَالَهَا كَانَ كَمَنْ رَافَقَ

النَّبِيَّ أَجْمَعِينَ فِي جَنَاتِ النُّعِيمِ وَكَانَ

مَهِيَّبًا فِي أَعْيُنِ النَّاسِ حَيَاةُ الدُّنْيَا

جو شخص سورہ انبیاء کو عشق و محبت کے ساتھ پڑھے گا وہ جنت کے پر نعمت باغوں میں تمام انبیاء کا رفیق اور ہم نشین ہوگا اور دنیا کی زندگی میں بھی لوگوں کی نگاہ میں باوقار ہوگا۔ (تفسیر نور الثقلین)

لفظاً لہا اس سورہ سے عشق و محبت رکھتے ہوئے درحقیقت ان روایات کے معنی کے سمجھنے کے لیے ایک کلید ہے کہ جو قرآن کی سورتوں کی فضیلتوں کے سلسلے میں ہم تک پہنچی ہیں یعنی صرف الفاظ کا پڑھ لینا ہی مقصد نہیں ہے بلکہ اس کے معانی مطالب سے محبت کرنا ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ معنی ہے و مفہوم سے محبت عمل کے بغیر کوئی معنی نہیں رکھتی اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں فلاں سورہ کا عاشق ہوں اور اس کا عمل اس کے مفاہیم کے خلاف ہو تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔

اس سورہ کے مضامین

(۱) یہ سورہ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے انبیاء کی سورت ہے کیونکہ اس میں سولہ انبیاء کے نام آئے ہیں بعض کے خاص خاص حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور بعض کا صرف ذکر ہے۔ حضرت موسیٰ، ہارون، ابراہیم، لوط، اٹحق، یعقوب، نوح، داؤد، سلیمان، ایوب، اسمعیل، اور یس، ذالکفل، ذالنون، یونس، زکریا اور یحییٰ علیہم السلام

(۲) اس کے علاوہ کئی سورتوں کی خصوصیت ہے کہ عقائد دینی مبدء و معاد کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں۔

(۳) اس سورہ میں خالق کی وحدت اور یہ کہ اس کے سوا اور کوئی معبود اور پیدا کرنے والا نہیں بیان ہوا ہے۔

(۴) اس سورہ کے ایک حصہ میں حق اور باطل پر توحید کی شرک پر عدل و انصاف کے لشکر کی جتوایلیں پر کامیابی و کامرانی کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔

(۵) یہ بات خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ یہ سورہ غافل اور بے خبر لوگوں کو سختی کے ساتھ تنبیہ کرتے ہوئے حساب و کتاب سے شروع ہوتا ہے اور اس کے اختتام میں بھی اسی سلسلہ کی دوسری تکبیریں ہیں۔

سورہ حج (۲۲)

(مدینہ میں نازل ہوئی اس کی ۷۸ آیات ہیں)

سورہ حج کے مضامین اور مطالب

مطالب اور مضامین کے اعتبار سے اس سورت میں مندرجہ ذیل امید مذکور ہیں

(۱) قیامت کا بیان بہت سی آیات اس مضمون کی حامل ہیں ان میں قیامت کا منطقی استدلال اور غافل لوگوں کو جو ابدی کی وعید موجود ہے غرضیکہ ابتدائی آیات اس بارے میں ہیں۔

(۲) شرک اور مشرکین کا بیان : آیات کا دوسرا حصہ شرک اور مشرکین کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے سے متعلق ہے آیات میں اللہ تعالیٰ کی آیات کے حوالے سے انسان کی توجہ خالق کی عظمت کی طرف دلائی گئی ہے۔

(۳) عذاب الہی کا بیان آیات کا ایک حصہ گزشتہ اقوام پر اللہ کی طرف سے شدید عذاب اور ان کے عبرتناک انجام کے مطالعے کی ترغیب دیتا ہے ان اقوام میں سے خاص طور پر قوم نوح قوم عاد قوم ثمود قوم ابراہیم قوم لوط قوم شعیب اور قوم موسیٰ کا انجام یاد دلایا گیا ہے۔

(۴) حج کا بیان آیات کا چوتھا حصہ حج کے بارے میں ہے۔

(۵) ظالموں کے خلاف قیام کا بیان ہے۔

(۶) فروغ دین کا بیان ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کے فضائل

اسلام کے گرامی قدر رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْحَجِّ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ كَحَجَّةٍ

حَجَّهَا وَ عُمْرَةٍ إِعْتَمَرَهَا بِعَدَدٍ مَنْ حَجَّ

و أُعْتَمَرَ فِيمَا مَضَى وَ فِيمَا بَقِيَ

جو بھی سورہ حج کی تلاوت کرے اللہ اسے ان تمام لوگوں کی تعداد کے برابر

اجر و ثواب عطا کرے گا جنہوں نے گزشتہ زمانے میں حج و عمرہ بجالایا اور

جو آئندہ بجالائیں گے۔ (مجمع البیان سورہ حج کی تفسیر کے آغاز میں)

اس میں شک نہیں کہ یہ کثیر ثواب اور عظیم درجہ صرف لفظی تلاوت سے حاصل نہیں

ہوگا بلکہ فکر ساز تلاوت سے حاصل ہوگا ایسی فکر جو عمل پر در ہو حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی اس سورۃ

میں مندرجہ مبداء و معاد کے نظریات کو دل کی گہرائیوں سے مانے اخلاقیات عبادات کو جان و

دل سے اپنائے اور متکبر اور ظالم طاقتوں کے خلاف جہاد سے متعلق آیات کو اپنی عملی زندگی کا جزو

بنائے اس کا روحانی رشتہ تمام گزشتہ و آئندہ مومنین کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے ایسا رشتہ کہ جس

سے یہ ان کے اعمال میں شریک ہو جاتا ہے اور وہ اس کے اعمال ہو جاتے ہیں جب کہ ان کے

ثواب میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوتی درحقیقت یہ ایک حلقہ اتصال بن جاتا ہے جس میں ہر دور

کے اہل ایمان شامل ہیں اس تناظر میں مذکور بالا حدیث کا مضمون ہرگز عجب معلوم نہیں ہوتا۔

(۲۳) سورہ مومنون

(یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۱۱۸ آیتیں ہیں)

اس کی فضیلت

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ ہدیٰ کی طرف سے ہم تک پہنچنے والی روایات کے مطابق یہ سورۃ بڑی فضیلت کی حامل ہے۔

رسول اکرمؐ سے ایک روایت ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ بَشَّرَتْهُ الْمَلَائِكَةُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالرَّوْحِ وَالرَّيْحَانِ وَ مَا تُقَرَّبُهُ
عَيْنُهُ عِنْدَ نَزُولِ مَلَكِ الْمَوْتِ

اس سورۃ کی قرائت کرنے والے ہر شخص کو روز قیامت فرشتے روح اور
ریحان کی بشارت دیں گے اور جس وقت ملک الموت اس کی روح
قبض کرنے کے لیے آئے گا اور اسے ایسی خوشخبری سنائے گا اس کی
آنکھیں روشن اور ٹھنڈی ہو جائیں گی (تفسیر مجمع البیان ج ۷ ص ۸۹)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ خَتَمَ اللَّهُ لَهُ بِالسَّعَادَةِ
إِذَا كَانَ يُدْ مِنْ قَرَأَتِهَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ وَ كَانَ مَنْزِلُهُ
فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى مَعَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ

جو شخص سورہ مومنوں کو پڑھے اور ہر جمعہ برابر پڑھتا رہے اس کا خاتمہ سعادت پر ہوگا اور
انبیاء و مرسلین کے ساتھ فردوسِ بریں میں رہے گا۔ (تفسیر مجمع البیان ج ۷ ص ۹۸)
ہم اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا فضائل اور قرائت کی برکتیں مقایم ہو

مطالب سورۃ پر غور و فکر اور ان پر عمل کے ارادے کے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہوں گے کیونکہ یہ آسمانی کتاب انسان سازی اور تعمیر کردار کے تربیتی کورس کے عمل پروگراموں کا مجموعہ ہے اور واقعی اگر کوئی شخص اس سورہ میں بیان شدہ مطالب کا عملی نمونہ بن جائے اگرچہ مومنین کی صفات کے بیان پر مشتمل پہلی چند آیتوں پر ہی عمل پیرا ہو جائے تو تمام کے تمام اعزازات نصیب ہو گئے اسی لیے بعض روایت میں ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو پیغمبر اکرم نے فرمایا

لَقَدْ اُنْزِلَ اِلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ آفَا مِنْهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ

مجھ پر دس آیتیں ایسی نازل ہوئی ہیں کہ اگر کوئی ان کا عمل نمونہ

بن جائے تو جنت میں جائے گا۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱۸ ص ۲)

سورہ مومنون کے مندرجات

اس سورہ کے نام سے ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ اس کا اہم حصہ مومنین کی برگزیدہ صفات کے بیان پر مشتمل ہے اس کے بعد عقیدے اور عمل کے سلسلے میں کچھ بحثیں ہیں جو دراصل مذکورہ صفات ہی کی تفصیل ہے اس سورہ کے جملہ مطالب کو چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلے حصہ

پہلی آیت قد افلح المؤمنون سے شروع ہو کر بعد کی چند آیتوں تک مومنین کی فلاح و کامیابی کے اسباب کے بیان میں صفات پر مشتمل ہیں ہم دیکھیں گے کہ یہ صفات کتنی چچی ملی جامع اور زندگی کے انفرادی اور اجتماعی کئی پہلوؤں کو دامن میں لیے ہوئے ہیں۔

دوسرا حصہ

پہلے حصے میں بیان شدہ تمام اوصاف کی بنیاد تو حید اور ایمان باللہ کے بیان پر مشتمل ہے۔

تیسرا حصہ

اس حصے میں عملی جہت کی تکمیل کیلئے چند عظیم پیغمبروں مثلاً نوح، ہود، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی

کچھ سبق آموز سوانح بیان کی گئی ہے اور ان کی زندگی کے بعض نشیب و فراز بیان کئے گئے ہیں۔

چوتھا حصہ

اس حصہ میں منکمر اور مغرور طاقتوں نے خطاب ہوا ہے۔

پانچواں حصہ

اس حصے میں اختصار کے ساتھ معاذ اور قیامت کا ذکر ہے۔

چھٹا حصہ

اس حصہ میں کائنات پر اللہ کی حاکمیت اعلیٰ اور ہر جگہ پر اس کے حکم کے اثر و نفوذ کا ذکر کیا گیا ہے۔

ساتواں اور آخری حصہ

اس حصے میں قیامت حساب کتاب نیک لوگوں کی جزاء اور بد اعمالیوں کی سزا کا ذکر کرتے ہوئے انسان کی غرض خلقت کے بیان کے ساتھ سورہ کا اختتام ہوتا ہے۔

(۲۴) سورہ نور

(مدینہ میں نازل ہوئی اس میں ۶۴ آیتیں ہیں)

سورہ نور کی فضیلت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ نُورٍ أُعْطِيَ مِنَ الْآجْرِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ

بَعْدَ كُلِّ مَوْمِنَةٍ وَ مَوْمِنٍ فَيَمَّا مَضَى وَ فَيَمَّا بَقِيَ

(جو شخص سورہ نور کو پڑھے اور اس کے مطالب و احکام کو اپنی زندگی پر منطبق کرے اللہ اسے تمام گزشتہ و آئندہ مومنات اور مومنین کی تعداد کے برابر دس نیکیاں بطور اجر دے گا۔)

ایک حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے

حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ وَفَرُّوْا جُكُم بِتِلَاوَةِ سُورَةِ نُوْرٍ
وَحَصِّنُوا بِهَا نِسَائَكُمْ فَإِنْ مَنْ أَدَّ مَنْ قَرَأَ تَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ
أَوْ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ يَذَنْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَبْرًا حَتَّى يَمُوتَ

سورہ نور کی تلاوت کے ذریعے اپنا مال تلف ہونے سے بچاؤ اپنا دامن بے عفتی سے آلودہ ہونے سے محفوظ رکھو اور اپنی خواتین کو اس کے احکام کے زیر سایہ انحرافات سے بچاؤ کیونکہ جو شخص ہر روز یا شب ہمیشہ اس کی تلاوت کرے گا اس کے خاندان میں سے کوئی شخص آخر عمر تک خائف عفت کام میں مبتدا نہیں ہوگا۔ (نور الثقلین ج ۳ ص ۵۶۸ بحوالہ ثواب الاعمال از شیخ صدوق)

سورہ نور کے مضامین

اس سورت کو درحقیقت پاکدامنی و عفت کی اور جنسی بے راہ رویوں کے خلاف جہاد کی سورت قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں معاشرے کو جنس انحرافات سے پاک رکھنے کے مختلف طریقوں کے بارے میں مختلف حوالوں سے گفتگو کی گئی ہے اس سلسلے میں اس کے مضامین کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ

یہ حصہ زانی عورت اور زانی مرد کی سزا کے بارے میں ہے۔

دوسرا حصہ

اس حصہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس شدید حد کو جاری کرنا کوئی آسان کام

نہیں ہے اسلام کے قضائی قوانین اور اصولوں کے لحاظ سے اس سزا کے اجراء کے لیے نہایت سخت شرائط معین کئے گئے ہیں کوئی شخص کسی عورت پر زنا کا الزام لگائے تو اس کیلئے چار گواہوں کی شرط ہے اگر مرد اپنی بیوی پر الزام لگائے تو اس کے لیے لعان کا قانون ہے اگر کوئی شخص کسی پر زنا کا الزام لگائے اور اسلامی عدالت میں اپنے اس الزام کو ثابت نہ کر سکے تو خود اسے سخت سزا بھگتنا پڑے گی اور یہ سزا حد زنا کے پانچ میں سے چار حصوں کے برابر ہوگی یہ اس لیے ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کسی پر الزام لگائے کر اسے آسانی سے اسلامی سزا دلا سکتا ہے بلکہ اس کیلئے معلوم ہونا چاہیے کہ اگر وہ ثابت نہ کر سکا تو اس کے برعکس خود وہ مستوجب سزا ہوگا۔

تیسرا حصہ

اس مرحلے میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام صرف گناہ گار کو سزا دے دینے پر قناعت نہیں کر لیتا بلکہ جنسی بے راہ روی کو روکنے کے لئے کئی طرح کے اقدامات کرتا ہے مردوں اور عورتوں کو دونوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے آنکھیں نہ لڑائیں اسی سلسلے میں عورتوں کیلئے پردے تفصیلی حکم بیان کیا گیا ہے۔

(۲۵) سورہ فرقان

(مکہ میں نازل ہوئی اس میں ۷۷ آیتیں ہیں)

سورہ فرقان کے مضامین

یہ سورت مکی ہے لہذا اس کی زیادہ تر بحث مبداء و معاد اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بارے میں ہے اس کے علاوہ یہ شرک و مشرکین کے ساتھ نبرد آزمائی کرتی ہے اور کفر و بت پرستی اور گناہوں کے خطرناک انجام سے ڈراتی ہے یہ سورۃ حقیقت میں تین حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ

جو اس کے آغاز پر مشتمل ہے مشرکین کے دلائل کی سختی کے ساتھ سرکوبی کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی حیلہ سازیوں کو بیان کرتا ہے اور پھر ان کا جواب بھی دیتا ہے اور انھیں خدا کے عذاب قیامت کے حساب و کتاب اور جہنم کی دردناک سزا سے ڈراتا ہے۔

دوسرا حصہ

مندرجہ بالا مباحث کی تکمیل کی صورت میں توحید کے کچھ دلائل اور عالم آفرینش میں عظمت خداوندی کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔

تیسرا حصہ

خدا کے خاص بندوں اور سچے مومنین کے اوصاف حمیدہ کو مختصر اور جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سورہ کا نام فرقان اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ نام اسی سورت کی پہلی آیت میں ذکر ہوا ہے جس کا معنی ہے حق کو باطل سے جدا کرنے والا۔ (نوٹ سورہ میں مضامین مختصر لکھے ہیں)

سورہ فرقان کی فضیلت

پیغمبر اسلام ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْفُرْقَانِ بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَهُوَ مُؤْمِنٌ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ

فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ

جو شخص سورہ فرقان کی تلاوت کرے اس کے مضامین میں غور و فکر کرے

اور اعتقاد و عمل میں اس سے ہدایت لے تو وہ قیامت پر ایمان رکھنے والوں کی صف میں ہوگا اور اس کا حشر و نشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جنہیں یقین ہے کہ قیامت آکر رہے گی اور خدا مردوں کو نئی زندگی کے ساتھ مبعوث کرے گا۔ (تفسیر مجمع البیان اس آیت کے ضمن میں)

ایک اور حدیث میں اسحاق بن عمار نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے

لَا تَدْعُ قِرَاءَةَ سُورَةِ تَبَارَكَ الَّذِي نَزَلَ الْفُرْقَانِ عَلَى عَبْدِهِ فَإِنَّ مَنْ قَرَأَهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا وَلَمْ يُخَاسِبْهُ وَكَانَ مَنَزِلُهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى

سورہ تبارک الذی (فرقان) کی تلاوت ترک نہ کرو کیونکہ جو شخص ہر رات اس کی تلاوت کرے گا خداوند عالم ہرگز اسے عذاب نہیں دے گا اور نہ ہی اس سے حساب لے گا اور اس کی قیام گاہ بہشت بریں ہوگی۔ (ثواب الاعمال صدوق)

(۲۶) سورہ شعراء

(مکہ میں نازل ہوئی آخری چار آیتوں کے سوا اور اس کی ۲۲۷ آیتیں ہیں)

سورہ شعراء کے مندرجات

اس سورت کا انداز گفتگو مکمل طور پر دوسری کئی سورتوں سے ہم آہنگ ہے اور ہم جانتے ہیں کہ کئی سورتیں آغاز اسلام میں نازل ہوئی ہیں لہذا ان کے مندرجات میں بیشتر اصول عقائد توحید معاد اور انبیاء خدا کی دعوت اور قرآن کی ہمت پر زور دیا گیا ہے سورہ شعراء کی تمام گفتگو بھی انہی مسائل پر مشتمل ہے۔ اس سورہ کی تمام مباحث کو چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ

سورۃ کا مطلع ہے جس کا حروف مقطعات سے آغاز ہوتا ہے اس میں قرآن کی عظمت کا بیان ہوتا ہے اور پھر مشرکین کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استقامت کی بناء پر آپ کو تسلی دی جا رہی ہے اس کے بعد توحید کی کچھ نشانیوں اور خدا کی کچھ صفات کے بارے میں گفتگو ہے۔

دوسرا حصہ

اس میں سات عظیم انبیاء کی زندگی کے چیدہ چیدہ حالات اپنی قوم کے ساتھ ان کی نبرد آزمائی مشرک لوگوں کی کج بخشی اور انبیاء علیہم السلام کے مقابلے میں ان کی بے نیکی باتوں کا تذکرہ ہے۔

سورہ شعراء کی فضیلت

اس سورت کی اہمیت کے بارے میں پیغمبر السلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے جس میں آپ فرماتے ہیں

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ شُعْرَاءَ كَانَ لَهُ مِنَ الْآجْرِ عَشْرُ
حَسَنَاتٍ بَعْدَ كُلِّ مَنْ صَدَّقَ نُوحٍ وَكَذَّبَ بِهِ
وَهُودٍ وَشُعَيْبٍ وَصَالِحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَبَعْدَ كُلِّ
مَنْ كَذَّبَ بِعِيسَى وَصَدَّقَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ

جو شخص سورہ شعراء کو پڑھے اسے نوح علیہ السلام کی تصدیق اور تکذیب کرنے والوں کی تعداد سے دس گنا نیکیاں ملیں گی اور عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی تصدیق کی برابر نیکیاں ملیں گی۔ (مجمع البیان سورہ شعراء کا آغاز)

یہ تو صاف سی بات ہے کہ اتنا بڑا اجر اور ثواب فکر و عمل سے خالی تلاوت کا نہیں ہوگا بلکہ سورتوں کے فضائل پر مشتمل روایات کے قرائن بتاتے ہیں کہ اس سے ایسی تلاوت مراد ہے جو غور و فکر کا مقدمہ بنے اور عمل تک لے جائے سابقہ سورتوں کے فضائل کے سلسلے میں اس بات کو کئی مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔

(۲۷) سورہ نمل

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۹۳ آیات ہیں)

سورہ نمل کے مضامین

مجموعی طور پر اس سورہ کے مضامین بھی وہی ہیں جو دوسری مکی سورتوں کے ہوتے ہیں یعنی اعتقادی لحاظ سے زیادہ تر مہداء اور معاد پر زور دیا گیا ہے اور قرآن مجید وحی عالم آفرینش میں خداوند عالم کی نشانیوں اور قیامت کی کیفیت کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔ اس سورہ کا ایک اور امتیاز یہ ہے کہ اس کا بیشتر حصہ سلیمان اور ملکہ سباء کی داستان ملکہ کے توحید پر ایمان لانے کی کیفیت جناب سلیمان کے ساتھ ہد ہد اور چیونٹی کی گفتگو پر مشتمل ہے۔ اس وجہ سے اس سورۃ کا نام بھی نمل چیونٹی ہے عجیب بات یہ بھی ہے کہ بعض روایات میں اسے سورہ سلیمان کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ یہ سورۃ بشارت کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور تنبیہ پر ختم ہو جاتی ہے بشارہ وہ جو قرآن مجید مومنین کیلئے لایا ہے اور تنبیہ اس بات کی کہ خداوند عالم تم لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث میں مروی ہے

مَنْ قَرَأَ طَسَّ سُلَيْمَانَ كَانَ لَهُ مِنَ الْآجْرِ عَشْرُ

حَسَنَاتٍ بَعْدَ مَنْ صَدَّقَ سُلَيْمَانَ وَكَذَّبَ بِهِ

وَهُودَ وَشُعَيْبَ وَصَالِحَ وَإِبْرَاهِيمَ وَيَخْرُجُ

مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ يُنَادِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جو شخص سورہ طس سلیمان سورہ نمل کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے ان لوگوں کی

تعداد سے دس گنا اجر دے گا جنہوں نے سلیمان کی تصدیق یا تکذیب کی اسی طرح

ان لوگوں کی تعداد سے بھی جنہوں نے جناب ہود و شعیب صالح اور ابراہیم علیہم

السلام کی تصدیق یا تکذیب کی اور بروز قیامت جب وہ اپنی قبر سے باہر نکلے گا

تو اس کے منہ پر لا الہ الا اللہ کا ورد ہوگا۔ (مجمع البیان اسی آیت کے ذیل میں)

ہر چند کہ اس سورت میں جناب سلیمان دوؤد صالح اور لوط علیہم السلام کا تذکرہ ہے

اور جناب ہود شعیب اور ابراہیم علیہم السلام کا ذکر نہیں ہوا ہے لیکن چونکہ دعوت کے لحاظ سے

تمام انبیاء یکساں ہیں لہذا یہاں روایت میں ان کا ذکر باعث تعجب نہیں ہونا چاہیئے

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص طوا سین ثلاث سورہ شعراء نمل اور

قصص کہ جن کے آغاز میں طس ہے کی ہر شب جمعہ تلاوت کرے گا۔ وہ اولیاء اللہ سے ہوگا اسی

کے جوار اور اس کے لطف و حمایت کے زیر سایہ رہے گا۔ (ثواب الاعمال از نور الثقلین)

(۲۸) سورہ قصص

(مکہ میں نازل ہوئی اس میں ۸۸ آیتیں ہیں)

سورہ قصص کے مضامین

اس میں خصوصاً حضرت موسیٰ کی زندگی کے اس حصہ کا ذکر ہے جب کہ وہ ایک طفل

ضعیف شیر خوار تھے اور فرعون کے گھر میں پرورش پا رہے تھے مگر قادر مطلق کی اس شکست ناپذیر قدرت نے جو تمام کائنات پر سایہ فگن ہے اس کمزور بچے کو طاقتور دشمنوں کے زیر دامن پرورش کرا کے بڑا کر دیا اور آخر کار خدا نے اسے اس قدر قوت عطا فرمائی کہ اس نے فرعون کی تمام شوکت و ثروت کا خاتمہ کر دیا اور اس کے ظلم کے محل کو مسمار کر دیا۔ یہ قصہ اس لیے بیان کیا گیا ہے تاکہ مسلمان پروردگار کے لطف و کرم کے امیدوار رہیں اور اس کی لامحدود قدرت پر اعتماد کر کے اپنے دل کو مطمئن رکھیں اور دشمن کی تعداد، کثرت اور اس کی طاقت سے ہرگز خوف زدہ نہ ہوں اس میں شک نہیں کہ اس سورہ کا ابتدائی حصہ اسی پر معنی اور دانش آموز تاریخی واقعہ پر مشتمل ہے۔

اس سورہ کے حصہ دوم میں

دولت مند اور متکبر شخص قارون کا ذکر ہے جسے اپنے علم اور دولت پر بڑا بھروسہ تھا اس غرور و تکبر کے نتیجہ میں اس کا انجام بھی بالکل فرعون جیسا ہوا فرعون پانی میں غرق ہوا اور یہ قارون مٹی میں دھس گیا۔ خدائے حکیم نے یہ واقعات اس لیے بیان کیے ہیں تاکہ اہل عالم پر یہ واضح ہو جائے سب کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہی ہوگا جو منظور خدا ہوگا۔

فضیلت تلاوت سورہ قصص

جناب اساتذہ کرام رحمہ اللہ سے مروی ایک حدیث میں ہم یوں پڑھتے ہیں

مَنْ قَرَأَ طَسَّمَ الْقَصَصُ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ عَشْرُ
حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ صَدَّقَ بِمُوسَى وَكَذَّبَهُ
وَلَمْ يَبْقَ مَلَكٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ كَانَ صَادِقًا

جو شخص سورہ قصص کو پڑھے گا تو اسے ان لوگوں کی جنہوں نے حضرت موسیٰ کی تصدیق یا تکذیب کی نسبت سے دس نیکیوں کا ثواب اور زمین اور آسمان میں کوئی فرشتہ ایسا نہ ہوگا جو بروز قیامت اس شخص کی صداقت پر گواہی نہ دے۔
(تفسیر مجمع البیان در آغاز سورۃ القصص و تفسیر نمونہ ج ۱۶ ص ۲۹)

امام جعفر صادق سے ایک اور حدیث مروی ہے

جو شخص طواغین ثلاثہ یعنی سورہ القصص نمل اور شعراء کو ہر شب جمعہ میں پڑھے گا اس کا شمار دوستان خدا میں ہوگا اور وہ جوار الہی اور اس کے سایہ حمایت میں رہے گا۔ وہ دنیا میں کبھی بے امن ناراحت اور فقیر نہ رہے گا اور آخرت میں خدا اس کو اس قدر انعامات عنایت کرے گا کہ وہ نہ صرف راضی ہو جائے گا بلکہ اس کی مسرت کی کیفیت اس سے بھی زیادہ ہوگی۔

(تفسیر نور الثقلین سورہ قصص کے آغاز میں، بحوالہ ثواب الاعمال، تفسیر نمونہ ج ۱۶ ص ۲۹)

یہ امر بدیہی ہے کہ یہ تمام اجر و ثواب ان لوگوں کے لیے ہے جو اس سورہ کو پڑھ کر دنیا کے قاروئوں اور فرعونوں کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ اور راست ہاز مومنین کی صف میں کھڑے ہو کر باطل کے خلاف جہاد کرتے ہیں اور مشکلات کے وقت دشمن کے مقابلہ میں ہار نہیں مانتے اور شکست کی ذلت کو گوارا نہیں کرتے کیونکہ اجر و ثواب کسی کو مفت میں نہیں مل جاتا یہ نعمات و برکات الہی ان لوگوں کے لیے مخصوص ہیں جو کلام الہی کو پڑھتے ہیں ان میں غور کرتے ہیں اور اس کی تعلیم کو اپنی زندگی کا دستور العمل بناتے ہیں۔

(۲۹) سورہ عنکبوت

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں ۶۹ آیات ہیں)

سورہ عنکبوت کے مضامین

اس سورۃ کے مضامین کی سورتوں کے مضامین سے ہم آہنگ ہیں اس سورہ میں مبداء و معاد کا ذکر ہے گزشتہ اولوالعزم انبیاء کے قیام اور مشرکوں اور بت پرستوں جاہلوں اور سنگروں سے ان کی جنگ اور فتح کا بیان ہے اور پھر نتیجہ ظالم گروہ کی تباہی اور بربادی کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ علاوہ بریں اس سورہ میں یہ مضمون بھی ہے کہ انبیاء نے کس طرح مخرغین کو حق کی طرف دعوت دی اور انھیں اس راہ میں کیسی کیسی آزمائشوں سے سابقہ پڑائیز یہ کہ کفار کس طرح مختلف بہانوں سے قبول حق سے اعراض کرتے رہے۔ اس سورہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس کی آیت نمبر اکتالیس میں بت پرستوں کے غیر خدا پر اعتقاد کو عنکبوت (مکڑی) کے گھر سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ اس کا بھروسہ بھی نازک توروں پر ہوتا ہے اور یہ بھروسہ بے بنیاد ہے بطور کلی کہا جاسکتا ہے کہ اس سورہ کے مضامین چار حصوں میں منقسم ہیں۔

اس سورہ کی ابتداء میں منافقین کی کیفیت اور ان کے جتلائے امتحان ہونے کا ذکر

ہے۔

دوم: پیغمبر اور مومنین کی دلجوئی کے لیے پیغمبر ان الہی جیسے حضرت نوح ابراہیم لوط اور شعیب کی زندگی کے کچھ حالات بیان کیے گئے ہیں۔

سوم: اس سورہ کے مضامین کا تیسرا حصہ جو خصوصیت سے آخر میں ہے اس میں توحید باری تعالیٰ عالم آفرینش میں اس کی آیات اور شرک سے مبارزہ کا بیان ہے۔

چہارم: اس میں غیر حقیقی معبودوں اور ان کے عنکبوت صفت پچاریوں کی ناتوانی کا ذکر ہے ایسی طرح قرآن کی عظمت پیغمبر اسلام کی حقانیت اور منافقین کی سرکش کا بیان ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

تفسیر مجمع البیان میں رسالتاب کا یہ قول درج ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْعَنْكَبُوتِ كَانَ لَهُ مِنَ الْآجْرِ عَشْرَ

حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ كُلِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُنَافِقِينَ

جو آدمی سورہ عنکبوت پڑھتا ہے اس کے حصے میں تمام مومنین

اور منافقین کی تعداد سے دس گنا حسنات لکھے جاتے ہیں۔

بالخصوص ماہ رمضان کی ۲۳ تاریخ کی شب میں سورہ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت

کے متعلق غیر معمولی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْعَنْكَبُوتِ وَالرُّومِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةً

ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَهُوَ وَاللَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَا أَسْتَنْبِي فِيهِ

أَبَدًا وَلَا أَخَافُ أَنْ يَكْتُبَ اللَّهُ عَلَيَّ فِي يَمِينِي إِثْمًا وَإِنَّ

لَهَا تَيْنِ السُّورَتَيْنِ مِنَ اللَّهِ مَكَانًا

ترجمہ: جو آدمی ماہ رمضان کی ۲۳ تاریخ کی شب میں سورہ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت

کرے قسم بخدا وہ اہل بہشت میں سے ہے میں اس معاملے میں کسی کو متنبی نہیں کرتا اور اس

بات سے بھی نہیں ڈرتا کہ اس قسم کے لیے میرے نامہ اعمال میں کوئی گناہ لکھ دے بطور مسلم ان

دونوں سورتوں کا خدا کے حضور میں بڑا مرتبہ ہے۔

(ثواب الاعمال مطابق تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۱۴۷ تفسیر نمونہ جلد ۱۴ ص ۱۷۷)

اس میں شک نہیں کہ ان دونوں سورتوں کے توحید آموز اہم اسباق اور انسان کی عملی

زندگی کے لیے باعث خیر و سعادت پروگرام اس امر کے لیے کافی ہیں کہ جو آدمی بھی صاحب فکر

و عمل ہوگا وہ اسے بہشت کا مستحق کر دیں۔ بلکہ اگر ہم صرف عنکبوت کے مضامین سے نور ایمان

اور خلوص عمل کا سبق حاصل کریں تو ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی قسم میں شامل

ہو جائیں گے۔

(۳۰) سورہ روم

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۶۰ آیات ہیں۔)

سورہ روم کے مندرجات

اس میں سب سے زیادہ مبداء و معاد کے مسئلے پر بحث کی گئی ہے کیونکہ اسلام کا مکی عہد ایسا زمانہ تھا جس میں بنیادی اعتقادات کی تعلیم پر زور تھا مثلاً توحید مبارزہ با شرک توجہ بر معاد اور بروز قیامت اعمال کی جزاء و سزا وغیرہ ان مباحث کے ضمنی میں کچھ اور مطالب بھی آگئے ہیں جو ان ہی سے مربوط ہیں۔

(۱) اس میں پیش گوئی کی گئی ہے کہ آئندہ ہونے والی جنگ میں اہل روم کو ایرانیوں پر فتح حاصل ہوگی۔

(۲) کسی قدر بے ایمان افراد کی طرز فکر اور ان کی کیفیت حالات کا ذکر ہے اور اس کے بعد انہیں بروز قیامت ان کی بد اعمالیوں کی سزا اور عذاب الہی سے ڈرایا گیا ہے۔

(۳) اس میں عظمت خدا کا ذکر ہے اور اس کے لیے ان امور کی نشاندہی کی گئی ہے آسمان، زمین انسان کے وجود موت سے حیات اور حیات سے موت کے ظہور کا ذکر ہے۔

سورہ روم کی فضیلت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث منقول ہے جس کی طرف ہم نے پہلے بھی اشارہ کیا ہے آپ نے فرمایا جو شخص ماہ رمضان کی تیسویں ۲۳ شب میں سورہ عنکبوت اور سورہ روم پڑھے گا قسم بخدا وہ اہل بہشت میں سے ہے میں اس کلیہ میں کوئی استثنا نہیں کرتا ہے ان دو سورتوں کی خدا کے نزدیک بڑی وقعت ہے۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۲ ص ۱۶۹ بحوالہ ثواب الاعمال از شیخ صدوق و تفسیر نمونہ ج ۱۶ ص ۲۹۹)

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث اس طرح سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْآجِرِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

بَعْدَهُ كُلِّ مَلَكٍ سَبَّحَ اللَّهَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

وَأَذْرَكَ مَا ضَيَّعَ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَةٍ

ترجمہ جو شخص کہ سورہ روم کو پڑھے گا اسے ہر اس فرشتے کے حسنات کے مقابل جو زمین اور آسمان کے درمیان خدا کی تسبیح کرتا ہے دس گناہ اجر ملے گا اور جو کچھ اس نے رات یا دن میں تلف کیا ہے اس کی بھی تلافی ہو جائے گی۔ (مجمع البیان آغاز روم و تفسیر نمونہ ج ۱۲ ص ۳۹۹) یہ امر واضح ہے کہ جو شخص اس سورہ کے مضامین کو جو کہ سراسر درس توحید خدا ہے اور بروز قیامت عظیم عدل و انصاف کے بیان پر مشتمل ہیں اپنے قلب و روح میں جگہ دے گا وہ محسوس کرے گا کہ خدا ہر لمحہ اس کا محافظ و نگہبان ہے اور وہ روز جزا اور بروز قیامت عدل الہی کا یقین رکھے گا اور اس کا دل خدا کے خوف سے اس طرح سے معمور ہو جائے گا کہ وہ ایسے اجر عظیم کا مستحق ٹہرے گا۔

(۳۱) سورہ لقمان

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۳۳ آیات ہیں۔)

سورہ لقمان کے مضامین

مفسرین کے درمیان مشہور یہ ہے کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی بعض علماء مثلاً شیخ طوسی نے تفسیر تبیان میں اس کی بعض آیات مثلاً چوتھی آیت جو نماز اور زکوٰۃ کے بارے میں ہے کو مدنی قرار دیا ہے فخر الدین رازی نے اس چوتھی آیت کے علاوہ ستائیسویں آیت کو بھی مستغنی کیا ہے یہ آیت خداوند عالم کے وسیع علم کے بارے میں بحث کرتی ہے۔

اس سورہ کے مضامین پانچ حصوں میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔

پہلا حصہ

اس میں حروف و قطعات کے ذکر کے بعد عظمت قرآن اور خاص صفات کے حامل مومنین کے لیے قرآن کا ہدایت اور رحمت ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔

حصہ دوم

اس میں آسمانوں کے تخلیق اور انہیں بغیر کسی ستون کے برقرار رکھنے اور زمین میں پہاڑ پیدا کرنے مختلف جانور معرض وجود میں لانے بارش نازل کرنے اور نباتات وغیرہ اگانے کا تذکرہ ہے۔

حصہ سوم

اس میں خلاق عالم کی صفات اور قدرت کی مناسبت سے حضرت لقمان کے کچھ حکمت آمیز ارشادات کو بیان کیا گیا ہے۔

حصہ چہارم

اس میں ایک بار پھر توحید کے دلائل پیش کئے گئے ہیں اور آسمان اور زمین کی تسخیر اور خداوند عالم کی وافر نعمتوں کا تذکرہ ہے۔

پیغم میں معاد اور موت کے بعد زندگی کی طرف مختصر لیکن دل ہلا دینے والا اشارہ موجود ہے جو خبردار کر رہا ہے کہ اس دنیاوی زندگی پر مغرور نہیں ہونا چاہیے بلکہ آخرت کی سزائے جادوانی کی فکر میں رہنا چاہیے۔

سورہ لقمان کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت میں بہت سی روایات پیغمبر اسلام اور آئمہ اہلبیت سے نقل ہوئی ہیں پیغمبر اکرم سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ لُقْمَانَ كَانَ لُقْمَانُ لَهُ رَفِيقًا

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأُعْطِيَ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَشْرًا

بَعْدَ مَنْ عَمِلَ بِالْمَعْرُوفِ وَعَمِلَ بِالْمُنْكَرِ

جو شخص سورہ لقمان پڑھے حضرت لقمان قیامت میں اس کے رفیق اور دوست ہوں گے اور جن لوگوں نے نیک یا برے اعمال انجام دیئے ہیں امر بمعروف اور نہی از منکر کے حکم کے بعد ان کی تعداد کے مطابق دس گنا نیکیاں اسے دی جائیں گی۔ (مجمع البیان ج ۸ ص ۳۱۲ و تفسیر نمونه ج ۱ ص ۲۷)

ایک حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ لُقْمَانَ فِي لَيْلَةٍ وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ فِي

لَيْلَةٍ ثَلَاثِينَ مَلَكًا يَحْفَظُونَهُ مِنْ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ

حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا قَرَأَهَا بِأَنْهَارٍ لَمْ يَذَلُّوا يَحْفَظُونَهُ

مِنْ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ حَتَّى يَمْسَى

جو شخص رات کو سورہ لقمان کی تلاوت کرے تو خداوند عالم تیس ۳۰ فرشتوں کو اس کی حفاظت کے لیے صبح تک شیطان اور اس کے لشکر کے مقابلہ کے لیے مامور کر دیتا ہے اور اگر دن کو اس کی تلاوت کرے تو یہ تیس فرشتے غروب آفتاب تک شیطان اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ (نور الثقلین جلد ۴ صفحہ ۱۹۳ و تفسیر نمونه ج ۱ ص ۲۷)

(۳۲) سورۃ سجدہ

(اس سورۃ کی ۳۰ آیات ہیں اور مکہ میں نازل ہوئی۔)

سورۃ سجدہ کے مندرجات

یہ سورہ کی سورتوں میں سے ہے لہذا دوسری کئی سورتوں کی طرح اپنے اصلی خطوط یعنی مبداء و معاد اور بشارت و انداز کے مباحث پر مشتمل ہے اور بطور مجموعی اس میں چند مباحث ہیں۔

(۱) سب سے پہلے عظمت قرآن کے بارے میں گفتگو ہے اور اس کا پروردگار عالمین کی طرف سے نازل ہونے اور دشمن کے الزامات کی نفی ہے۔

(۲) اس کے بعد آسمان اور زمین میں خدا کی نشانیوں اور کائنات کے چلانے کے سلسلہ میں بحث ہے۔

(۳) ایک اور بحث انسان کی مٹی اور نطفہ اور خدا کی روح سے خلقت اور علم و دانش کو حاصل کرنے کے ذرائع یعنی آنکھ کان اور عقل کا خدا کی طرف سے عطیہ ہونا ہے۔

(۴) اس کے بعد قیامت اور اس کے پہلے کے حوادث یعنی موت اور اس کے بعد یعنی سوال و جواب حساب کے بارے میں گفتگو ہے۔

(۵) مؤثر اور ہلادینے والی بشارت و انداز کے مباحث ہیں۔

اور دوبارہ مسئلہ توحید اور عظمت خدا کی نشانیوں کا تذکرہ ہے۔

سورۃ سجدہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر السلام سے یوں مذکور ہے

مَنْ قَرَأَ آيَةَ تَنْزِيلٍ وَتَبَارَكَ الَّذِي

بِيَدِهِ الْمُلْكُ فَكَاْنَمَا اٰخِیَا لَیْلَةَ الْقَدْرِ

جو شخص سورہ الم تنزیل اور تبارک الذی کو پڑھے تو گویا اس نے شب قدر جاگ کر گزاری۔

(مجمع البیان ج ۸ ص ۳۲۳ و تفسیر نمونہ ج ۱۷ ص ۹۸)

ایک دوسری حدیث میں امام جعفر بن محمد صادق سے اس طرح نقل ہوا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ السَّجْدَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ جُمُعَةٍ

أَعْطَاهُ اللَّهُ كِتَابَهُ بِبَيَمِينِهِ وَلَمْ يُخَاسِبْهُ بِمَا كَانَ

مِنْهُ وَكَانَ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ

ترجمہ جو شخص سورہ سجدہ ہر شب جمعہ پڑھے خدا اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا

اور اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور محمد و اہل بیت محمد علیہم السلام کے ساتھیوں میں سے

ہوگا۔ (مجمع البیان ج ۸ ص ۳۲۵ و تفسیر نمونہ ج ۱۷ ص ۹۹)

چونکہ اس سورہ میں مبداء و معاد اور قیامت کے دن مجرمین کے عذاب و سزا اور

ہوشیار و بیدار کرنے والے دروس مومنین اور کافرین سے متعلق وسیع اور تفصیلی مباحث آئی ہیں

یقیناً اس کی تلاوت انسان کی اس حد تک اصلاح کر سکتی ہیں کہ ان تمام فضائل اور اعزازات کا

مستحق قرار پاتا ہے۔

(۳۳) سورہ احزاب

اس سورہ کے مندرجات

اسلامی اصول و فروع کے سلسلہ میں مختلف النوع اور بہت ہی اہم مسائل کا تذکرہ

ہے جو مباحث اس سورہ میں آئے ہیں انھیں سات حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: سب سے پہلے یہ سورۃ پیغمبر السلام کو خدا کی اطاعت کرنے اور کفار کی پیروی اور منافقین کی پیش کشوں کو ترک کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

دوسرا حصہ: زمانہ جاہلیت کے کچھ خرافات مثلاً ظہار کا مسئلہ جیسے طلاق اور عورت و مرد کے لیے ایک دوسرے سے جدائی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

تیسرا حصہ: جنگ احزاب اور اس کے ہلا دینے والے مواث مسلمانوں کی کفار پر معجزانہ فتح و کامرانی منافقین کی تخریب کاری اور گونا گوں بہانہ تراشی اور ان کی عہد شکنی سے تعلق رکھتی ہے۔

چوتھا حصہ: ازواج رسول اکرمؐ سے متعلق ہے۔ کہ انھیں ہر چیز میں مسلمان عورتوں کے لیے اسوہ حسنہ اور نمونہ عمل ہونا چاہیے اور اس سلسلہ میں قرآن انھیں اہم دستور اور فرمان جاری کرتا ہے۔

پانچواں حصہ: زینب بنت جحش کی داستان ہے۔

چھٹا حصہ: مسئلہ حجاب کے بارے میں ہے۔

ساتواں حصہ: معاد جیسے اہم مسئلہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

سورہ احزاب کی فضیلت

اس سورہ کا اہم حصہ جنگ احزاب (خندق) کے واقعہ کو بیان کرتا ہے اس لیے اس کا یہ نام انتخاب ہوا ہے۔

اس سورہ کی فضیلت کے لیے ہی کافی ہے کہ پیغمبر اسلام فرماتے ہیں

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْاِحْزَابِ وَ عَلَّمَهَا

أَهْلَهُ أُعْطِيَ الْأَمَانُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ جو شخص سورہ اتراب کی تلاوت کرے اور اپنے گھر والوں کو اس کی تعلیم دے تو وہ عذاب قبر سے مامون رہے گا۔ (مجمع البیان جلد ۸ ص ۳۳۳ و تفسیر نمونہ جلد ۱۷ ص ۱۶۲)

امام صادق سے بھی منقول ہے

مَنْ كَانَ كَثِيرَ الْقِرَاءَةِ لِسُورَةِ الْأَحْزَابِ كَانَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي جَوَارِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَزْوَاجِهِ

جو شخص سورہ اتراب کی زیادہ تلاوت کرتا ہے قیامت کے دن پیغمبر اکرمؐ اور ان کے خاندان والوں کے جوار میں رہے گا۔ (مجمع البیان جلد ۸ ص ۳۳۳ و تفسیر نمونہ ج ۱۷ ص ۱۶۲)

ہم بارہا کہ چکے ہیں کہ اس قسم کے فضائل اور اعزازات صرف بے روح اور ہم قسم کے فکر اور عمل سے ہماری تلاوت کے ذریعہ حاصل نہیں ہوتے۔ ایسی تلاوت کی ضرورت ہے جو غور و فکر کا مرکز ہو اور ایسا غور و خوض جو فکر انسانی کے افق کو اس طرح منور اور روشن کر دے۔

(سورہ فاطر)

(یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۴۵ آیات ہیں)

اس سورۃ کے مضامین

یہ سورہ جیسے کبھی سورہ فاطر اور کبھی سورہ ملائکہ کا نام دیتے ہیں اس کے آغاز کو مد نظر رکھتے ہوئے جو فاطر اور ملائکہ کے عنوان سے شروع ہوتا ہے۔ چونکہ یہ سورہ مکی ہے لہذا مکی سورتوں کے عام مضامین یعنی مبداء و معاد شرک کے ساتھ مبارکہ رسالت انبیاء کی دعوت پروردگار کی نعمتوں کا تذکرہ اور روز جزا میں مجرموں کا انجام اس میں پورے طور پر منعکس ہیں۔ اس سورہ کی آیات کو پانچ حصوں میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔

- (۱) اس سورہ کی آیات کا ایک اہم حصہ عالم ہستی میں خدا کی عظمت کی نشانیوں اور توحید کے دلائل کے سلسلہ میں گفتگو کرتا ہے۔
- (۲) اس کا دوسرا حصہ پروردگار کی ربوبیت اور سارے جہان کے لیے اور خصوصاً انسان کے بارے میں اس کی تدبیر اور اس کی خالقیت و رازقیت اور مٹی سے انسان کی خلقت اور اس کے کمال و ارتقاء سے بحث کرتا ہے۔
- (۳) معاد اور آخرت میں نتائج اعمال اور اس جہان میں خدا کی رحمت کی وسعت اور مستغفرین کے بارے میں ہے۔
- (۴) اس میں انبیاء کی رہبری کا تذکرہ ہے۔
- (۵) اس میں خدائی مواعظ اور پند و نصائح کا بیان ہے۔

سورہ فاطر کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے منقول ہے

مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ أَدْخَلَ مِنْ آيِ الْأَبْوَابِ شِئْتٌ

جو شخص سورہ فاطر کو پڑھے تو قیامت کے دن جنت کے دروازوں میں سے تین

دروازے اسے اپنی طرف دعوت دیں گے کہ وہ جس دروازے سے چاہے

داخل ہو جائے۔ (مجمع البیان آغاز سورہ فاطر تفسیر نمونہ جلد ۱۸ ص ۱۷۲)

اس بات کی طرف توجہ کرتے ہوئے کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ جنت کے دروازے وہی

عقائد اور اعمال صالحہ ہیں کہ جو بہشت میں داخل ہونے کا سبب بنتے ہیں جیسا کہ بعض روایات میں باب المجاہدین کے عنوان سے ذکر ہوا ہے ممکن ہے کہ یہ روایت توحید معاد اور رسالت پیغمبر کے اعتقاد کے تین دروازوں کی طرف اشارہ ہو۔

ایک اور حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں دو

سورتیں یکے بعد دیگرے قرار پائی ہیں سورہ سبا و سورہ فاطر کہ جو الحمد للہ سے شروع ہوتی ہیں جو شخص انہیں رات کو پڑھے گا تو خدا اسے اپنی حمایت کے سائے میں حفاظت کرے گا اور جو شخص دن میں پڑھے گا تو اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور خدا اسے اس قدر خیر دنیا و آخرت عطا فرمائے گا کہ جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آیا ہوگا اور کس نے اس کی تمنا تک نہ کی ہوگی۔
(ثواب الاعمال نور الثقلین)

(۳۵) سورۃ یس

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۷۳ آیات ہیں۔)

سورۃ یس کے مضامین

یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی اس بناء پر اس کے مضامین بالکل کی سورتوں کے سے ہیں یعنی توحید معاد وحی قرآن اور انداز و بشارت سے متعلق گفتگو اس سورہ میں چار حصے خصوصیت کے ساتھ نمایاں ہیں۔

(۱) سب سے پہلے پیغمبر السلام کی رسالت قرآن مجید کے نازل کرنے کا مقصد اور اس کے گرویدہ ہونے والوں کا بیان ہے۔

(۲) اس سورہ کے دوسرے حصے میں انبیاء الہی میں سے تین کی رسالت اور توحید کی طرف ان کی دعوت کی کیفیت اور شرک کے خلاف ان کے مسلسل اور زبردست معرکے کا بیان ہے۔

(۳) اس سورہ کا تیسرا حصہ آیہ ۳۳ سے شروع ہوتا ہے اور آیہ ۴۴ تک چلتا ہے یہ توحید کے پرکشش نکات سے معمور ہے اور عالم ہستی میں پروردگار کی نشانیوں کا فصیح و بلیغ بیان ہے۔

(۴) اس سورہ کا ایک اہم حصہ معاد و قیامت سے مربوط مسائل اس کے مختلف دلائل حشر و

نشر کی کیفیت قیامت کے دن سوال و جواب عالم کے اختتام اور جنت اور جہنم کے بارے میں بیان پر مشتمل ہے۔

سورہ یس کی فضیلت

متعدد احادیث کی گواہی کے مطابق یہ قرآن کی ایک نہایت اہم سورہ ہے جسے احادیث میں اسے قلب قرآن کہا گیا ہے۔

ایک حدیث میں پیغمبر اسلامؐ سے منقول ہے

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسْ

(ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یس ہے۔)

ایک حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے بھی یہی مطلب منقول ہے اس کے ذیل میں امامؑ مزید فرماتے ہیں

فَمَنْ قرءَ يَسَ فِي نَهَارِهِ قَبْلَ أَنْ يَمْسَ كَانَ فِي نَهَارِهِ

مِنَ الْمَحْفُوظِينَ وَالْمَرْقُومِينَ حَتَّى يَمْسَى وَمَنْ قرأَهَا

فِي لَيْلَةٍ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ وَكَلَّ بِهِ أَلْفَ مَلَكٍ يَحْفَظُونَهُ

مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ

جو شخص سورہ یس کو غروب سے پہلے دن میں پڑھے تو سارا دن محفوظ اور روزی سے بھرا رہے گا

اور جو اسے رات کو سونے سے قبل پڑھے تو خدا ایک ہزار فرشتے اس پر مامور کرتا ہے جو شیطان

مردود اور ہر آفت سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

(مجمع البیان آغاز سورہ یس تفسیر نمونہ ج ۱۸ ص ۲۹۶)

اس کے علاوہ پیغمبر اکرمؐ کی ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا

سُورَةُ يُسُّ تَدْعِي فِي التَّوَرَاتِ الْمُعَمَّةِ قَبْلَ وَمَا

الْمُعَمَّةُ قَالَ نَعْمُ صَاحِبَهَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ترجمہ سورہ یس تو رات میں عمومیت آفرین کے عنوان سے موسوم ہوئی پوچھا گیا کہ اسے عمومیت آفرین کیوں کہا جاتا ہے فرمایا کہ اس بنا پر کہ جو شخص اس سورہ کا ہدم اور ہلشیں ہو اسے تمام خیر دنیا و آخرت سے نوازا جاتا ہے۔

(مجمع البیان آغاز سورہ یس تفسیر محمود جلد ۱۸ ص ۲۹۶)

اہل تشیع اور اہل سنت کی کتابوں میں دوسری اور بھی روایات اس سلسلے میں وارد ہوئی ہیں اگر ہم ان سب کو نقل کرنا چاہیں تو گفتگو طویل ہو جائے گی اس طرح سے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ شاید قرآن مجید میں بہت کم ایسی سورتیں ہوں گی کہ جو ان تمام فضائل کی حاصل ہوں۔

(۳۶) سورہ صافات

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس کی ۱۸۲ آیات ہیں۔)

اس سورہ کے مضامین

یہ سورہ بھی چونکہ کئی سورتوں میں سے ہے لہذا کئی سورتوں کی تمام صفات اس میں موجود ہیں اس میں سب زیادہ مبداء و معاد کے اسلامی عقائد و معارف کو بیان کیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر اس سورہ کے مطالب کا پانچ حصوں میں خلاصہ ہوتا ہے۔

(۱) خدا کے فرشتوں کے مختلف گروہوں کے بارے میں بحث کی گئی ہے اور ان کے

مقابلے میں سرکش شیطانوں کے گروہوں اور ان کے انجام کو بیان کیا گیا ہے۔

(۲) کافروں نبوت و معاد کے بارے میں ان کے انکار اور قیامت میں ان کے انجام کو

بیان کیا گیا ہے۔

(۳) بزرگ انبیاء مثلاً حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت ایلھٰیؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت

ہارون حضرت الیاس، حضرت لوط اور حضرت یونس کی تاریخ کے ایک حصے کو مختصر اور موثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(۴) شرک کی ایک بدترین قسم کا ذکر ہے۔

(۵) یہ اس سورہ کا آخری حصہ ہے چند مختصر آیات ہیں لشکر حق کی کفر و شرک و نفاق کے لشکر پر فتح و پیروزی کا ذکر ہے اہل شرک و نفاق کے عذاب الہی میں گرفتار ہونے کا تذکرہ ہے ان نارواہستوں سے جو مہر کین پروردگار کے بارے میں دیتے ہیں۔

سورہ صافات کی تلاوت کی فضیلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ صَافَاتٍ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ عَشْرُ
حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ كُلِّ جِنَّةٍ وَشَيْطَانٍ وَتَبَاعَدَتْ عَنْهُ
مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ وَبَرَاءٌ مِنَ الشِّرْكِ وَ شَهِدَ لَهُ
حَافِظُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ كَانَ مُؤْمِنًا بِالْمُرْسَلِينَ

جو شخص سورہ صافات کو پڑھے اسے تمام جنوں اور شیطانوں کی تعداد سے دن گنا نیکیاں دی جاتی ہیں اور سرکش شیطان اس سے دور رہتے ہیں اور وہ شرک سے پاک رہتا ہے اور وہ دونوں فرشتے جو اس کی حفاظت پر مامور ہیں قیامت میں اس کے لیے گواہی دیں گے کہ یہ خدا کے رسولوں پر ایمان رکھتا تھا۔

(مجمع البیان آغاز سورہ صافات تفسیر نمونہ ج ۱۹ ص ۲۸)

ایک دوسری حدیث میں امام جعفر صادق فرماتے ہیں
 مَنْ قَرَأَ سُورَةَ صَافَاتٍ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ لَمْ يَزَلْ مَحْفُوظًا مِنْ
 كُلِّ آفَةٍ مَدْفُوعًا عَنْهُ كُلِّ بَلِيَّةٍ فِي حَيَاتِ الدُّنْيَا مَرْرُوقًا فِي
 الدُّنْيَا بِأَوْسَعِ مَا يَكُونُ مِنَ الرِّزْقِ وَلَمْ يُصِبْهُ اللَّهُ فِي مَا لَهُ
 وَلَا وَلَدِهِ وَلَا بَدَنِهِ بِسُوءٍ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَلَا جَبَّارٍ
 عَنِيدٍ وَإِنْ مَاتَ فِي يَوْمِهِ أَوَّلِيلَةً بَعَثَهُ اللَّهُ شَهِيدًا وَأَمَاتَهُ
 شَهِيدًا وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ مَعَ الشُّهَدَاءِ فِي دَرَجَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ

جو شخص سورہ صافات ہر جمعہ کو پڑھے گا وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا اور دنیا کی زندگی میں ہر بلا
 سے دور رہے گا خداوند تعالیٰ اس کے رزق میں کشادگی کرے گا اور اس کے مال و اولاد اور بدن
 پر شیطان رجیم اور جابر دشمن کو مسلط نہیں ہونے دے گا اور اگر اس دن یا رات کو دنیا سے کوچ
 کر جائے تو خدا اسے شہید اٹھائے گا اور شہید کی موت دے گا اور اسے بہشت میں شہداء کے
 درجے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ (تفسیر مجمع البیان آغاز سورہ صافات تفسیر برہان میں بھی یہ حدیث
 مختصر فرق کے ساتھ مرحوم صدوق رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہوئی ہے اور تفسیر نمونہ ج ۱۹ ص ۲۸)
 اس سورہ کے مطالب پر توجہ کرتے ہوئے اس کی تلاوت پر ان تمام عظیم ثواب کی وجہ واضح و
 روشن ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تلاوت کا مقصد غور و فکر کرنا ہے۔

(۳۷) سورہ ص

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس کی ۸۸ آیات ہیں۔)

سورہ ص کے مضامین

یہ سورہ مکی ہے اس لیے ان سورتوں کی تمام خصوصیات یعنی مبداء معاد اور پیغمبر اسلام کی رسالت کے بارے میں بحث کی حامل پر مشتمل ہے۔

اس سورہ کے مطالب و مضامین کا پانچ حصوں میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: اس میں مسئلہ توحید کے اثبات اور شرک کے خلاف جدوجہد کا ذکر ہے اور پیغمبر اسلام کی نبوت کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

دوسرا حصہ: اس میں خدا کے نو پیغمبروں کی تاریخ کے کچھ گوشوں کو منعکس کیا گیا ہے۔ خصوصیت سے حضرت داؤد، حضرت سلیمان اور حضرت ایوب کے بارے میں زیادہ گفتگو ہے۔

تیسرا حصہ: اس میں قیامت میں سرکش کفار کی سرنوشت اور دوزخ میں ان کے آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے کے بارے میں گفتگو اور مشرکین اور بے ایمان افراد کو اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ان کا انجام کیا ہوگا۔

چوتھا حصہ: اس میں انسان کی خلقت اس کے بلند مقام اور آدم کے لیے ملائکہ کے سجدے کے بارے میں گفتگو ہے۔

پانچواں حصہ: اس میں تمام ہٹ دہرم دشمنوں کے لیے ایک تہدید ہے اور پیغمبر اسلام کے لیے تسلی خاطر ہے نیز اس میں اس حقیقت کا بیان ہے کہ آپ اپنی دعوت میں کسی سے کسی قسم کی اجرت اور مزدوری طلب نہیں کرتے۔ اور کسی کے لئے کوئی درد و رنج نہیں چاہتے۔

سورۃ ص کی فضیلت

یہ سورہ جو کلمہ ص سے شروع ہونے کی وجہ سے سورۃ ص کے نام سے موسوم ہے پیغمبر اکرمؐ اس کی فضیلت کے بارے میں ایک روایت میں فرماتے ہیں۔

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ صِ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ يَوْزَنُ
كُلَّ جَبَلٍ سَخَّرَهُ اللَّهُ لِذَاوُدَ حَسَنَاتٍ وَعَصَمَهُ
اللَّهُ أَنْ يُصْرَعَ عَلَى ذَنْبٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ

ترجمہ جو شخص سورہ ص پڑھے گا ہر اس پہاڑ کے مطابق کہ جو خدا نے داؤد کے لیے مسخر کیا تھا اسے نیکی عطا کرے گا اور صغیر و کبیرہ گناہ سے آلودہ ہونے اور اس پر اصرار کرنے سے اسے محفوظ رکھے گا۔ (مجمع البیان آغاز سورہ ص جلد ۸ ص ۳۶۳ تفسیر نمونہ جلد ۱۹ ص ۱۸۲) ایک اور حدیث میں امام صادق علیہ السلام کے والد محترم حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے۔

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ صِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أُعْطِيَ مِنْ خَيْرِ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا نَبِيٌّ
مُرْسَلٌ أَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَكُلُّ مَنْ
أَحَبَّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ حَتَّى خَادِمَهُ الَّذِي يَخْدُمُهُ

جو شخص سورہ ص شب جمعہ میں پڑھے گا خدا کی طرف سے دنیا اور آخرت کے خیرات میں سے اس قدر اسے دیا جائے گا پیغمبران مرسل اور مقرب فرشتوں کے سوا اور کسی کو نہیں دیا جائے گا اور خدا اسے اور ان تمام افراد کو جو اس کے گھر والوں میں سے اس سے تعلق رکھتے تھے جنت میں داخل کرے گا یہاں تک کہ اس خدمت گار کو بھی جو اس کی خدمت کرتا تھا۔

(مجمع البیان آغاز سورہ ص جلد ۸ ص ۳۶۳ تفسیر نمونہ جلد ۱۹ ص ۱۸۲)

(۳۸) سورہ زمر

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۷۵ آیتیں ہیں۔)

سورہ زمر کے مطالب و مضامین

یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اسی بناء پر اس میں زیادہ تر توحید و معاد قرآن کی اہمیت اور پیغمبر اسلام کے مقام نبوت سے مربوط مسائل سے متعلق گفتگو ہے جیسا کہ کئی سورتوں کا معمول ہے۔ بہر حال یہ سورہ چند اہم نکات پر مشتمل ہے

(۱) وہ چیز جو اس سورہ میں سب سے زیادہ دکھائی دیتی ہے وہ توحید خالص کے مسئلہ کی دعوت ہے اس کے تمام پہلوؤں اور جہتوں کے بارے میں نصیحت نیز توحید خالقیت توحید ربوبیت اور توحید عبادت کا ذکر ہے اس سورہ کی مختلف آیات میں خدا کی عبادت و بندگی میں اخلاص کا مسئلہ خصوصیت کے ساتھ مندرج ہے۔

(۲) دوسرا اہم مسئلہ جو اس سورہ کے مختلف حصوں میں تقریباً ابتداء سے لے کر آخر تک قابل توجہ ہے وہ عدالت الہی اور معاد کا مسئلہ ہے ثواب و جزا بہشت کے بلند مقامات اور دوزخ کی آگ کے سائبانوں کا مسئلہ بھی اس میں مندرج ہے۔

(۳) اس سورہ کا تیسرا حصہ جو اس کے صرف تھوڑے سے حصہ پر مشتمل ہے قرآن مجید کی اہمیت کا بیان ہے۔

(۴) چوتھا حصہ جو اس سے بھی مختصر تر ہے گزشتہ اقوام کی سرگزشت اور آیات حق کی تکذیب کرنے والوں کے لیے خدا کا دردناک عذاب کا بیان ہے۔

(۵) اس سورہ کا آخری حصہ خدا کی طرف بازگشت کے دروازوں کے کھلا ہوئے اور توبہ کا مسئلہ ہے اس حصے میں توبہ و رحمت کی موثر ترین آیات بیان ہوئی کہ شاید سارے قرآن میں اس سلسلے میں کوئی آیت اس سے زیادہ خوشخبری دینے والی نہ ہو۔

سورہ زمر کی فضیلت

احادیث میں سورہ کی تلاوت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے ان میں سے ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الذُّمْرِ لَمْ يَقْطَعْ اللَّهُ رَجَاهُ أَعْطَاهُ

ثَوَابَ الْخَائِفِينَ الَّذِينَ خَافُوا اللَّهَ تَعَالَى

جو شخص سورہ زمر کی تلاوت کرے خدا اپنی رحمت سے اس کی امید منقطع نہیں

کرے گا اور ان لوگوں کا اجر اسے عطا کرے گا جو خدا سے ڈرتے ہیں۔

(مجمع البیان سورہ زمر کی ابتداء میں تفسیر نمونہ ج ۱۹ ص ۲۹۳)

ایک اور حدیث میں امام صادقؑ سے اس طرح نقل ہوا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الذُّمْرِ أَعْطَاهُ اللَّهُ شَرَفَ الدُّنْيَا

وَالْآخِرَةِ وَأَعَزَّهُ بِلَا مَالٍ وَلَا عَشِيرَةٍ حَتَّىٰ

يَهَابَهُ مَنْ يَرَاهُ وَحَرَّمَ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ

جو شخص سورہ زمر کی تلاوت کرے گا خدا اسے دنیا و آخرت کا شرف عطا کرے گا اور مال و قبیلہ

کے بغیر بھی اسے قدرت و عزت بخشے گا اس طرح سے کہ جو شخص بھی اسے دیکھے گا اس کی ہیبت

سے متاثر ہوگا اور اس کے بدن کو آتش دوزخ پر حرام کر دیگا۔

(مجمع البیان ثواب الاعمال اور تفسیر نور الثقلین تفسیر نمونہ ج ۱۹ ص ۲۹۳)

(۳۹) سورہ مؤمن

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی کل ۸۵ آیات ہے)

سورہ مؤمن کے مندرجات

سورہ مؤمن حوامیم میں سے سب سے پہلی سورۃ ہے حوامیم قرآن کی ان سات سورتوں کے مجموعہ کا نام ہے جو خم سے شروع ہوتی ہے۔ اس سورۃ میں بھی دوسری کئی سورتوں کے مانند مختلف اعتقاد اور اصول دین کے بنیادی مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سورۃ کے مندرجات کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: اس حصہ میں سورۃ کے آغاز کے ساتھ ہی خدا کی ذات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور کچھ اسماء حسنی کا ذکر ہے خاص کر ان اسماء کا جو دلوں میں امید اور خوف کو وجود میں لاتے ہیں غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب۔

دوسرا حصہ: اس میں ظالم و جابر کافروں کو اسی دنیا میں عذاب کی دھمکی دی گئی ہے ایسی طرح قیامت کے عذاب اور خصوصیات اور تفصیلات کا بیان ہے۔

تیسرا حصہ: اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ بیان کرتے ہوئے بات مؤمن آل فرعون کی داستان تک جاپہنچتی ہے۔

چوتھا حصہ: ایک بار پھر قیامت کی منظر کشی کی گئی ہے تاکہ سوئے ہوئے دل بیدار ہو جائے۔ پانچواں حصہ: اس میں انسانی زندگی کے حوالے سے توحید اور شرک جیسے اہم مسئلے کو بیان کیا گیا ہے۔ اور توحید کی علامات و اثبات اور شرک کے بطلان پر کچھ دلائل قائم کئے گئے ہیں۔

چھٹا حصہ: اس حصہ میں پیغمبر اکرم کو صبر و شکیبائی پر کار بند رہنے کی دعوت کے ساتھ ساتھ اس سورت کے دوسرے حصوں کا ایک خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

سورہ مومن کی فضیلت

جو روایات تفسیر اسلام اور آئمہ اہلبیت سے منقول ہوئی ہیں ان میں خم سورتوں کے بے شمار فضائل عمومی طور پر اور سورہ مومن کے فضائل خصوصی طور پر بیان ہوئے ہیں۔
 عمومی لحاظ سے جو روایات وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

الْحَوَامِيمُ تَاجُ الْقُرْآنِ

(ساتوں خم سورتیں قرآن کے تاج ہیں۔)

(تفسیر مجمع البیان سورہ مومن کا آغاز بعض نسخوں میں لفظ تاج آیا ہے اور بعض میں لفظ دیاج آیا ہے۔ تفسیر نمونہ ج ۲۰ ص ۲۶)

ابن عباس نے ایک روایت بیان کی ہے جو یا تو تفسیر خدا سے یا پھر حضرت امیر المؤمنین سے سنی گئی ہے فرماتے ہیں۔

لِكُلِّ شَيْءٍ لَبَابٌ وَلَبَابُ الْقُرْآنِ الْحَوَامِيمُ

(ہر چیز کا ایک مغز ہوتا ہے اور قرآن کا مغز خم سورتیں ہیں۔)

(تفسیر مجمع البیان سورہ مومن کا آغاز تفسیر نمونہ ج ۲۰ ص ۲۷)

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

الْحَوَامِيمُ رِيحَانُ الْقُرْآنِ فَاحْمَدُوا اللَّهَ وَاشْكُرُوهُ
 بِحِفْظِهَا وَتِلَاوَتِهَا وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُومُ يَقْرَأُ الْحَوَامِيمَ
 فَيَخْرُجُ مِنْ فِيهِ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ الْأَذْفَرِ وَالْعَنْبَرِ وَإِنَّ

اللّٰهُ لِيَرْحَمَ تَالِيَهَا وَقَارِئَهَا وَيَرْحَمَ جِيرَانَهُ وَأَصْدِقَاتَهُ
وَمَعَارِفَهُ وَكُلَّ حَمِيمٍ أَوْ قَرِيبٍ لَهُ وَإِنَّهُ فِي الْقِيَامَةِ
يَسْتَغْفِرُ لَهُ الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ وَمَلَائِكَةُ اللّٰهِ الْمُقَرَّبُونَ

’حم‘ سورتیں قرآن مجید کے خوشبودار پھول ہیں پس حمد خدا بجا لاؤ اور انہیں حفظ کر کے اور ان کی تلاوت کر کے خدا کا شکر بجا لاؤ اور جو شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد ’حم‘ سورتوں کی تلاوت کرے تو قیامت کے دن اس کے منہ سے نہایت ہی دل انگیز خوشبو نکلے گی جو مشک و عبر سے کئی گنا بہتر ہوگی اور خداوند عالم ان سورتوں کی تلاوت کرنے والوں پر بھی رحمت کرتا ہے اور ان کے ہمسایوں دوستوں واقف کاروں اور ان کے نزدیک و دور کے دوستوں کو بھی اپنی رحمت میں شامل کر دیتا ہے قیامت کے دن عرش و کرسی اور خدا کے مقرب فرشتے بھی ان کے لیے استغفار کریں گے۔ (تفسیر مجمع البیان آغاز سورہ ’حم‘ و تفسیر نمونہ ج ۲۰ ص ۲۷)

پیغمبر اسلام کی ایک اور حدیث میں ہے

الْحَوَائِمُ سَبْعٌ وَأَبْوَابُ جَهَنَّمَ سَبْعٌ تَجِيءُ
كُلَّ حَامِيمٍ مِنْهَا فَتَقِفُ عَلَى بَابٍ مِنْ هَذِهِ
الْأَبْوَابِ تَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَا تُدْخِلْ مِنْ هَذَا
الْبَابِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِي وَيَقْرَأُ نَبِيَّ

حامیم والی سات سورتیں ہیں اور جہنم کے دروازے بھی سات ہیں اور ہر ایک ان میں سے ایک ایک دروازے پر کھڑی ہو جائے گی اور کہے گی خداوند جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تلاوت کی اسے اس دروازے سے داخل نہ فرما۔

(بیہقی منقول روح المعانی جلد ۲۳ ص ۳۶ تفسیر نمونہ ج ۲۰ ص ۲۷)

(۴۰) سورہ شوریٰ

(اس کی ۵۳ آیتیں ہیں مکہ میں نازل ہوئی)

سورہ شوریٰ کے مندرجات

اس میں کئی سورتوں کی خصوصیات بھی پائی جاتی ہیں یعنی مہباء معاد اور قرآن و نبوت کے بارے میں گفتگو ہے اس کے ساتھ ساتھ اس میں اور بھی مختلف چیزیں ملتی ہیں جن کا مندرجہ ذیل حصوں میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: جو اس سورت کا اہم ترین حصہ شمار ہوتا ہے اس میں وحی انبیاء کے ساتھ خدا کا اس مذموز طریقے سے رابطہ کے متعلق گفتگو ہوئی ہے جو اس سورت کا سر آغاز بلکہ حرف آخر بھی ہے اور تمام مندرجات پر حاوی ہے۔

دوسرا حصہ: یہ حصہ مشتمل ہے توحید کے دلائل آفاق و انفس میں خدا کی آیات کے اشارات پر کہ جن سے وحی کی تکمیل ہوتی ہے اسی طرح توحید ربوبیت کی گفتگو بھی ہے۔

تیسرا حصہ: اس حصہ میں معاد کے مسئلے اور قیامت کے دن کفار کے انجام کی طرف اشارہ ہے۔

چوتھے حصہ: اس حصہ میں اخلاقی مباحث کا ایک سلسلہ ہے جو نہایت ہی احسن انداز میں بیان ہوا ہے جس میں عموماً صبر و استقامت تو بہ غنودرگزر اور آتش غضب کو بجھانے جیسے برجستہ ملکات کی طرف لطیف انداز میں دعوت دی گئی ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورت کی تلاوت کے بارے میں اسلام کے عظیم الشان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ

وہ وسلم سے ایک حدیث میں یوں وارد ہوا ہے۔

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ حُمٍّ عَسَقَ كَانَ وَمَنْ تَصَلَّى

عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ وَ يَسْتَرْجِمُونَ

جو شخص سورہ شوریٰ کی تلاوت کرے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوگا کہ جن کے لیے فرشتے درود بھیجتے اور استغفار کرتے ہیں۔ (مجمع البیان سورہ شوریٰ کا آغاز و تفسیر نمونہ ج ۲۰ ص ۲۹۴)

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص شوریٰ کی تلاوت کرے وہ ہر روز قیامت آفتاب کے مانند چمکدار چہرے کے ساتھ محشور ہوگا اور اسی حالت میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیش ہوگا خدا فرمائے گا میرے بندے تو نے سورہ حُمٍّ عَسَقَ کی پابندی کے ساتھ تلاوت جاری رکھی جبکہ تو اس کے ثواب سے بے خبر تھا اور اگر اس ثواب سے باخبر ہوتا تو تو اس کی تلاوت کبھی نہ تھکتا لیکن آج میں تجھے اس کا ثواب ضرور عطا کروں گا پھر حکم دے گا کہ اسے بہشت کی خصوصی نعمتوں تک پہنچا دیا جائے۔

(ثواب الاعمال منقول از تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۵۵۶ و تفسیر نمونہ ج ۲۰ ص ۲۹۴)

(۴۱) سورہ حُمٍّ سجدہ

(اس کی ۱۵۴ آیتیں ہیں)

سورہ حُمٍّ سجدہ کے مندرجات

چونکہ یہ سورت مکی ہے لہذا اس میں مکی سورتوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ یعنی وہی معارف اسلامی تاکید اعتقادی مباحث جنات کی خوشخبری اور جہنم سے ڈرانے کے مسائل لیکن

اس کے باوجود اس میں کچھ ایسے مسائل بھی بیان ہوئے ہیں جو دوسری سورتوں میں بیان نہیں ہوئے اور جو اسی سورت کے ساتھ ہی مختص ہیں۔

اس سورت کے مندرجات کو مندرجہ ذیل چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) قرآن مجید کی طرف توجہ اور اس کے بارے میں تفصیل سے گفتگو اس سورت کی مختلف

آیات میں بیان ہوئی ہے ان میں سے یہ باتیں بھی ہیں کہ قرآن کی حاکمیت ہر دور میں باقی ہے اور ہر زمانے میں اس کا منطقی تسلط بحال اور برقرار ہے جیسا کہ اسی سورت کی ۴۱ ویں اور ۴۲ ویں آیات میں صراحت کے ساتھ فرمایا گیا ہے یہ ناقابل شکست کتاب ہے اور باطل ہرگز اس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتا۔

(۲) تخلیق زمین و آسمان خصوصاً گیس کی شکل کے مادہ رد خان، سے کائنات کی آفرینش کا

آغاز اور کرہ زمین پہاڑوں نباتات اور حیوانات کی پیدائش کے مراحل کی طرف توجہ دی گئی ہے۔

(۳) قوم عاد و ثمود سمیت گزشتہ مغرور اور سرکش اقوام کے حالات زندگی اور ان کے درو

ناک انجام اور حضرت موسیٰؑ کی داستان کی طرف بھی اشارہ ہے۔

(۴) مشرکین اور کفار کو ڈرایا گیا ہے خاص کر قیامت کے بارے میں لرزاونے والی آیات

انسان کے اعضاء حتیٰ کہ بدن کی کھال کی گواہی کا ذکر بھی ہے اور جب وہ عذاب الہی کے

سامنے پیش ہوں گے تو خدا ان کو زبردست طور پر چھڑکے گا۔

(۵) معاد اور قیامت کے کچھ دلائل اور اس کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

(۶) سورت کو پروردگار عالم کی آفاقی اور انسی آیات کے بارے میں دلچسپ لیکن مختصر

گفتگو اور معاد کے مسئلے پر ختم کر دیا گیا ہے۔

اس سورت کی تلاوت کا ثواب

اسلام کے عظیم الشان پیغمبرؐ کی ایک حدیث میں ہے

مَنْ قَرَأَ حَمَّ السَّجْدَةِ أُعْطِيَ بِكُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ
جو شخص حم سجدہ کی تلاوت کرے اسے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں عطا کی جائیں گی

(تفسیر مجمع البیان سورہ حم کے آغاز میں جلد ۹ ص ۲)

امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک حدیث ہے

مَنْ قَرَأَ حَمَّ السَّجْدَةِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدَّ بَصَرَهُ

وَسُرُّورًا وَعَاشَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا مَغْبُوطًا مَحْمُودًا

جو شخص حم سجدہ کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن یہی سورت اس کے سامنے نور بن کر آجائے گی جہاں تک کہ اس کی نگاہ پہنچے گی نور ہی نور ہوگا اور اس کی مسرت اور خوشی کا سبب ہوگی اور اس دنیا میں بھی وہ شخص ایسا اچھا مقام پیدا کرے گا کہ جو دوسروں کے لئے باعث رشک ہوگا۔

(تفسیر مجمع البیان سورہ حم کے آغاز میں)

ایک حدیث میں ہے کہ کوئی رات بھی ایسی نہیں ہوئی تھی جس میں پیغمبر اسلام سورہ

تبارک اور سورہ حم سجدہ پڑھ کر نہ سوتے ہوں۔

(۴۲) سورہ سبا

اس کے مطالب و مضامین

نوٹ سورہ سبا سورہ احزاب اور سورہ فاطر کے درمیان آتا تھا ہم وہاں کے بجائے

یہاں لکھ رہے ہیں۔

یہ سورہ جو قوم سبا کی سرگزشت کی مناسبت سے سبا کے نام سے موسوم ہوئی ہے کئی سورتوں میں سے ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ کئی سورتوں کے مطالب و مضامین عام طور پر معارف اسلامی اور اصول اعتقادی خصوصاً مبداء و معاد اور نبوت ہوتے ہیں۔
کلی طور پر یہ اس سورہ میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) مسئلہ معاد جو اس سورہ میں دوسرے مسائل کی نسبت زیادہ بیان ہوا ہے اس پر مختلف طریقوں سے طرح طرح کی بحثیں عنوان کی گئی ہیں۔

(۲) مسئلہ توحید اور عالم ہستی میں خدا کی چند نشانیاں اور اس کی پاک صفات مجملہ ان کے توحید ربوبیت اور الوہیت۔

(۳) گزشتہ انبیاء اور خصوصاً پیغمبر اسلام کی نبوت کا مسئلہ اور اس کے بارے میں دشمنوں کی بہانہ سازیوں کا جواب اور گزشتہ انبیاء کے کچھ معجزات کا بیان۔

(۴) حضرت سلیمانؑ اور قوم سبا کی زندگی کے ایک گوشہ کے بیان کے ضمن میں خدا کی عظیم نعمتوں کا ذکر ہے۔

(۵) غور و فکر کی دعوت ایمان و عمل صالح کی ترغیب۔

اس سورہ کی فضیلت

پیغمبر اسلام سے ایک حدیث میں منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ سَبَإٍ يَبْقَى نَبِيٌّ وَلَا رَسُولٌ

إِلَّا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَفِيقًا وَمُصَافِحًا

جو شخص سورہ سبا کو پڑھے گا قیامت میں تمام انبیاء مرسلین اس کے رفیق و ہمیشیں ہوں گے اور سب کے سب اس سے مصافحہ کریں گے۔

(تفسیر مجمع البیان سورہ سبا کا آغاز جلد ۸ ص ۳۷۵ و تفسیر نمونہ جلد ۱۸ ص ۳۰)

ایک اور حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے اس طرح نقل ہوا ہے کہ

مَنْ قَرَأَ الْحَمْدَيْنِ جَمِيعًا سَبَّأَوْ فَاطَرَ فِي لَيْلَةٍ
لَمْ يَذَلْ لَيْلَهُ فِي حِفْظِ اللَّهِ تَعَالَى وَكَلاَئِهِ فَإِنْ
قَرَأَ هُمَا فِي نَهَارِهِ لَمْ يُصِْبْهُ فِي نَهَارِهِ مَكْرُوهٌ
وَ أُعْطِيَ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا لَمْ يَخْطُرْ
عَلَى قَلْبِهِ وَلَمْ يَبْلُغْ مَنَاهُ

جو شخص ان دو سورتوں کو جن کی الحمد کے ساتھ ابتداء ہوتی ہے سورہ سبا اور فاطر کو کسی رات میں پڑھے گا تو وہ ساری رات خدا کی حفاظت و نگرانی میں رہے گا اور اگر ان دونوں کو دن میں پڑھے گا تو اس دن کوئی کمرہ اور نا پسندیدہ بات اسے پیش نہیں آئے گی اور اسے اس قدر خیر دنیا و آخرت عطا کیا جائے گا اس کے دل میں کبھی اس کا گمان بھی نہ گزرا ہوگا اور نہ اس نے اس کے بارے میں کبھی سوچا ہوگا اور نہ آرزو کی ہوگی۔

(مجمع البیان جلد ۸ ص ۳۷۵ و تفسیر نمونہ جلد ۱۸ ص ۳۰)

(۴۳) سورہ زخرف

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۸۹ آیات ہیں)

اس سورت کے مضامین کو خلاصہ کے طور پر پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: یہ سورت کا سر آغاز ہے اس میں قرآن مجید پر بغیر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

نبوت کی اہمیت اور آسمانی کتاب یعنی قرآن پاک کے ساتھ جبلا کی ناپسندیدہ روش کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔

دوسرا حصہ: آفاق میں توحید کے کچھ دلائل اور انسان پر خدا کی گونا گوں نعمتوں کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔

تیسرا حصہ: سابق انبیاء خصوصاً ابراہیم، موسیٰ، حضرت عیسیٰ کی داستانوں کے بیان ہے۔
چوتھا حصہ: اس میں شرک کے خلاف جدوجہد خدا کی ذات کی طرف ناروانہتوں کی نفی اندھی تقلید اور لڑکیوں سے نفرت اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھنے جیسی خرافات کے خلاف بات کی گئی ہے۔
پانچواں حصہ: اس میں مومنین کی جزا اور کفار کے دردناک انجام کو بیان کیا گیا ہے۔

سورہ کی تلاوت کی فضیلت

تفسیر اور حدیث کی مختلف کتابوں میں اس سورت کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الرَّخْرِفِ كَانَ مِمَّنْ يُقَالُ لَهُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا عَبْدِي لَا خَوْفَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ

وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

جو شخص سورہ زخرف کی تلاوت کرے گا وہ ان لوگوں میں قرار پائے گا جنہیں

روز قیامت اس طرح مخاطب کیا جائے گا اے میرے بندو آج تمہیں کسی

قسم کی خوف ہے اور نہ ہی غم تم بہشت میں حساب و کتاب کے بغیر چلے جاؤ

(تفسیر مجمع البیان سورہ زخرف کا آغاز تفسیر نمونہ ج ۲۱ ص ۲۶)

(۴۴) سورہ دخان

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۸۹ آیتیں ہیں)

سورہ دخان کے مضامین

یہ حوایم کی سات سورتوں میں سے پانچویں سورت ہے چونکہ یہ مکی سورتوں میں سے ہے لہذا ان کے مضامین کی حامل بھی ہے یعنی اس میں زیادہ تر گفتگو مبداء معاد اور قرآن پاک کے بارے میں کی گئی ہے۔

اس سورت کو سات حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(۱) سورت کی ابتداء حروف مقطعات سے ہوتی ہے پھر عظمت قرآن کا تذکرہ ہے اس کا نزول شب قدر میں ہوا ہے۔

(۲) اس میں خدا کی توحید کا ذکر ہے اور کائنات میں اس کی عظمت کی کچھ نشانیوں کا بیان ہے۔

(۳) اس حصے میں کفار کا انجام اور انہیں ملنے والے طرح طرح کے دردناک عذاب کا تذکرہ ہے۔

(۴) ان غافلوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے فرعون اور فرعون کے ساتھیوں اور بنی اسرائیل کے مقابلے میں فرعونوں کی زبردست شکست اور جہاں و بربادی کا تذکرہ ہے۔

(۵) اس حصے میں قیامت کے مسئلے کو بیان کیا گیا ہے۔

(۶) تخلیق کائنات کا مقصد بیان کیا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ آسمان و زمین کی تخلیق بے فائدہ نہیں ہے۔

(۷) جس طرح سورت کا آغاز عظمت قرآن کے ذکر سے ہوا ہے اسی طرح اس کا اختتام بھی قرآن کی عظمت بیان پر ہوا ہے۔

سورہ دخان کی تلاوت کا ثواب

پیغمبر اسلام ﷺ کی حدیث ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الدُّخَانِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ

وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

جو شخص شب جمعہ اور جمعہ کے دن سورہ دخان کی تلاوت کرے گا

خدا اس کے لیے بہشت میں گھر بنائے گا۔

(تفسیر مجمع البیان جلد ۹ سورہ دخان آغاز تفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۱۳۸)

آپ ﷺ ہی سے روایت نقل ہوئی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ

أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ

جو شخص سورہ دخان کو پڑھے ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے

استغفار کرتے ہوں گے۔ (تفسیر مجمع البیان تفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۱۳۸)

ایک حدیث میں ابو حمزہ ثمالی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الدُّخَانِ فِي فَرَاثِضِهِ وَنَوَافِلِهِ بَعَثَهُ اللَّهُ

مِنَ الْأَمِينِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَظْلَهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ

وَحَاسَبَهُ حِسَابًا يَسِيرًا أُعْطِيَ وَكِتَابُهُ بِيَمِينِهِ

جو شخص اپنی فرض اور نفل نمازوں میں سورہ دخان کی تلاوت کرے گا خدا اسے ان لوگوں کے

ساتھ محشور کرے گا جو قیامت کے دن امن و امان میں ہوں گے اسے اپنے عرش کے زیر سایہ رکھے گا اس کا حساب آسان طریقے سے لے گا اور اس کے نامہ اعمال کو اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا۔ (تفسیر البیان جلد ۹ سورہ دخان آغاز تفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۱۳۸)

(۴۵) سورہ جاثیہ

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۳۷ آیات ہیں)

سورہ جاثیہ کے مضامین

اس سورت کے مندرجات کو سات حصوں میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے

- (۱) قرآن مجید کی عظمت اور اس کی اہمیت۔
- (۲) مشرکین کے سامنے توحید کے کچھ دلائل کا بیان۔
- (۳) انجریوں کے کچھ دعوے اور ان کے منہ توڑ جوابات۔
- (۴) بنی اسرائیل جیسی بعض اقوام کے انجام کی طرف کچھ اشارہ جو سورت کے مباحث پر شاہد ہے۔

- (۵) ان گمراہ لوگوں کو زبردست تنبیہ جو اپنے گمراہ کن عقائد پر سختی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔
- (۶) حق کی راہ سے سرمو انحراف کے بغیر غفو و درگزر سے کام لینے کی دعوت۔
- (۷) قیامت کے لرزادینے والے واقعات کی طرف اشارہ۔

سورہ جاثیہ کی تلاوت کا ثواب

پیغمبر اسلام ﷺ کی ایک حدیث میں ہے

مَنْ قَرَأَ حَامِیمَ الْجَاثِیَةِ

جو شخص سورہ جاثیہ کی تلاوت کرے گا البتہ اسی کے مطالب میں غور و فکر کرے گا اور اپنی زندگی کو ان مطالب ڈھالے گا خدا بروز قیامت اس کے تمام عیوب کی پردہ پوش کرے گا اور اس کے خوف کو اطمینان میں بدل دے گا۔

(تفسیر مجمع البیان آغاز سورہ جاثیہ میں تفسیر نمونہ ج ۲۱ ص ۲۰۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْجَاثِيَةِ كَانَ ثَوَابُهَا أَنْ لَا يَرَى النَّارَ أَبَدًا

وَلَا يَسْمَعَ زَفِيرَ جَهَنَّمَ وَلَا شَهيقَهَا وَهُوَ مَعَ مُحَمَّدٍ

جو شخص سورہ جاثیہ کی غور و فکر کے ساتھ جو عمل کا مقدمہ ہے تلاوت کرے گا اس کا ثواب یہ ہے کہ وہ آتش جہنم کو ہرگز نہیں دیکھ پائے گا اور دوزخ کی آواز نہیں سن پائے گا اور اسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہم نشینی کا شرف حاصل ہوگا۔

(تفسیر برہان سورہ جاثیہ کے آغاز جلد ۴ ص ۱۳ تفسیر نمونہ ج ۲۱ ص ۲۰۶)

(۴۶) سورہ احقاف

(کہہ میں نازل ہوئی اس کی ۳۵ آیات ہیں)

سورہ احقاف کے مضامین

اس سورہ میں مندرجہ ذیل امور سے بحث کی گئی ہے

- (۱) قرآن کی عظمت کا بیان
- (۲) ہر طرح کے شرک اور بت پرستی کے خلاف دو ٹوک موقف
- (۳) لوگوں کو اور پروردگار کی عدالت مفہوم کی تفہیم

(۴) مشرکیں اور مجرمن کے لیے تنبیہ کے طور پر قوم عاد کی داستان کا ایک حصہ بھی بیان

کیا گیا ہے۔ سرزمین احقاق میں سکونت پزیر تھی سورت کا نام بھی یہیں سے لیا گیا ہے۔

(۵) پیغمبر اسلام کی دعوت کے عمومی اور وسیع ہونے کا تذکرہ اس حوالے سے کہ یہ انسانوں

کے علاوہ جنات کے لیے بھی ہے

(۶) مؤمنین کے تشویق اور کفار کے لیے انذار بھی اس سورت میں موجود ہے اور امید و

خوف کے مبادی بھی اس میں موجود ہیں۔

(۷) پیغمبر اسلام کو صبر و استقامت کی تلقین کی گئی ہے۔ اور گزشتہ عظیم پیغمبروں کے نقش قدم

پر زیادہ سے زیادہ چلنے کی دعوت دی گئی ہے۔

اس سورہ کے فضائل

ایک حدیث کہ جو رسول اکرمؐ سے مروی ہے اس میں اس سورت کی فضیلت یوں

وارد ہوئی ہے۔

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْاَحْقَافِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ

كُلِّ رَمَلٍ فِي الدُّنْيَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ

عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

جو شخص سورہ احقاف کی تلاوت کرے گا اسے دنیا میں موجود ریت کے ہر زرے کے بدلے

دس نیکیاں دی جائیں گی اور دس برائیاں مٹائی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے۔

(تفسیر مجمع البیان سورہ احقاف کا آغاز و تفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۲۶۸)

احقاف جمع ہے ہفت بروزن رزق کی جس کا معنی ایسی چلنے والی ریت ہے جو جنگل

اور بیابان میں ہواؤں کے چلنے سے مستطیل اور بیڑی شکل میں ایک دوسرے پر جمع ہوتی رہتی ہے قوم عاد کی سرزمین کو بھی اسی وجہ سے اخفاف کہتے تھے کہ وہ اس نوعیت کی ایک ریگستان تھی مندرجہ بالا حدیث کی تعبیر بھی اسی چیز کی طرف اشارہ ہے۔

ظاہر سی بات ہے کہ اس قسم کے حسات اور درجات صرف الفاظ کی تلاوت سے حاصل نہیں ہو جاتے بلکہ ایسی تلاوت مراد ہے جو تعمیری بیدار کرنے والی اور ایمان و تقویٰ کے راہ پر چلانے والی ہو اور سچ سچ سورہ اخفاف کے مضامین اپنے اندر ایسا اثر رکھتے بھی ہیں بشرطیکہ انسان طالب حقیقت اور آمادہ عمل ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

مَنْ قَرَأَ كُلَّ لَيْلَةٍ أَوْ كُلَّ جُمُعَةٍ سُورَةَ الْأَخْفَافِ لَمْ

يُصِيبْهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بَرَوَعَةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

وَأَمْنَهُ مِنْ فَرَقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

جو شخص ہر رات یا ہر جمعہ کو سورہ اخفاف کی تلاوت کرتا ہے خداوند بزرگ و برتر

اس سے دنیا کی وحشت اور خوف اٹھالیتا ہے اور قیامت کے دن کی

وحشت سے بھی وہ اس کے لہان میں آجاتا ہے۔

(تفسیر مجمع البیان الو تفسیر نور الثقلین سورہ اخفاف کا آغاز تفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۲۶۸)

﴿۴۷﴾ سورہ محمد

(یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۳۸ آیتیں ہیں۔)

سورہ محمدؐ کے مضامین

اس سورت کی دوسری آیات میں چونکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مذکور ہوا ہے اس لیے اس کا نام محمدؐ رکھا گیا ہے اور اس کا دوسرا نام قتال بھی ہے واقع یہ ہے کہ دشمنان اسلام کے ساتھ جنگ اور جہاد جو نہایت اہم موضوع ہے اس سورت پر سایہ فگن ہے جب کہ اس سورت کی دوسری بہت سی آیات میں کفار اور مومنین کے حالات اور صفات و خصوصیات کا تقابل کیا گیا ہے اسی طرح ان کے اخروی انجام کو بیان کیا گیا ہے کلی طور پر اس سورت کے ذیل کے مضامین کو چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) ایمان اور کفر کا مسئلہ اور اس دنیا میں اور اس جہاں میں مومنین اور کفار کے حالات کا تقابل۔

(۲) دشمنوں کے ساتھ جنگ اور جہاد کے مسئلے پر واضح اور تفصیل بحث اور جنگی قیدیوں کے متعلق حکم۔

(۳) زمین کی سیر اور گزشتہ اقوام کے انجام کے سلسلے میں تحقیق کی بات کی گئی ہے۔

(۴) اتفاق راہ خدا میں خرچ کرنے کی بات کی گئی ہے۔

(۵) اس کا بڑا حصہ منافقین کے حالات کی تشریح کرتا ہے جو ان آیات کے نزول کے وقت مدینہ میں تحریمی سرگرمیوں میں مصروف تھے اور بھی کئی مطالب کی طرف اشارہ ہے۔

سورہ محمدؐ کی تلاوت کی فضیلت

پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ مُحَمَّدٍ كَانَ حَقًّا عَلَى

اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ

جو شخص سورہ محمد کی تلاوت کرے گا خدا پر حق بن جاتا ہے کہ اسے بہشت کی نہروں سے سیراب کرے۔ (تفسیر مجمع البیان جلد ۹ سورہ محمد کا آغاز تفسیر نمونہ ج ۲۱ ص ۳۳۶)
کتاب ثواب الاعمال میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی ایک حدیث نقل کی گئی ہے آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا سُورَةَ مُحَمَّدٍ لَمْ يَرْتَبْ
أَبَدًا وَلَمْ يَدْخُلْهُ شَكٌّ فِي دِينِهِ أَبَدًا وَلَمْ يَبْتَلِهِ اللَّهُ
بِفَقْرٍ أَبَدًا وَلَا خَوْفِ سُلْطَانٍ أَبَدًا وَلَمْ يَزَلْ مَحْفُوظًا
مِنَ الشِّرْكِ وَالْكَفْرِ أَبَدًا حَتَّى يَمُوتَ فَإِذَا مَاتَ وَكَلَّهِ
اللَّهُ بِهِ فِي قَبْرِهِ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ فِي قَبْرِهِ وَيَكُونُ
ثَوَابُ صَلَاتِهِمْ لَهُ وَيُسَيِّعُونَهُ حَتَّى يُوقِفُوهُ مَوْقِفَ
الْأَمْنِ عِنْدَ اللَّهِ عَذَّوَجَلَّ وَيَكُونُ فِي أَمَانٍ مُحَمَّدٍ

جو شخص سورہ محمد کی تلاوت کرے کبھی بھی شک و شبہ اس کے دین میں داخل نہیں ہوگا اور خدا اسے کبھی فقر میں مبتلا نہیں کرے گا اور اسے ہرگز بادشاہ کا خوف نہیں ہوگا اور آخر عمر تک شرک و کفر سے محفوظ اور امن میں ہوگا اور جب وہ مرے گا تو خدا ایک ہزار فرشتے کو حکم دے گا کہ اس کی قبر میں جا کر نماز ادا کریں اور اس نماز کا ثواب اس مرنے والے کو ملے گا اور یہ ہزار فرشتے محشر تک اس کے ساتھ رہیں گے اور عرصہ محشر میں اسے امن و امان کے مقام پر لے جا کر کھڑا کریں گے اور وہ ہمیشہ اللہ اور محمد کی امان میں رہے گا۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۲۵ بحوار ثواب الاعمال و تفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۳۳۶)

امام جعفر صادق علیہ السلام کی اور ایک حدیث ہے
مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْرِفَ حَالَنَا وَحَالَ أَعْدَائِنَا فَلْيَقْرَأْ
سُورَةَ مُحَمَّدٍ فَإِنَّهُ يَرَاهَا آيَةً فِينَا وَآيَةً فِيهِمْ

جو ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے حال دیکھنا چائے اسے سورہ محمد کی تلاوت کرنا چاہئے
کیونکہ اس کی ایک آیت ہمارے حق میں اور ایک آیت ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے۔
(۱) تفسیر البیان جلد ۹ اسی سورت کا آغاز (۲) تفسیر روح معانی جلد ۲۶ ص ۳۳ (۳)
تفسیر درمنثور جلد ۶ ص ۶ (۴) تفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۳۴۷

فتح (۴۸) سورہ

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۲۹ آیات ہیں)

سورہ فتح کے مطالب

یہ سورت جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے فتح و کامیابی کا پیغام لانے والی ہے
دشمنان اسلام پر کامیابی قطعی اور واضح کامیابی خواہ وہ فتح مکہ کے ساتھ مربوط ہو یا صلح حدیبیہ کے
ساتھ فتح خیبر ہو یا کوئی اور کامیابی۔ اس سورت کے مطالب کو معلوم کرنے کے لیے ہر چیز سے
پہلے ضروری ہے کہ ہم یہ جانیں کہ یہ سورہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کے بعد ہجرت کے چھ سال
نازل ہوئی ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ پیغمبر اسلام نے ہجرت کے چھ سال مہاجرین و انصار
اور باقی مسلمانوں کو ساتھ لے کر مراسم حج کے عنوان سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس سے
پہلے وہ مسلمانوں کو بتا چکے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اپنے اصحاب و انصار کے
ساتھ مسجد الحرام میں داخل ہوا ہوں اور مناسک عمرہ ادا کرنے میں مشغول ہوں بہر حال اس سورہ

میں صلح حدیبیہ کا ذکر آیا ہے۔ اس سورہ کے چند حصے ہیں۔

- (۱) یہ سورت فتح کی بشارت سے شروع ہوتی ہے اور اس کا اختتام بھی اسی مسئلہ پر ہوتا ہے۔
- (۲) اس سورہ میں صلح حدیبیہ و نزول سکینہ اور مومنین کے دلوں کے لیے تسلی دلانے والی باتیں ہیں۔
- (۳) اس حصہ میں پیغمبر کے مرتبہ اور ان کے بلند بالا مقصد کو بیان کیا گیا ہے۔
- (۴) اس حصہ میں منافقوں کے کچھ نامناسب نقائص کا بیان ہے۔
- (۵) آخری حصہ میں پیغمبر اسلام کے پیروکاروں کی خصوصیات اور مخصوص صفات کا بیان ہے۔

سورہ کی تلاوت کی فضیلت

مناہج اسلامی میں اس سورہ کے بارے میں کچھ عجیب روایات نظر آتی ہے ایک حدیث انس سے مروی ہے وہ کہتا ہے جب ہم حدیبیہ سے واپس آرہے تھے درحالیہ مشرکین نے ہمیں مکہ میں داخل ہونے دیا تھا اور نہ ہی عمرہ کرنے دیا تھا تو ہم انتہائی غم و اندوہ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ اچانک خدا نے مندرجہ ذیل آیت نازل فرمائی۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا

لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا كُلِّهَا

مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ ایک سورہ مجھ پر نازل ہوا ہے۔

(مجمع البیان جلد ۹ صفحہ ۱۰۸)

عبداللہ بن مسعود کہتا ہے حدیبیہ سے واپس کے موقع پر جب پیغمبر پر انا فتحنا نازل

ہوئی تو آپ اس قدر خوش ہوئے کہ خدا ہی جانتا ہے ایک دوسری حدیث میں پیغمبر سے منقول ہوا ہے۔

مَنْ قَرَأَهَا فَكَانَ مَعَ مُحَمَّدٍ فَتَعِ مَكَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ
أُخْرَى فَكَانَ مَكَانَ مَعَ مَنْ بَايَعَ مُحَمَّدًا تَحْتَ الشَّجَرَةِ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے وہ اس شخص کے مانند ہے جو فتح مکہ کے موقع پر پیغمبر کے ساتھ اور ان کے لشکر میں تھا اور دوسری روایت میں یہ آیا ہے کہ وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے اس درخت کے نیچے جو حدیبیہ میں تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔

(مجمع البیان جلد ۹ صفحہ ۱۰۹ تفسیر نمونہ ج ۲۲ ص ۳۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے

اپنے اموال عورتوں اور جو کچھ تمہارے ملکیت میں ہے اسے انا فتحنا کی قرائت سے محفوظ کرلو جو شخص مسلسل اس کی تلاوت کرے گا تو قیامت کے دن ایک منادی اسی طرح ندا کرے گا کہ اے تمام مخلوق نے گی یہ میرے غلص بندوں میں سے ہے اے میرے صالح بندوں کے ساتھ ملا دو اور بہشت کے نعمتوں بھرے باغات میں اسے داخل کر دو اور بیستوں کے مخصوص مشروب سے اسے سیراب کر دو۔ (نور الثقلین ج ۵ ص ۴۶)

(۴۹) سورہ حجرات

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۱۸ آیات ہیں۔)

سورہ حجرات کے مطالب

یہ سورہ جس میں اٹھارہ سے زیادہ آیات نہیں ہے پیغمبر سے مربوط اور اسلامی

معاشرے میں ایک دوسرے سے تعلق کے بارے میں بہت اہم مسائل بیان ہوئے ہیں اور چونکہ اس میں بہت سے اہم اخلاق مسائل کو عنوان بنایا گیا ہے لہذا اس سورہ کو سورہ اخلاق و آداب بھی کہا جاسکتا ہے اس سورہ کے مختلف حصوں کا مجموعی طور سے کچھ اس طرح خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: آغاز سورہ کی آیات پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے آداب اور ان اصولوں کو بیان کرتی ہیں جن کا مسلمانوں کو آپ کے حضور کار بند ہونا چاہئے
دوسرا حصہ: اس سورہ کا اجتماعی اور معاشرتی اخلاقی کے اہم اصول کے ایک سلسلہ پر مشتمل ہے جن کی پابندی سے اسلامی معاشرے میں محبت و صف و انیت و اتحاد کی حفاظت ہوتی ہے اور ان کے برخلاف ان کو فراموش کر دینا بد بنی نفاق پر انگدگی اور بد امنی کا سبب بنتا ہے۔

تیسرا حصہ: اسے احکام ہیں جو اختلافات اور آپس میں لڑ پڑنے کے خلاف مبارزہ کرنے کی کیفیت سے مربوط ہیں جو بعض اوقات مسلمانوں میں پیدا ہو جائے۔

چوتھا حصہ: انسان کی بارگاہ خدا میں تدر و قیمت اور مسئلہ تقویٰ کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے سلسلہ میں بس یہی کافی ہے کہ ایک حدیث میں

پیغمبر گرامی السلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ منقول ہوا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْحُجُرَاتِ أُعْطِيَ مِنَ الْآجِرِ

عَشْرُ حَسَنَاتٍ بَعْدَ مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَاهُ

جو شخص سورہ حجرات پڑھے گا اسے ان تمام افراد کی تعداد کے برابر جنہوں

نے خدا کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی کی ہے دس نیکیاں دی جائیں گی۔

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْحُجُرَاتِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

أَوْ فِي كُلِّ يَوْمٍ كَانَ مِنْ زُوَارِ مُحَمَّدٍ

جو شخص سورہ حجرات کو ہر رات یا ہر روز پڑھے گا وہ زائریں حضرت محمد ﷺ میں سے ہوگا پیغمبر اکرمؐ کی زیارت سے مشرف ہونا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ جو آداب اس سورہ میں آنحضرتؐ کی شخصیت کے بارے میں آئے ہیں ان پر عمل کرے کیونکہ تلاوت تو ہر مقام پر عمل کرنے کے لیے ایک مقدمہ اور تمہید ہے۔

(۵۰) سورہ ق

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۴۵ آیات ہیں)

سورہ ق کے مطالب و مضامین

اس سورہ کے مباحث کا محور مسئلہ معاد ہے اور تقریباً اس کے تمام آیات اسی محور کے گرد گھومتی ہیں اور اس میں دوسرے مسائل ضمنی حیثیت رکھتے ہیں۔

معاد سے مربوط مسائل میں امور ذیل بیان کیے گئے

(۱) کفار کا مسئلہ معاد سے انکار اور معاد جسمانی پر تعجب کا ذکر۔

(۲) مسئلہ معاد پر پہلی خلقت کی طرف توجہ دلانے کے طریقہ سے استدلال خصوصاً مردہ زمینوں کا بارش کے نزول کے ذریعہ احیاء۔

(۳) یوم حساب کے لیے ثبوت اعمال کے مسئلہ کی طرف اشارہ اور اس کے اقوال۔

(۴) موت سے مربوط مسائل اور اس جہان سے دوسرے جہاں کی طرف انتقال۔

(۵) روز قیامت کے حوادث کا ایک گوشہ اور جنت و دوزخ کے اوصاف۔

سورہ ق کی تلاوت کی فضیلت

روایات اسلامی سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ اس سورہ کو بہت اہمیت دیتے تھے یہاں تک کہ ہر جمعہ کو نماز جمعہ کے خطبہ میں اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(تفسیر قرطبی جلد ۹ ص ۶۱۷۱ و تفسیر نمونہ جلد ۲۲ ص ۲۰۸)

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپ ہر عید اور ہر جمعہ کے دن اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے یہ سب کچھ اس بناء پر ہے کہ جمعہ اور عید کا دن انسانوں کی بیداری اور آگاہی کا دن ہے یہ پہلی فطرت کی طرف لوٹنے اور خدا اور یوم الحساب کی طرف توجہ کرنے کا دن ہے اور چونکہ اس سورہ کی آیات مسئلہ معاد موت اور قیامت کے حوادث کو بہت ہی موثر طریقہ سے بیان کرتی ہیں علاوہ ازیں مسائل پر غور و فکر کرنا انسانوں کی بیداری اور تربیت میں عمیق اور گہری تاثر رکھتا ہے۔

ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے اس طرح نقل ہوا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ قَ هَوَّنَ اللَّهُ عَلَيْهِ تَارَاتِ الْمَوْتِ وَ سَكَرَاتِهِ

جو شخص سورہ ق تلاوت کرے گا خداوند عالم اس پر موت کی مشکلات اور سکرات کو آسان کر دے

گا۔ (تفسیر مجمع البیان جلد ۹ ص ۱۴۰ و تفسیر نمونہ جلد ۲۲ ص ۲۰۸)

ایک اور حدیث میں امام باقرؑ سے روایت ہے

مَنْ أَدَّ مَنْ فِي فَرَائِضِهِ وَ نَوَافِلِهِ سُورَةَ قَ

وَ سَعَّ اللَّهُ فِي رِزْقِهِ وَ أَعْطَاهُ كِتَابَتَهُ

بَيِّمْنِهٖ وَحَاسِبْهٖ حِسَابًا يَّسِيرًا

جو شخص ہمیشہ واجب اور مستحب نمازوں میں سورہ ق کی تلاوت کرتا رہے گا خدا اس کی روزی میں وسعت پیدا کر دے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور قیامت میں اس کا حساب کتاب آسان کرے گا۔
(تفسیر مجمع البیان جلد ۹ ص ۱۳۰ و تفسیر نمونہ جلد ۲۲ ص ۲۰۸)

(۵۱) سورہ ذاریات

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۶۰ آیات ہیں)

سورہ ذاریات کے مطالب

اس سورہ میں بحث کا محور پہلے درجہ میں معاد و قیامت اور مؤمنین اور کفار کی جزا و سزا سے مربوط مسائل ہیں لیکن اس لحاظ سے سورہ ق کی طرح نہیں ہے بلکہ اس سورہ میں بحث کے لیے دوسرے موضوعات بھی ظہر آتے ہیں کلی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ اس سورہ کے مباحث ذیل کے پانچ محوروں کے گرد گردش کرتے ہیں۔

(۱) جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس کے ایک حصہ میں معاد و قیامت اور اس کے متعلقات کے مباحث بیان ہوئے ہیں۔

(۲) اس سورہ کے دوسرے حصہ میں مسئلہ توحید اور نظام آفرینش میں خدا کی آیات اور نشانیوں کا بیان ہوا ہے۔

(۳) یہ ان فرشتوں کی داستان کے بارے میں ہے جو ابراہیم کے مہمان ہوئے تھے۔

(۴) اس موسیٰ میں وقوم عاد و قوم ثمود اور قوم نوح کے داستانوں سے متعلق مختصر اشارہ ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الذَّارِيَّاتِ فِي يَوْمِهِ أَوْ لَيْلِهِ

أَصْلَحَ اللَّهُ لَهُ مَعِيشَتَهُ وَأَمَّاهُ بِرِزْقٍ وَاسِعٍ

وَنُورَ لَهُ قَبْرِهِ بِسِرَاجٍ يَزْهَرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ جو شخص دن یا رات کے وقت سورہ ذاریات کو پڑھے گا خدا اس کی زندگی

کے حالات اور معیشت کی اصلاح کرے گا اس کو وسیع روزی دے گا اور اس کی

قبر کو ایک ایسے چراغ سے روشن کرے گا جو قیامت کے دن تک چمکتا رہے گا

ہم بار بار بیان کر چکے ہیں کہ ان عظیم اجر کو حاصل کرنے کے لیے صرف زبان

کافی نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد ایسی تلاوت ہے جو فکر و نظر میں تحریک پیدا کرے اور انسان کو عمل

پر ابھار دے۔

(۵۲) سورہ طور

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۴۹ آیات ہیں)

سورہ طور کے مطالب

یہ سورہ بھی انہی سورتوں میں سے ہیں جس کے مباحث کا زیادہ زور ایک طرف تو

معاد اور نیک و پاک لوگوں کی تقدیر کے مسئلہ پر ہے اور دوسری طرف بروز قیامت مجرموں اور

بدی کرنے والوں کی حالات سے متعلق ہے اگرچہ کچھ دوسرے مطالب بھی اس میں مختلف

اعتقادی سلسلوں میں نظر آتے ہیں۔

مجموعی طور پر اس سورہ کے مضامین کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) اس حصہ میں جو پے درپے قسموں سے شروع ہوتی ہے عذاب الہی قیامت کی نشانیوں جہنم کی آگ اور کفار کی سزاؤں کے بارے میں بحث ہوتی ہے۔

(۲) اس سورہ کا دوسرا حصہ بہشت کی نعمتوں اور قیامت میں مواہب الہی جو پرہیزگاروں کے انتظار میں ہیں انہیں تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

(۳) اس حصہ میں پیغمبر السلام کی نبوت کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور ان اتہامات کو جو دشمنوں نے آپ پر لگائے تھے بیان کرتا ہے اور مختصر طور پر ان کا جواب دیتا ہے۔

(۴) اس حصہ میں توحید کے سلسلے میں گفتگو ہے اور اس مسئلہ کو واضح استدلال کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

(۵) اس حصہ میں پھر مسئلہ معاد اور روز قیامت کی کچھ مخصوص باتوں کی طرف لوٹتا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الطُّورِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ

يُوَفِّيَهُ مِنْ عَزَائِهِ وَأَنْ يُنْعِمَهُ فِي جَنَّتِهِ

جو شخص سورہ طور کی تلاوت کرے تو خدا پر لازم ہے کہ اسے اپنے عذاب سے ماموں

قرار دے اور اسے اپنی بہشت کی نعمتوں سے بہرہ ور کرے۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۱۶۲ و تفسیر صومہ جلد ۲۲ ص ۳۵۲)

ایک اور حدیث میں امام باقرؑ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الطُّورِ جَمَعَ اللَّهُ لَهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

جو شخص سورہ طور کی تلاوت کرے خدا دنیا و آخرت کی بھلائی اس کے لیے جمع کر دے گا۔
(مجمع البیان جلد ۹ ص ۱۶۲ تفسیر برہان جلد ۴ ص ۲۴۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۲ ص ۳۵۲)

(۵۳) سورہ النجم

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۶۲ آیات ہیں۔)

سورہ النجم کے مطالب و مضامین

بعض مفسرین کے قول کے مطابق یہ سورہ وہ سب سے پہلا سورہ ہے جسے پیغمبر نے اپنی دعوت کا اعلان کرنے کے بعد آشکارا اور بلند آواز سے حرم مکہ میں تلاوت کی اور مشرکین نے اسے غور سے سنا اور اس دن تمام مومنین کے ساتھ مشرکین تک نے بھی سجدہ کیا۔

(تفسیر روح البیان جلد ۹ ص ۲۰۸)

یہ سورہ بعض مفسرین کے قول کے مطابق بعثت کے پانچویں سال ماہ مبارک رمضان میں نازل ہوا۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ پہلا سورہ ہے جس میں سجدہ واجب والی آیت نازل ہوئی لیکن مشہور روایت کے مطابق سورہ اقرأ اس سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس سورہ کے مضامین و مطالب کو سات حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) * اس سورہ کے آغاز میں قرآن ایک پر معنی قسم کے بعد وحی کی حقیقت کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔

(۲) اس سورہ کے دوسرے حصہ میں قرآن پیغمبر کے معراج سے گفتگو کرتا ہے۔

(۳) اس کے بعد بتوں کے سلسلہ میں مشرکین کے خرافات فرشتوں کی عبادت اور دوسرے امور جو ہوس ہوا اس کے سوا اور کچھ نہ تھے۔

(۴) اس میں ان منحرفین اور عام گناہوں پر توبہ کی راہ کھولتے ہوئے انہیں حق تعالیٰ کی مغفرت واسعہ کی نوید سناتا ہے۔

(۵) آخر میں پروردگار کی عبادت اور سجدہ کے امر کے ساتھ سورہ کو ختم کرتا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

روایات میں اس سورہ کی تلاوت کے بارے میں کئی ایک اہم فضائل بیان ہوئے ہیں۔

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ النِّجْمِ أُعْطِيَ مِنَ الْآجْرِ عَشْرَ

حَسَنَاتٍ بِعَدَدٍ مَنْ صَدَّقَ بِمُحَمَّدٍ ۝ وَمَنْ جَحَرَ بِهِ

جو شخص سورہ انجم پڑھے گا خدا ان لوگوں کی تعداد کے مطابق جو پیغمبر پر ایمان لائے تھے اور ان

لوگوں کی تعداد کے مطابق جنہوں نے آپ کا انکار کیا دس نیکیاں اسے عطا کرے گا۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۱۷۰ تفسیر مومنہ جلد ۲۲ ص ۴۰۰)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے

مَنْ كَانَ يُدْ مِنْ قِرَاءَةِ وَالنِّجْمِ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَوْ

فِي كُلِّ لَيْلَةٍ عَاشَ مَحْمُودًا بَيْنَ النَّاسِ وَكَانَ

مَغْفُورًا لَهُ وَكَانَ مُحِبًّا بَيْنَ النَّاسِ

جو شخص سورہ انجم کی ہر دن اور ہر رات تلاوت کرے گا وہ لوگوں کے درمیان ایک قابل تعریف

اور شاکستہ شخص سمجھا جائے گا خدا اس کو بخش دے گا اور وہ لوگوں کے درمیان محبوب رہے گا۔

(بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۳۰۵ تفسیر مومنہ جلد ۲۲ ص ۴۰۱)

(۵۴) سورہ قمر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس میں ۵۵ آیتیں ہیں۔)

سورہ قمر کے مضامین

اس سورہ کے مضامین کو مجموعی طور پر چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(۱) سورہ کے آغاز میں قرب قیامت شق القمر اور نفلین کی طرف سے آیات الہی کے انکار پر گفتگو کی گئی ہے۔

(۲) دوسرے حصہ میں سب سے پہلی سرکش متمرّد اور ہٹ دھرم قوم نوح اور طوفان نوح کے بارے میں مختصر بحث ہے۔

(۳) تیسرا حصہ قوم عاد کی داستان بیان کرتا ہے اور ان پر آنے والے درد ناک عذاب کی کیفیت پیش کرتا ہے۔

(۴) اس حصہ میں قوم ثمود اور ان کی مخالفت کا ذکر ہے جو انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام سے روا رکھی ناقہ صالح کے معجزہ کا بھی ذکر ہے آخر میں عذاب الہی کا بیان ہے۔

(۵) اس کے بعد قوم لوط کا ذکر ہے۔

فضیلت تلاوت سورہ قمر

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ فرماتے ہیں

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ اقْتَرَبَتْ السَّاعَةُ فِي كُلِّ غَيْبٍ بَعَثَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةً

الْبَدْرِ وَمَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ كَانَ أَفْضَلَ وَجَاءَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجْهَهُ سِفْرًا عَلَى وَجْهِهِ الْخَلَّائِقِ

جو شخص سورہ اقتربت کو ایک دن چھوڑ کر پڑھے گا وہ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھے گا

کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا اور جو اسے ہر شب میں پڑھے تو یہ اس

سے بھی افضل ہے قیامت میں ایسے شخص کے چہرے کی روشن تمام مخلوق پر برتری رکھتی

ہوگی۔ (مجمع البیان جلد ۹ آغاز سورہ قمر تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۳۰)

میدان قیامت میں چہرے کی یہ چمک یقیناً مضبوط اور سچے ایمان کی علامت ہوگی یہ

چمک اس سورہ کی تلاوت اس میں غور و فکر اور اس کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہوگی صرف

تلاوت سے نہیں۔

(۵۵) سورہ الرحمن

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۷۸ آیتیں ہیں)

سورہ الرحمن کا مضمون

یہ سورہ کلی طور پر خدا کی ان مختلف مادی و معنوی نعمتوں کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندوں کے

لیے ارزانی فرمائی ہیں اور انہیں ان میں محصور کیا ہے ان نعمتوں کا بیان اس انداز میں ہے کہ اس

سورہ کا نام سورہ رحمت یا سورہ نعمت رکھا جاسکتا ہے ہی وجہ ہے کہ یہ سورہ الرحمن سے شروع ہوا

کہ جو خدا کا اسم مبارک ہے اور اس کی رحمت واسعہ کو بیان کرتا ہے اس سورہ کے مضامین کو چند

حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: جو سورہ کا مقدمہ اور آغاز ہے یہ خدا کی عظیم نعمتوں خلقت تعلیم و تربیت حساب و

میزان انسان کے رفاہی وسائل و ذرائع اور اس کی جسمانی غذاؤں کی گفتگو کرتا ہے۔

دوسرا حصہ: جن و انس کی خلقت کی کیفیت کے مسئلہ کی ایک وضاحت ہے۔

تیسرا حصہ: زمین آسمان میں جو خدا کی آیات اور نشانیاں ہیں ان کی نعمتوں کے بارے میں

گفتگو ہے اس میں دقت نظر اور شریعی گفتار کے ساتھ جنت کی نعمات کہ وہ باغات ہوں یا چشمے

پھل ہوں یا خوبصورت و باوقار زوج یا انواع و اقسام کے لباس ان سب کی وضاحت کی ہے۔

سورہ الرحمن کی تلاوت کی فضیلت

چونکہ یہ سورہ نعمتوں کی شکرگزاری کے احساس کو انسانوں میں نہایت عمدہ انداز میں

پیدا کرتی ہے اور دنیا و آخرت کے مادی و معنوی مواہب کے بیان سے انسان کے شوق بندگی و

اطاعت میں اضافہ کرتی ہے اس لیے اس کی تلاوت کی فضیلت بھی بہت زیادہ بیان ہوئی ہے

تلاوت وہ کہ جو انسانی روح کی گہرائیوں میں نفوذ کرے اور اک حقائق کے لیے تحریک کے

باعث ہو نہ کہ صرف زبان تک محدود رہے۔

رسول اکرمؐ کی ایک حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ

مَنْ قَرَأَ الرَّحْمَنَ رَجَمَ اللَّهُ ضَعْفَهُ

وَأَدْنَى شُكْرَ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ

جو شخص سورہ الرحمن کو پڑھے تو خدا نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے سلسلہ میں اس

کی کمزوری پر رحم کرے گا اور نعمتوں کی شکرگزاری کا حق کہ جو اسے عطا کی گئی

ہیں خود ادا کرے گا۔ (تفسیر نور المقلین ج ۵ ص ۱۸۷ تفسیر نمونہ ج ۲۳ ص ۸۷)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے سورہ الرحمن کی تلاوت اور اس کے ساتھ

قیام کو ہرگز نہ چھوڑنا کیونکہ یہ سورہ منافقین کے دل میں ہرگز استقرار نہیں پاتا اور خدا اس سورہ کو قیامت کے دن ایک انسان کی شکل عطا کرے گا جو بہت ہی خوبصورت ہوگی اور جس میں سے بہت ہی عمدہ خوشبو آتی ہوگی۔ پھر وہ ایسی جگہ قیام کرے گی کہ جو خداوند متعال سے بہت زیادہ قریب ہوگی تو خدا سورہ سے پوچھے گا کہ دنیاوی زندگی میں کونسا شخص تیرے مضامین پر عمل پیرا تھا اور ہمیشہ تیری تلاوت کرتا تھا وہ سورہ جواب میں کہے گا کہ پروردگار وہ فلاں فلاں اشخاص ہیں اس وقت ان افراد کے چہرے چمکنے لگیں گے اب خدا ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ تم جس جس کے لیے چاہتے ہو بخشش کی سفارش کرو جتنی آرزو اپنے دل میں رکھتے ہو گے اپنے لوگوں کی بخشش کی سفارش کریں گے اور ہر وہ شخص جس کی بخشش کی وہ سفارش کریں گے اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا اور جہاں چائے سکونت اختیار کرے۔

(بحوالہ انوار ج ۹۲ ص ۳۰۶ تفسیر نمونہ ج ۲۳ ص ۸۷)

ایک اور حدیث میں آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص سورہ الرحمن کی تلاوت کرے جب وہ آیت قَبَائِلِ الْآلِیِّ رَبِّکُمْ تَکْذِبَانِ پڑھے تو کہے لَا شَئَیْ مِنْ آلَکَ رَبِّ اُکْذِبُ یعنی خداوند میں تیری کسی نعت کا انکار نہیں کرتا اگر وہ رات کو تلاوت کرے اور اسی شب انتقال کر جائے تو وہ شہید قرار پائے گا۔

(۵۶) سورہ واقعہ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۹۶ آیتیں ہیں)

سورہ واقعہ کے مضامین

سورہ واقعہ جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے قیامت اور اس کی خصوصیات کے

مضامین پر مشتمل ہے اور یہ مسئلہ اس سورہ کی ۹۶ آیتوں کا بنیادی موضوع ہے لیکن ایک لحاظ سے اس سورہ کے مضامین کو آٹھ حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(۱) ظہور قیامت کا آغاز اور اس سے ملحق سخت وحشت ناک حوادث۔

(۲) اس دن انسانوں کی اصحاب الیمین اصحاب الشمال اور مقربین میں تقسیم۔

(۳) مقامات مقربین کے بارے میں ایک تفصیلی بحث اور جنت میں انواع اقسام کے

ثواب اور سزاؤں کا ذکر۔

(۴) پہلے گروہ یعنی اصحاب الیمین کے بارے میں تفصیلی بحث اور انواع و اقسام کی الٰہی

نعمتوں کا تذکرہ۔

(۵) مسئلہ معاد کے سلسلہ میں مختلف دلائل کا بیان خدا کی قدرت اور انسان کی حقیر و تا چیر

نطفہ سے خلقت نباتات میں پھلی حیات نزول بارش اور آگ کا روشن ہونا کہ یہ سب توحید کی

علامتوں کے ذیل میں آتا ہے۔

(۶) اصحاب الشمال کے بارے میں قابل توجہ بحث اور دوزخ میں ان کی درد ناک

سزائیں۔

(۷) حالت اختصار کی تصویر کشی اور اس دنیا کی طرف انتقال جو قیامت کے مقدمات میں

سے ہے۔

(۸) مومنین کی جزا و ثواب اور کفار کے عذاب پر ایک اجمالی نظر۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کے بارے میں اسلامی کتابوں میں بہت سی روایات موجود ہیں

ان حدیثوں میں سے ایک رسول اللہ سے منقول ہے۔

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَالِقَةِ كُتِبَ لَيْسَ مِنَ الْغَافِلِينَ

جو شخص سورہ واقعہ کی تلاوت کرے گا تو اس کے بارے میں لکھائے گا کہ یہ غافلین میں سے نہیں ہے۔ (تفسیر مجمع البیان جلد ۹ ص ۲۱۲ تفسیر برہان جلد ۴ ص ۲۷۳)

اس سورہ کی آیتیں اس قدر دل ہلا دینے والی اور چوٹکا دینے والی ہیں کہ ان کے پڑھنے کے بعد پھر انسان کے لیے غفلت کی گنجائش نہیں رہتی اسی بنا پر پیغمبر اسلام کی ایک اور حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ جس وقت پیغمبر اسلام سے یہ سوال ہوا کہ آپ کے چہرہ مبارک پر بڑھاپے کے آثار اس قدر کیوں نمایاں ہو گئے تو آپ نے جواب میں فرمایا شیبقتنی ھود والواقعه والمرسلات و عم يتسائلون ہیں۔ سورہ ھود واقعہ مرسلات و عم يتسائلون نے مجھے بوڑھا کر دیا کیونکہ ان سورتوں میں قیامت کے دل ہلا دینے والے واقعات ہولناک حادثوں اور بحرہوں کی سزاؤں کا بیان ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک حدیث ہے

مَنْ قَرَأَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ جُمُعَةٍ الْوَاقِعَةِ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَحَبَّبَهُ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلَمْ يَرَفِي الدُّنْيَا بُوًى سَاءَ أَبَدًا وَلَا فَقْرًا وَلَا فَاقَةً وَلَا آفَةً

مَنْ آفَاتِ الدُّنْيَا وَكَانَ مِنْ رُفَقَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

جو شخص ہر شب جمعہ سورہ واقعہ کی تلاوت کرے تو خدا اس کو دوست رکھتا ہے اور اسے لوگوں کا محبوب بنا دیتا ہے اور وہ دنیا میں ہر گز سختی اور تکلیف نہیں دیکھتا اور فقر و فاقہ و آفات دنیا میں سے کوئی آفت اس پر نہیں آئے گی اور وہ امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے رفقاء میں شمار ہوگا۔ (ثواب الاعمال مطابق نقل نور الثقلین جلد ۵ ص ۲۰۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۱۵۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تَصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا

جو شخص رات کو سورہ واقعہ پڑھے تو وہ کبھی بھی افلاس کا شکار نہیں ہوگا۔

(روح المعانی جلد ۲۷ ص ۱۱۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۱۵۵)

اس بنا پر سورہ واقعہ کو ایک روایت میں سورہ فنی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

(۵۷) سورہ حدید

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں ۲۹ آیتیں ہیں)

سورہ حدید کے مشمولات

یہ سورہ ان سورتوں میں سے ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی ہیں اس کے مدنی ہونے پر مفسرین کا اجماع ہے مدنی سورتوں کی خصوصیات کے طور پر اعتقادی بنیادوں کو مستحکم کرنے کے علاوہ اس سورہ میں کئی اجتماعی حکومتی اور عملی احکام پیش کیے گئے ہیں جن کے نمونے ہم آیت ۱۱، ۱۰ اور ۲۵ میں دیکھتے ہیں۔

(۱) اس سورہ کی ابتدائی آیات میں توحید اور صفات خدا کے بارے میں نہایت مدلل اور دلچپ بحث ہے خدا کی تقریباً بیس ایسی صفاتیں ان میں مذکور ہیں جن کا ادراک انسان کو معرفت خدا کی ایک بلند منزل پر فائز کرتا ہے۔

(۲) دوسرا حصہ قرآن سے متعلق اور اس نورانی کے بارے میں گفتگو کرتا ہے جو شرک کی تاریکیوں میں چمکا۔

(۳) اس حصہ میں قیامت میں مومنین اور منافقین کی جو کیفیت ہوگی اس پر مشتمل ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ پہلا گروہ نور ایمان کے سائے میں باغ فردوس کی طرف گامزن ہو جاتا ہے اور دوسرا گروہ شرک کی ظلمتوں میں محصور رہ جاتا ہے اس سورہ میں یہ دونوں مباحث ہیں اس طرح سورہ میں اسلام کے تین بنیادی اصول توحید نبوت اور قیامت نہایت خوبی سے بیان ہوئے ہیں۔

(۴) اس میں قبول ایمان کی دعوت دی گئی ہے اور شرک سے دستبردار ہونے کی تلقین کی گئی ہے اس حصہ میں گزشتہ کافر قوموں میں سے ایک قوم کے احوال بھی بیان ہوئے ہیں۔

(۵) اس حصہ میں راہ خدا میں انفاق پر زور دیا گیا ہے جہاں فی سبیل اللہ کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے اور مال دنیا کے بے قدر و قیمت ہونے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس سورہ کا نام حدید رکھا گیا ہے وہ اس تعبیر کی بنا پر ہے جو آیہ ۲۵ میں ہوئی۔

(۶) آخر حصہ میں رہبانیت اور اجتماعی طور پر گوشہ نشینی اختیار کرنے کے مسئلہ پر بحث کے ساتھ اس کی مذمت کی گئی ہے اور اسلامی نقطہ نظر کا اس سے خلاف واضح کیا گیا ہے۔

سورہ حدید کی تلاوت کی فضیلت

روایات اسلامی میں اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے سلسلے میں قابل ذکر باتیں سامنے آئی ہیں خالی تلاوت نہیں بلکہ ایسی تلاوت جس میں غور و فکر اور تدبر و تفکر کا عنصر شامل ہو اور جو عمل کی صاف دعوت ہے کی ایک حدیث میں منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْحَدِيدِ كُتِبَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

جو شخص سورہ حدید پڑھے گا وہ ان لوگوں کے زمرہ میں شمار ہوگا جو خدا اور اس

کے پیغمبر پر ایمان رکھتے ہیں۔

(تفسیر مجمع البیان نمونہ جلد ۲۳ ص ۲۱۸)

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے منقول ہے کہ آپ سونے سے پہلے مسحات کی تلاوت فرماتے تھے مسحات وہ سورتیں ہیں جو کج اللہ یا مسیح اللہ سے شروع ہوتی ہیں اور وہ پانچ سورتیں ہیں سورہ حدید حشر صف جمعہ اور تغابن آپ فرمایا کرتے تھے۔

إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً أَفْضَلَ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ

ان میں سے ایک ایسی آیت جو ہزار آیتوں سے افضل و برتر ہے۔

(مجمع البیان آغاز سورہ حدید و در المنثور جلد ۶ ص ۱۷۰)

البتہ آپ نے اس آیت کو معین نہیں فرمایا لیکن بعض مفسرین نے یہ حال ظاہر کیا ہے کہ اس سے مراد سورہ حشر کی آخری آیت ہے اگرچہ اس سلسلہ میں انہوں نے کوئی واضح دلیل پیش نہیں کی۔

ایک اور حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ كُلَّهَا قَبْلَ أَنْ يَنَامَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى

يُذْرِكَ الْقَائِمَ وَإِنْ مَاتَ كَانَ فِي جَوَارِ رَسُولِ اللَّهِ

جو شخص مسحات کی تلاوت کرے گا وہ اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھے گا جب تک حضرت مہدیؑ کا ظہور نہ ہو جائے اور اگر اس سے پہلے وہ دنیا سے اٹھ گیا تو دوسرے جہاں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمسایہ میں ہوگا۔

(۵۸) سورہ مجادلہ

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں ۲۲ آیتیں ہیں)

سورہ مجادلہ کے مضامین

یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا ہے اور مدنی سورتوں کی طبیعت مزاج کے مطابق زیادہ فقہی احکام اجتماعی نظام زندگی مسلمانوں اور غیر مسلموں کے باہمی روابط کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔ اس سورہ کے تمام مباحث کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) پہلے حصہ ظہار کے بارے میں گفتگو کرتا ہے یہ زمانہ جاہلیت میں ایک قسم کی طلاق اور دائمی جدائی شمار ہوتی تھی اسلام نے اس میں اعتدال پیدا کیا اور اس کی صحیح راہ متعین کی۔

(۲) دوسرے حصہ میں آداب مجالست کے احکام کے بارے میں گفتگو سرگوش سے منع کیا گیا ہے۔ اور جو نئے لوگ مجلس میں داخل ہوں انہیں جگہ دینے کے بارے میں احکام ہیں۔

(۳) تیسرے اور آخری حصہ میں جو بحث سے وہ گویا منہ سے بولتی ہوئی بھی ہے تفصیلی بھی اور سرکوبی کرنے والی بھی منافقین یعنی وہ لوگ جو بظاہر اسلام کا دم بھرتے ہیں لیکن دشمن اسلام کے ساتھ پوشیدہ طور پر ربط و ضبط رکھتے ہیں ان کے بارے میں گفتگو ہے سچے مسلمانوں کو گردو شیطین و منافقین میں داخل ہونے سے ڈرایا گیا ہے۔

سورہ مجادلہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں دو روایتیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہیں پہلی روایت میں ہے کہ

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْمُجَادَلَةِ كُتِبَ

مِنْ حَرْبِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص سورہ مجادلہ کی تلاوت کرے اور اس میں غور و فکر کرے

اور اس پر کاربند ہو تو بروز قیامت وہ حزب اللہ میں شمار ہوگا

دوسری حدیث میں ہم پڑھتے ہیں

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْحَدِيدِ وَالْمُجَادَلَةِ فِي صَلَوةٍ فَرِيضَةٍ
وَأَدَمَّنَهَا يُعَذِّبُهُ اللَّهُ حَتَّى يَمُوتَ أَبَدًا وَلَا يَرَى فِي نَفْسِهِ
وَلَا فِي أَهْلِهِ سُوءًا أَبَدًا وَلَا خِصَاصَةً فِي بَدَنِهِ

جو شخص سورہ حدید مجادلہ واجب نمازوں میں پڑھے اور ان کا ورد رکھے تو خدا اس کی پوری زندگی
میں اس پر کوئی عذاب نازل نہیں کرے گا اور وہ اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ میں کوئی
برائی نہیں دیکھے گا نیز فقر و بد حالی میں گرفتار نہیں ہوگا۔

(۵۹) سورہ حشر

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں ۲۴ آیتیں ہیں)

سورہ حشر کے مضامین

یہ سورہ زیادہ تر مسلمانوں اور یہود بنی نظیر کی لڑائی سے متعلق بیانات پر مشتمل ہے اور
آخر کار ان کے مدینہ سے اخراج یعنی ان کے وجود سے اس مقدس سر زمین کے پاک ہو جائے
کے تذکرے پر ختم ہوتا ہے اس لیے یہ قرآن مجید کے بیدار کرنے والی اور جھنجھوڑنے والی اہم
سورتوں میں سے ایک ہے اور یہ گزشتہ سورہ کی آخری آیات سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہے
جن میں حزب اللہ سے کامیابی کا وعدہ کیا گیا ہے اور درحقیقت یہ کامیابی کا ایک واضح نمونہ ہے
اس سورہ کے مشمولات کو چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

پہلے حصہ: میں صرف ایک آیت ہے جو اس سورہ کے مختلف مباحث کے لیے دیاچہ کی
مثبت رکھتی ہے اس میں پروردگار علیم و حکیم کی اس تسبیح کے بارے میں گفتگو ہے جو تمام

موجودات بجالاتے ہیں۔

دوسرا حصہ: اس میں دو سے لیکر دس تک کل نو آیتیں ہیں وہ مسلمانوں کی مدینہ کے عہد ممکن یہودیوں سے لڑائی کے واقعہ کو بیان کرتی ہیں۔

تیسرا حصہ: جو آیت گیارہ سے لیکر سترہ تک محیط ہے منافقین کے بارے میں ہے جو یہودیوں سے ساز باز رکھتے تھے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے منجملہ دیگر فضیلتوں کے ایک فضیلت کے بارے میں ہمیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ملتی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْحَشْرِ لَمْ يَبْقَ جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَلَا عَرْشٌ وَلَا كُرْسِيُّ وَلَا حِجَابٌ وَلَا السَّمُوتُ السَّبْعُ وَلَا الْأَرْضُونَ السَّبْعُ وَالْهَوَامُّ وَالرِّيَّاحُ وَالطَّيْرُ وَالشَّجَرُ وَالْدَّوَابُّ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالْمَلَائِكَةُ إِلَّا صَلُّوا عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرُوا لَهُ وَإِنْ مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ

أَوَّلِيلَةَ مَاتَ شَهِيدًا

جو شخص سورہ حشر پڑھے تو جنت و دوزخ عرش و کرسی حجاب ساتوں آسمان ساتوں زمین حشرات الارض ہوا کیں پرندے درخت چلتے پھرتے ہوئے جانور اور سورج اور ملائکہ سب اس کے لیے دعائے مغفرت کریں گے اور وہ اگر اس دن یا رات فوت ہو جائے تو شہید شمار ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۲۵۵ پہلی حدیث کو قرطبی نے بھی اسی سورہ کے آغاز میں تحریر کیا ہے)

تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۳۴۲

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ إِذَا أَمْسَى الرَّحْمَنَ وَالْحَشَرَ وَكَلَّ

اللَّهُ بِدَارِهِ مَلَكًا شَاهِدًا سَيَفُهُ حَتَّى يُصْبِحَ

جو شخص سورہ رحمن اور سورہ حشر غروب آفتاب کے وقت پڑھے تو خدا ایک

فرشتے کو ننگی تلوار کے ساتھ اس کے گھر کی حفاظت پر مامور کرے گا۔

(تفسیر مجمع البیان جلد ۹ ص ۲۵۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۳۴۲)

(۶۰) سورہ ممتحنہ

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ۱۳ آیات ہیں)

سورہ ممتحنہ کے مضامین

حقیقت میں اس سورہ کے دو حصے ہیں اول اس میں حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کا مسئلہ اور مشرکین سے دوستی کرنے سے ممانعت کا بیان ہے مسلمانوں کو خدا کے عظیم پیغمبر سے ہدایت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے

دوسرے حصے میں مہاجر و غورتنوں ان کی آزمائش اور امتحان اسی مربوط کچھ احکام سے بحث کی گئی ہے اس سورہ کے لیے ممتحنہ کے نام کا انتخاب بھی اسی امتحان کے مسئلہ کی وجہ سے ہے اس سورہ کے لیے ایک اور نام بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ مودت ہے کہ جو اس سورہ کی پہلی آیت میں مشرکین سے مودت کرنے سے منع کرنے کی وجہ سے ہے۔

سورہ مختہ کی تلاوت کی فضیلت

رسول خدا ﷺ سے ایک حدیث میں آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْمُتَحَنِّةِ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ

وَالْمُؤْمِنَاتُ لَهُ شَفَعَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص سورہ مختہ کی تلاوت کرے گا تمام مومنین و مومنات قیامت کے دن اس کے شفیع ہو گئے۔

ایک اور حدیث میں امام علیؑ بن الحسین سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْمُتَحَنِّةِ فِي فَرَأَيْضِهِ وَنَوَافِلِهِ اِمْتَحَنَ

اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيْمَانِ وَنَوَّرَ لَهُ بَصَرَهُ وَلَا يُصِيبُهُ فَقْرٌ

اَبَدًا وَلَا جُنُونٌ فِي بَدَنِهِ وَلَا فِي وَلَدِهِ

جو شخص سورہ مختہ کو واجب اور مستحب نمازوں میں پڑھے گا خدا اس کے دل کو ایمان

کے لیے خالص اور آمادہ کر دے گا اور اسے نور بصیرت عطا کرے گا اور ہرگز اسے

فقر و فاقہ و امن گیر نہ ہوگا اور وہ خود اور اس کی اولاد جنوں میں گرفتار نہ ہوگی۔

یہ بات کہے بغیر واضح ہے کہ تمام فضیلتیں اور اعزاز اس شخص کے لینے ہیں جو اس سورہ کی آیات

پر حُبُّ فی اللہ و بعض فی اللہ اور راہ خدا میں جہاد کرنے کے سلسلے میں اس

کے مضمون پر کار بند ہونے کے لینے توجہ دے گا۔

(۶۱) سورہ صف

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ۱۴ آیات ہیں)

سورہ صف کے مضامین

- یہ سورہ درحقیقت دو بنیادی محوروں کے گرد گھومتا ہے اولاً اسلام کی تمام آسمانی ادیان پر برتری اور خدا کی طرف سے اس کی بقاء و دوام کی ضمانت اور ثانیاً اس دین کی حفاظت اور ترقی کے لیے جہاد کا لازم ہونا لیکن تفصیلی نظر سے اسے چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے
- (۱) سورہ کا آغاز جو خداوند عزیز و حکیم کی تسبیح سے ہوا ہے۔
 - (۲) گفتار و کردار میں ہم آہنگی اور بلا عمل باتوں سے پرہیز کی دعوت۔
 - (۳) عزم راسخ اور اتحاد کامل کے ساتھ جہاد کی دعوت۔
 - (۴) دین اسلام کی تمام ادویاں پر فتح مندی کی ضمانت۔
 - (۵) جہاد کی طرف مؤثر دعوت اور مجاہدین راہ حق کی دنیاوی اور اخروی جزاؤں کا بیان۔
 - (۶) حضرت عیسیٰ کے حواریین زندگی کے بارے میں ایک مختصر سا اشارہ۔

سورہ صف کی تلاوت کی فضیلت

پیغمبر گرامیؐ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ عِيسَى مُصَلِّيًا عَلَيْهِ مُسْتَغْفِرًا

لَهُ مَا دَامَ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَفِيقُهُ

جو شخص سورہ عیسیٰ (سورہ صف) کو پڑھے تو حضرت عیسیٰؑ اس کے لیے دعائے رحمت کریں گے

جب تک وہ دنیا میں زندہ ہے اس کے لیے استغفار کریں گے اور قیامت میں وہ ان کا رفیق اور ساتھی ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۲۷۷ نور الثقلین جلد ۵ ص ۳۰۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۶۶)

ایک اور حدیث میں امام محمد باقرؑ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الصَّفِّ وَأَذَّنَ قَرَأَتَهَا فِي فَرَائِضِهِ

وَنَوَّاهُ لِلَّهِ مَعَ مَلَائِكَتِهِ وَآنْبِيَائِهِ وَ الْمُرْسَلِينَ

جو شخص سورہ صف کو پڑھے یا واجب اور مستحب نمازوں میں اس کی مداومت کرے خدا اسے

فرشتوں اور انبیاء مرسلین کی صف میں قرار دے گا۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۲۷۷ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۶۶)

(۶۲) سورۃ جمعہ

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی گیارہ آیات ہیں)

سورہ جمعہ کے مضامین

یہ سورہ حقیقت میں بنیادی محور پر گردش کرتی ہے

(۱) توحید صفات خدا پیغمبر کی بعثت کا ہدف اور مسئلہ معاد کی طرف توجہ

(۲) نماز جمعہ کا اصلاحی نقشہ اور اس عظیم عبادت کی بعض خصوصیات

لیکن دوسرے لحاظ سے اس سورہ کے مطالب کو چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(۱) موجودات کی عمومی تسبیح

(۲) تعلیم و تربیت کے لحاظ سے پیغمبر اسلام کی بعثت کا ہدف

(۳) مومنین کو تنبیہ کہ وہ دین حق کے اصولوں سے منحرف نہ ہوں جس طرح یہودی منحرف ہو گئے ہیں۔

(۴) موت کے عمومی قانون کی طرف اشارہ جو عالم بقاء کی طرف ایک دریچہ چھوٹا دروازہ یا پھر کھڑکی ہے۔

(۵) نماز جمعہ کا فریضہ انجام دینے کی تاکید اور اس میں شرکت کے لیے کاروبار کی تعطیل کا حکم۔

سورہ جمعہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں۔ چاہے اسے مستقل طور پر پڑھا جائے یا یومیہ نمازوں کے ضمن میں پڑھا جائے ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے مروی ہے۔

وَمَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ أُعْطِيَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بَعْدَ مَنْ
آتَى الْجُمُعَةَ وَبَعْدَ مَنْ لَمْ يَأْتِهَا فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ

جو شخص سورہ جمعہ کی تلاوت کرے خدا اسے ہزار مسلمانوں میں سے ان لوگوں کی تعداد سے جو نماز جمعہ میں شرکت کرتے ہیں اور جو اس میں شرکت نہیں کرتے دس گنا حسنة بخشے گا۔

(مجمع البیان آغاز سورہ جمعہ دنور الثقلین ج ۵ ص ۳۲ تفسیر نمونہ ج ۲۳ ص ۱۰۱)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے

ہمارے شیعوں میں سے ہر مومن پر لازم ہے کہ شب جمعہ میں سورہ جمعہ اور سورہ الاعلیٰ پڑھے اور جمعہ کے ظہر میں جمعہ اور منافقین پڑھے جب وہ ایسا کرے گا تو گویا اس نے رسول

اللہ کا عمل انجام دیا اور خدا کے ہاں اس کا اجر و ثواب بہشت ہے۔

(مجمع البیان آغاز سورہ جمعہ و نور الثقلین ج ۵ ص ۳۲۰ تفسیر نمونہ ج ۲۳ ص ۱۰۲)

خصوصیت کے ساتھ اس بات کی بہت تاکید ہوئی ہے کہ نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور منافقین پڑھی جائے ان روایات میں سے بعض میں یہ آیا ہے کہ حتی الامکان ان کو ترک نہ کریں۔

باوجود اس کے کہ قرائت نماز میں سورہ توحید اور کافرون سے عدول جائز نہیں ہے لیکن نماز جمعہ میں خصوصیت سے استثناء ہوا ہے یعنی ان دونوں سورتوں سے سورہ جمعہ و منافقون کی طرف عدول جائز بلکہ مستحب شمار کیا گیا ہے۔

(تفسیر نمونہ ج ۲۳ ص ۱۰۲ نور الثقلین ج ۵ ص ۳۲۱)

(۶۳) سورہ منافقون

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ۱۱ آیات ہیں)

سورہ منافقون کے مطالب

عمومی طور پر اس کے مضامین کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(۱) منافقین کی نشانیاں جو خود کئی حساس عناوین پر مشتمل ہیں۔

(۲) مومنین کو منافقین سے ہوشیار رہنے کی تلقین اور اس سلسلے میں ہمیشہ نگرانی کی

ضرورت۔

(۳) مومنین کو حنبیہ کہ دنیا کی مادی نعمتیں انہیں ذکر خدا سے غافل نہ کر دیں۔

(۴) خدا کی راہ میں خرچ کرنے موت کے آنے اور انسان کی جان میں حسرت کی آگ

بھرنے سے پہلے اموال سے فائدہ اٹھانے کی وصیت وصییت ہے۔

سورہ منافقون کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر گرامی ﷺ سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْمُنَافِقُونَ بَرَاءً مِنَ النِّفَاقِ

جو شخص سورہ منافقون کو پڑھے وہ ہر قسم کے نفاق سے پاک ہو جاتا ہے۔

(مجمع البیان آغاز سورہ منافقون تفسیر نمونہ جلد ۳۳ ص ۱۳۵)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق سے نقل ہوا ہے ہمارے شیعوں میں سے ہر

مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ شب جمعہ میں سورۃ جمعہ اور سورہ اعلیٰ پڑھے اور جمعہ کے دن

نماز ظہر میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھے۔

اس کے بعد آپؐ نے مزید فرمایا

فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَكَأَنَّمَا يَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ

وَكَأَنَ جَزَاؤُهُ وَثَوَابُهُ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةِ

جب وہ ایسا کرے گا تو گویا اس نے حضرت رسول کے عمل کو انجام دیا

اور اس کی جزا اور ثواب اللہ کے وہاں جنت ہے۔

(ثواب الاعمال مطابق نقل نور الثقلین جلد ۵ ص ۳۳۱ تفسیر نمونہ ۲۳ ص ۱۳۶)

(۶۴) سورہ تغابن

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ۱۸ آیات ہیں۔)

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

رسول خدا کی ایک حدیث میں آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ التَّغَابُنِ دُفِعَ عَنْهُ مَوْتُ الْفَجْأَةِ

جو شخص سورہ تغابن پڑھے گا اس سے ناگہانی موت دور ہو جائے گی۔

(مجمع البیان جلد ۱۹ ص ۲۹۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۱۶۶)

ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے آیا ہے

جو شخص سورہ تغابن کو اپنی واجب نمازوں میں پڑھے گا وہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کرے گی اور اس ہستی کے سامنے ایک ایسی شاہد عادل ہوگی جس نے اس کی شفاعت کی اجازت دی ہے پھر اس سے الگ نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

(مجمع البیان جلد ۱۹ ص ۲۹۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۱۶۶)

(۶۵) سورہ الطلاق

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ۱۲ آیات ہیں۔)

سورہ طلاق کے مضامین

اہم ترین مسئلہ جو اس سورہ میں پیش کیا گیا ہے جیسا کہ اس سورہ کے نام سے ظاہر ہے وہ مسئلہ طلاق اس کے احکام و خصوصیت اور اس کے نتائج ہیں اس کے بعد مبدء و معاد بخیر

کی نبوت اور بشارت و انذار کے مباحث بیان کے گئے ہیں اس طرح اس سورہ کے مضامین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: اس سورہ کی پہلی سات آیات ہیں جو طلاق اور اس سے مربوط مسائل کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں۔

دوسرا حصہ: جو حقیقت میں پہلے حصہ پر عمل پیدا ہونے کا سبب ہے خدا کی عظمت اس کے رسول کے مقام عظمت صالحین کے اجر و ثواب اور بدکاروں کی سزا و عذاب کے بارے میں بحث کرتا ہے۔

سورہ طلاق کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الطَّلَاقِ مَاتَ عَلَى سُنَّةِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جو شخص سورہ طلاق کو پڑھے اور اسے اپنی زندگی کے امور میں اپنائے اور اس پر کاربند رہے وہ سنت پیغمبر پر مرے گا۔ (مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۰۲ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۱۹۵)

(۶۶) سورہ تحریم

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ۱۲ آیات ہیں)

سورہ تحریم کے مضامین

اس سورہ کے بنیادی طور پر چار حصے ہیں

پہلا حصہ

یہ پہلی آیت سے پانچویں آیت تک ہے جو پیغمبر اور ان کی بعض بیویوں کے ایک واقعہ سے مربوط ہے آنحضرت نے حلال غذاؤں میں کسی چیز کو اپنے اوپر حرام قرار دے لیا تو مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ (پارہ ۲۸ سورہ تحریم کی طرف رجوع فرمائیں)

دوسرا حصہ

یہ آیت ۶ سے شروع ہو کر آیت ۸ تک جاتا ہے اور تمام مومنین سے ایک کلی خطاب ہے گھر والوں کی تعلیم و تربیت کے معاملے میں نگران رہنے اور گناہوں سے توبہ کے ضروری ہونے کے بارے میں ہے۔

تیسرا حصہ

یہ صرف ایک ہی آیت ہے جس میں پیغمبر سے کفار و منافقوں سے جنگ اور جہاد کرنے کے بارے میں خطاب ہوا ہے۔

چوتھا حصہ

یہ سورہ آخری حصہ ہے جو آیت ۱۰ سے آیت ۱۲ تک ہے اس میں خدا نے گزشتہ بحث واضح کرنے کے لیے دو صالح اور نیک خواتین مریم اور آسیہ زوجہ فرعون اور دو غیر صالح خواتین زوجہ نوح اور لوط کے حالات کی تفصیل بیان کی ہے۔

تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں رسول خداؐ سے اس طرح نقل ہوا ہے

جو شخص سورہ تحریم کو پڑھے گا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَوْبَةً نَّصُوحًا تو خدا اسے خالص توبہ کی توفیق عطا فرمائے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۱۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۲۳۷)

ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے آیا ہے جو شخص سورہ طلاق و تحریم کو واجب نماز میں پڑھے گا خدا اسے قیامت میں خوف دہرا سے پناہ دے گا جہنم کی آگ سے رہائی بخشے گا اور اسے اس سورہ کی تلاوت اور اس پر مداومت کی بناء پر جنت میں داخل کرے گا کیونکہ یہ دونوں سورتیں پیغمبر کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(ثواب الاعمال مطابق نقل نور الشعلین جلد ۵ ص ۳۶۷ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۲۳۸)

(۶۷) سورہ ملک

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۳۰ آیتیں ہیں۔)

سورہ ملک کے مضامین

سورہ ملک جس کا دوسرا نام منجیہ نجات بخشے والی اور تیسرا نام واقعہ یا مانعہ ہے کیونکہ وہ اپنے تلاوت کرنے والے کو عذاب الہی قبر سے محفوظ رکھتی ہے قرآن مجید کی بہت ہی با فضیلت سورتوں میں سے ہے۔

اس سورہ میں تین حصے ہیں۔

(۱) خدا کی صفات خلقت کا شگفتہ انگیز نظام خصوصاً آسمانوں اور ستاروں کی خلقت زمین کی خلقت اور اس کی نعمتیں اور اسی طرح پرندوں کی خلقت جاری ہونے والے پانی نیز کان آکھ اور آلات شناخت کی خلقت کے بارے میں بحث ہے۔

(۲) معاد قیامت دوزخ کا عذاب اور دوزخیوں کے ساتھ عذاب کے فرشتوں کی گفتگو اور اسی قسم کے امور سے متعلق مباحث۔

(۳) کافروں اور ظالموں کو دنیا و آخرت کے انواع و اقسام کے عذاب سے ازار و تہدہد

بعض کے قول کے مطابق تمام سورہ کا محور اصلی وہی خدا کی حاکمیت ہے جو پہلی آیت میں آئی ہے۔
(گزشتہ مد رک ص ۱۸۴ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۲۷۱)

تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت میں پیغمبر اور آخر اہل بیت سے بہت سے روایت نقل ہوئی ہیں

ایک حدیث میں رسول اکرمؐ سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ تَبَارَكَ فَكَانَ مَآ أَحْيَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ

جو شخص سورہ تبارک کو پڑھے تو ایسا ہے جیسا کہ اس نے شب قدر بیدار رہ کر عبادت میں بسر کی

ہو۔ (مجمع البیان ج ۱۰ ص ۳۲۰ تفسیر نمونہ ج ۲۳ ص ۲۷۲)

ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ سے آیا ہے

وَدَدْتُ أَنْ تَبَارَكَ الْمَلِكُ فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ

میں دوست رکھتا ہوں کہ سورہ تبارک تمام مومنین کے دل میں ثبت ہو جائے۔

(مجمع البیان ج ۱۰ ص ۳۲۰ تفسیر نمونہ ج ۲۳ ص ۲۷۲)

ایک حدیث میں امام محمد بن علی الباقرؑ سے مروی ہے

سُورَةُ الْمَلِكِ هِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ

مَكْتُوبَةٌ فِي التَّوْرَةِ سُورَةُ الْمَلِكِ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي

لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ وَلَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ

سورہ ملک سورہ مانعہ ہے یعنی عذاب قبر سے بچاتی ہے اور تو رات میں اسی کے نام کے ساتھ لکھی

ہوئی ہے جو شخص اس کو رات کے وقت پڑھے تو اس نے بہت کچھ پڑھا اور خوب پڑھا وہ

غافلین میں شمار نہیں ہوگا۔ (مجمع البیان ج ۱۰ ص ۳۲۰ تفسیر نمونہ ج ۲۳ ص ۲۷۲)

(۶۸) سورۃ القلم

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۵۲ آیات ہیں)

سورہ قلم کے مضامین

مجموعی طور پر اس سورہ کے مضامین کو سات حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) سب سے پہلے رسول خدا کی مخصوص صفات کے ایک حصہ کا ذکر خصوصاً آپ کے عمدہ

اخلاق کو پیش کرتا ہے اور ان کی تاکید کی قسموں کے ساتھ تاکید کرتا ہے۔

(۲) اس کے بعد آپ کے دشمنوں کے فتنے صفات اور مزموم اخلاق کے ایک حصہ کو پیش

کرتا ہے۔

(۳) ایک اور حصہ میں اصحابِ الجہنم کی داستان جو حقیقت میں فتنے سیرت مشرکین کے لیے

ایک تنبیہ سے بیان کرتا ہے۔

(۴) ایک اور حصہ میں قیامت اور اس دن کے کفار کے عذاب سے متعلق گونا گوں مطالب

بیان ہوئے ہیں۔

(۵) اس حصہ میں مشرکین کے لیے انذار اور تہدید و تحریف کا بیان ہے۔

(۶) پیغمبرِ اسلام کو حکم دیا گیا ہے کہ کڑے دشمنوں کے مقابلہ میں صبر و استقامت کا مظاہرہ

کریں۔

(۷) آخر میں قرآن کی عظمت اور پیغمبر کے خلاف دشمنوں کی مختلف سازشوں کے بارے

میں گفتگو ہے۔

تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں پیغمبرِ گرامی سے نقل ہوا ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ ن وَالْقَلَمِ أَعْطَاهُ

اللَّهُ ثَوَابَ الَّذِينَ حَسَنَ أَخْلَاقَهُمْ

جو شخص سورہ ن والقلم کی تلاوت کرے گا خدا اس کو ان لوگوں کا ثواب دے گا جو حسن خلاق کے حامل ہیں۔ (تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۳۸۷ و تفسیر مومنہ جلد ۲۳ ص ۳۱۴)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ ن وَالْقَلَمِ فِي قَرِيضَةٍ أَوْ نَافِلَةٍ

أَمَنَهُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُ فِي حَيَاتِهِ فَقْرٌ أَبَدًا

وَأَعَادَهُ إِذَا مَاتَ مِنْ ضَمَّةِ الْقَبْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

جو شخص سورہ ن والقلم کو واجب یا مستحب نماز میں پڑھے گا خدا اسے ہمیشہ کے لیے فقر و فاقہ سے امان میں رکھے گا اور جب وہ مرے گا تو انشاء اللہ اسے فشار قبر سے امان دے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۳۰ تفسیر مومنہ جلد ۲۳ ص ۳۱۶)

(۶۹) سورہ حاقہ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۵۲ آیات ہیں)

سورہ حاقہ کے مضامین

اس سورہ کے مباحث تین تحوروں پر گردش کرتے ہیں۔

پہلا محور

اس سورہ کی بحث کا اہم ترین موضوع ہے وہ قیامت سے مربوط مسائل اور اس کی بہت سی خصوصیات ہیں اسی لیے قیامت کے تین نام حاقہ قارعة واقعہ اس سورہ میں آئے ہیں۔

دوسرا محور

وہ مباحث ہیں جو گزشتہ کافر اقوام خصوصاً قوم عاد و ثمود اور قوم فرعون کی سرنوشت کے بارے میں ہیں جو تمام کفار اور منکرین قیامت کے لیے قوی اور موکد انزاروں پر مشتمل ہیں۔

تیسرا حصہ

وہ مباحث ہیں جو قرآن کی عظمت پیغمبر کے مقام نیز تکذیب کرنے والوں کی سزا اور عذاب کے بارے میں ہیں۔

تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْحَاقَّةِ حَاسِبَهُ اللَّهُ حِسَابًا يَسِيرًا

جو شخص سورہ حاقہ کی تلاوت کرے گا خدا قیامت میں اس کے حساب کو آسان کر دے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۴۲ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۳۷۱)

ایک اور حدیث میں امام محمد باقرؑ سے مروی ہے

اَكْثَرُوا مِنْ قِرَاءَةِ الْحَاقَّةِ فَإِنَّ قِرَاءَتَهَا فِي الْفَرَائِضِ

وَالنَّوَافِلِ مِنَ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَمْ يَسْلَبْ

قَارَتَهَا دِينُهُ حَتَّى يُلْقَى اللَّهَ

سورہ حاقہ کی بہت زیادہ تلاوت کیا کرو کیونکہ فرائض و نوافل میں اس کی قرائت خدا اور اس کے رسول پر ایمان کی نشانی ہے اور جو شخص اسے پڑھے گا اس کا دین محفوظ رہے گا یہاں تک کہ لقاء اللہ تک پہنچ جائے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۴۲ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۳۷۱)

(۷۰) سورۃ معارج

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۴۴ آیات ہیں)

سورۃ معارج کی مطالب

کئی سورتوں کی خصوصیت مثلاً اصول دین کے بارے میں بحث خاص طور پر معادِ مشرکین و مخالفین کیلئے انصار اس سورہ میں کامل طور سے نمایاں ہے اور مجموعی طور سے یہ سورہ چار حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ: اس شخص کے لیے جلدی ہونے والے عذاب کی بات کرتا ہے جس نے پیغمبر کے بعض ارشادات کا انکار کیا تھا اور یہ کہا تھا اگر یہ بات حق ہے تو مجھ پر عذاب نازل فرما اور عذاب آگیا۔

دوسرا حصہ: قیامت کے بہت سی خصوصیات اور اس کے مقدمات اور اس دن کفار کے حالات کے بارے میں آیا ہے۔

تیسرا حصہ: اچھے اور برے انسانوں کی صفات کے ان حصوں کو بیان کرتا ہے جو اسے جنتی اور دوزخی بنادیتے ہیں۔

چوتھا حصہ: مشرکین و منکرین کو ڈرانے والی باتیں اس میں موجود ہیں۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر ﷺ سے آیا ہے
مَنْ قَرَأَ سَأَلَ سَائِلٌ "أَعْطَاهُ اللَّهُ ثَوَابَ
الَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ

جو شخص سورہ سال سائل کو پڑھے تو خدا اسے ان لوگوں کا ثواب دے گا جو اپنی امانتوں
اور عہد و پیمان کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔
(تفسیر مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۵۰ تفسیر نمونہ ج ۲۵ ص ۲۸)

ایک اور حدیث میں امام باقرؑ سے منقول ہے
مَنْ قَرَأَ سَأَلَ سَائِلٌ "لَمْ يَسْأَلْهُ اللَّهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ وَاسْكَنَهُ
جَنَّتَهُ مَعَ مُحَمَّدٍ

جو ہمیشہ سورہ سال سائل کو پڑھے تو خدا قیامت کے دن اس سے اس کے
گناہوں کی باز پرس نہیں کرے گا اور اس کو جنت میں حضرت محمد ﷺ
کے ساتھ سکونت عطا فرمائے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۵۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۲۸)

یہی مضمون امام جعفر صادقؑ سے نقل ہوا۔

(۷۱) سورہ نوح

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۲۸ آیات ہیں۔)

سورہ نوح کے مطالب و مضامین

یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور پیغمبر اکرمؐ اور اس زمانہ کے تھوڑے سے مسلمان نوح اور ان کے اصحاب کے زمانہ کے حالات سے مشابہ حالات رکھتے تھے انہیں بہت سے مسائل کی تعلیم دینا ہے اور اس واقعہ کے بیان کرنے کے اہداف و مقاصد میں سے ایک یہی ہے منجملہ ان کے

- (۱) انہیں یہ بتانا ہے کہ منطقی استدلال کے طریق سے دشمنوں کے ساتھ محبت اور مکمل دوسوزی کے ساتھ ہو کس طرح تبلیغ کریں اور اس راہ میں ہر مفید اور موثر فائدہ کیسے اٹھائیں۔
- (۲) انہیں یہ سکھانا ہے کہ خدا کی طرف دعوت دینے کی راہ میں ہرگز نہ تھکیں چاہے سالہا سال گزر جائیں اور دشمن کتنا ہی مزاحم کیوں نہ ہو۔

- (۳) انہیں یہ سبق دینا ہے کہ ایک طرف تو شوق دلانے کے وسائل ہوں اور دوسری طرف ڈرانے کے عوامل اور دعوت دینے کے لیے دونوں طریقوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔

- (۴) ان سب باتوں کے علاوہ یہ سورہ پیغمبر اور پہلے مومنین اور ان سے مشابہ افراد کے لیے دل کی تسلی کا سبب ہے کہ خدا کے حکم کے سامنے منکرین نے گردن خم نہ کی تو ان کا انجام بہت دردناک ہوگا۔

اس سورہ کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر گرامی اسلامؐ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ نُوحٍ كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

الَّذِينَ تُذَكِّرُهُمْ دَعْوَةَ نُوحٍ

جو شخص سورہ نوح کو پڑھے گا وہ ان مؤمنین سے ہو جائے گا جنہیں نوح کی دعوت کی شعاع ڈھانپ لیتی ہے۔ (مجمع البیان ج ۱۰ ص ۲۵۹ تفسیر نمونہ ج ۲۵ ص ۶۳) ایک اور حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَقْرَأُ

كِتَابَهُ فَلَا يَدْعُ أَنْ يَقْرَأَ سُورَةَ إِنَّا أَرْسَلْنَا

نُوحًا فَإِنَّهُ عَبْدٌ قَرَأَ هَا مُحْتَسِبًا صَابِرًا فِي

فَرِيضَةٍ أَوْ نَافِلَةٍ أَسْكَنَهُ اللَّهُ مَسَاكِينَ الْأَبْرَارِ

وَأَعْطَاهُ ثَلَاثَ جَنَّاتٍ مَعَ جَنَّتِهِ كَرَامَةً مِنَ اللَّهِ

جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی کتاب کو پڑھتا ہے وہ سورہ نوح کی تلاوت ترک نہ کرے جو شخص اس سورہ کو صبر و استقامت کے ساتھ خدا کے لیے واجب یا مستحب نماز میں پڑھے گا خدا اسے نیک افراد کی منازل میں جگہ دے گا اور جنت کے باغوں میں تین باغ اس کے اپنے باغ کے علاوہ اس کے احترام میں اسے مرحمت فرمائے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۵۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۶۳)

(۷۲) سورہ جن

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۲۸ آیات ہیں)

سورہ جن کے مضامین و مطالب

یہ سورہ جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے زیادہ تر ایک دکھائی نہ دینے والی مخلوق کے بارے میں گفتگو کرتا ہے جیسے جن کہتے ہیں یہ گفتگو ان کے پیغمبر السلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے قرآن مجید کے مقابلہ میں حضوع کرنے معاد پر ان کے ایمان و اعتقاد ان کے درمیان مومن و کافر گروہ کے وجود اور اسی قسم کے دوسرے مسائل سے متعلق ہے سورہ کا یہ حصہ اٹھائیس آیات میں سے انیس آیات میں پھیلا ہوا ہے جنات کے بارے میں بہت سے بیہودہ عقائد کی اصلاح کرتا ہے اور انہیں باطل قرار دیتا ہے اس سورہ کے دوسرے حصے میں توحید و معاد کے مسئلہ کے بارے میں ارشاد آیا ہے۔ اور اس سورہ کے آخری حصہ میں علم غیب کے مسئلہ کے متعلق گفتگو ہے کہ کوئی بھی شخص اس سے آگاہ نہیں ہے سوائے اس شخص کے جسے خداوند غیب کی کچھ باتوں سے آگاہ کر دے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر گرامی اسلام سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْجِنِّ أُعْطِيَ بِعَدَدِ كُلِّ جِنِّيٍّ

وَشَيْطَانٍ صَدَّقَ بِمُحَمَّدٍ وَكَذَّبَ بِهِ عَتَقَ رَقَبَةً

ترجمہ جو شخص سورہ جن کو پڑھے تو اسے ہر جن اور شیطان کی تعداد کے برابر جس نے محمدؐ کی

تصدیق یا تکذیب کی ہے غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائیگا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۶۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۹۷)

ایک اور حدیث میں امام صادقؑ سے آیا ہے

مَنْ أَكْثَرَ قِرَاءَةَ قُلْ أَوْحَى لَمْ يُصِبْهُ فِي الْحَيَاةِ

الدُّنْيَا شَيْءٌ مِّنْ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَلَا نَفْسُهُمْ وَلَا
 اِسْحَرُ هُمْ وَلَا كَيْدُ هُمْ وَكَانَ مَعَ مُحَمَّدٍ فَيَقُولُ
 يَا رَبِّ لَا أُرِيدُ مِنْهُ بَدَلًا وَلَا أَبْغِي عَنْهُ حَوْلًا

جو شخص سورہ جن کو بکثرت پڑھے گا وہ دنیا کی زندگی میں ہرگز جنوں کی نظر بد ان کے جادو سحر اور مکر و فریب سے نقصان نہیں اٹھائے گا اور وہ محمدؐ کے ہمراہ ہوگا اور کہے گا پروردگار! میں اس کی بجائے کسی اور کو نہیں چاہتا اور نہ ہی اس سے کسی دوسرے طرف مائل ہوتا ہوں۔

(تفسیر برہان جلد ۴ ص ۳۹۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۹۸)

البتہ یہ تلاوت اس سورہ کے مضامین و مطالب پر آگاہ ہونے اور پھر اس پر عمل کرنے کا ایک مقدمہ ہے۔

(۷۳) سورہ مزمل

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی بیس ۲۰ آیات ہیں۔)

سورہ مزمل کے مضامین و مطالب

اس سورہ کے مضامین کو ۵ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) سورہ کی ابتدائی آیات پیغمبر کو عبادت اور تلاوت کے لیے رات کو قیام کی دعوت دیتی ہیں اور ایک سنگیں اور سخت پروگرام کو قبول کرنے کے لیے آمادگی کی دعوت دیتی ہیں۔

(۲) اس میں اللہ تعالیٰ انہیں صبر و شکیبائی اور اس خاص علاقہ میں مخالفت کے ساتھ

مقاومت و مقابلہ اور عداوت و نری کی دعوت دیتا ہے۔

(۳) اس حصہ میں معاد و قیامت کے بارے میں مباحث ہیں اور موسیٰ بن عمران کو فرعون کی طرف بھیجنے اور اس کی سرکشی اور پھر اس کے دردناک عذاب کو بیان کیا گیا ہے۔

(۴) اس میں ان سخت احکام کو جو سورہ کی ابتداء میں رات کے وقت قیام کے سلسلہ میں آئے تھے مسلمانوں کی مشکلات کی بناء پر ان میں تخفیف کرتا ہے۔

(۵) آخری حصہ میں دوبارہ تلاوت قرآن نماز پڑھنے زکرة دینے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور استغفار کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ سے منقول ہوا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْمُرْمِلِ رَفَعَ عَنْهُ الْعُسْرُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
جو شخص سورہ مزمل کو پڑھے گا تو دنیا و آخرت کی سختیاں اس سے اٹھ جائیں گی۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۷۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۱۴۴)

ایک اور دوسری حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْمُرْمِلِ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ أَوْ فِي آخِرِ

اللَّيْلِ كَانَ لَهُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ شَاهِدَيْنِ مَعَ السُّورَةِ

وَ أَحْيَاهُ اللَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَأَمَاتَهُ مَيِّتَةً طَيِّبَةً

جو شخص سورہ مزمل کو دوسری نماز عشاء نماز عشاء ہی مراد ہے کیونکہ بعض اوقات مغرب کو پہلی عشاء

کہا جاتا ہے یا آخر شب میں پڑھے تو رات اور دن اور اسی طرح یہ سورہ قیامت کے دن اس

کے گواہ ہوں گے اور خدا اسے پاکیزہ زندگی اور پاکیزہ موت دے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۷۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۱۴۵)

یہی نیا یہ عظیم فضائل اس صورت میں ہیں جبکہ سورت کے مضامین رات کے قیام قرآن کی تلاوت صبر و استقامت ایثار قربانی اور انفاق پر عمل کیا جائے۔

(۷۴) سورہ مدثر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۵۶ آیات ہیں۔)

سورہ مدثر کے مضامین

اس سورہ کے مباحث مجموعی طور سے سات حصوں پر مشتمل ہیں۔

(۱) پیغمبر انذار آشکارا تبلیغ کی دعوت اور اس راہ میں صبر و استقامت اور اس کام کے لیے ضروری تیاری کا حکم۔

(۲) کافروں کو ڈرانے کے ساتھ دوزخ کی خصوصیات کا ذکر۔

(۳) قیامت کی طرف اشارہ ان دوزخیوں کی صفات دینی جو قرآن سے مقابلہ کے لیے کھڑے ہوئے اور جنہوں نے حق کا مذاق اڑایا۔

(۴) بار بار کی قسموں کے ذریعہ امر قیامت پر تاکید۔

(۵) ہر انسان کی سرنوشت کا اس کے اعمال کے ساتھ ربط اور اس سلسلہ میں ہر قسم کے غیر منطقی افکار کی نفی۔

(۶) جنتیوں اور دوزخیوں کی بعض خصوصیات اور میں سے ہر ایک کی سرنوشت۔

(۷) جاہل بے خبر مغرور اور خود غرض لوگوں کے حق سے فرار کی کیفیت۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

پیغمبر گرامی اسلام ﷺ سے ایک حدیث میں آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْمُدَّثِّرِ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ عَشْرُ

حَسَنَاتٍ بَعْدَ مَنْ صَدَّقَ بِمُحَمَّدٍ وَكَذَّبَ بِهِ بِمَكَّةَ

جو شخص سورہ مدثر کو پڑھے گا اسے ان لوگوں کی تعداد میں جنہوں نے مکہ میں پیغمبر السلام کی تصدیق یا تکذیب کی تھی دس نیکیاں دی جائیں گی۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۸۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۱۷۸)

دوسری حدیث میں امام باقرؑ سے نقل ہوا ہے۔

مَنْ قَرَأَ فِي الْفَرِيضَةِ سُورَةَ الْمُدَّثِّرِ كَانَ حَقًّا

عَلَى اللَّهِ أَنْ يَجْمَعَهُ مَعَ مُحَمَّدٍ فِي دَرَجَتِهِ

وَلَا يُدْرِكُهُ فِي حَيَاةِ الدُّنْيَا شِقَاءٌ أَبَدًا

جو شخص سورہ مدثر کو واجب نماز میں پڑھے تو خدا اس کو پیغمبر کے ہمراہ ان کے جوار میں اور ان کے درجہ میں قرار دے گا اور دنیاوی زندگی میں بدبختی اور رنج و تکلیف اسے دامن گیر نہیں ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۸۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۱۷۸)

یہ بات واضح ہے کہ اس قسم کے نتائج صرف سورہ کے الفاظ پڑھنے پر مترتب نہیں ہوں گے بلکہ ضروری ہے کہ سورہ کے مضامین کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر پوری طرح عمل کیا جائے۔

(۷۵) سورہ قیامت

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۴۰ آیات ہیں)

سورہ قیامت کے مضامین

جیسا کہ اس سورہ کے نام سے واضح ہے یہ معاد سے مربوط مسائل کے گرد گردش کرتی ہے سوائے چند آیات کے جو قرآن مجید اور اس کی تفسیر کرنے والوں کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں اور وہ مباحث جو اس سورہ میں قیامت کے بارے میں آئے ہیں وہ مجموعی طور پر چار قسم پر ہیں۔

- (۱) اِشْرَاطُ السَّاعَةِ وہ عجیب و غریب اور بہت ہی ہولناک حوادث جو اس جہاں کے اختتام اور قیامت کے آغاز کے وقت رونما ہوں گے ان سے مربوط مسائل۔
- (۲) اس دن نیکو کاروں اور بدکاروں کی حالت سے مربوط مسائل۔
- (۳) موت کے پر اضطراب لمحوں اور اس جہاں سے دوسرے جہاں کی طرف انتقال سے مربوط مسائل۔
- (۴) انسان کی خلقت کے مقصد سے مربوط مسائل اور اس کا مسئلہ معاد سے ربط۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْقِيَامَةِ شَهِدْتُ أَنَا وَجَبْرَائِيلُ لَهُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ كَانَ مُؤْمِنًا "بِیَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَاءَ

وَجْهُهُ مُسْفِرًا عَلَى وَجْهِهِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص سورہ قیامت کو پڑھے گا تو میں اور جبرائیل اس کے لیے قیامت کے دن گواہی دیں گے کہ وہ قیامت کے دن پر ایمان رکھتا تھا اور اس دن اس کا چہرہ تمام لوگوں سے زیادہ درخشندہ ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۹۳ و تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۲۲۵)

ایک حدیث میں امام صادقؑ سے آیا ہے
 مَنْ أَدَّ مَنْ قِرَآئَةٍ لَا أَقْسَمَ وَكَانَ يَعْمَلُ بِهَا بَعَثَهَا اللَّهُ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ أَحْسَنَ صُورَةٍ تُبَشِّرُهُ
 وَتَضْحَكُ فِي وَجْهِهِ حَتَّى يَجُوزَ الصِّرَاطَ وَالْمِيزَانَ
 جو شخص سورہ لا اقسام قیامت کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا اور اس پر عمل کرے گا تو خدا اس سورہ کو
 قیامت کے دن اس کے ہمراہ اس کی قبر سے بہترین چہرے کے ساتھ اٹھائے گا اور یہ مسلسل
 اس کو بشارت دیتی رہے گی اور اس کے سامنے ہستی رہے گی یہاں تک کہ وہ پل صراط اور
 میزان سے گزر جائے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۲۹۳ تفسیر نمونہ ج ۲۵ ص ۲۲۵)

(۷۶) سورہ انسان (دہر)

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۳۱ آیات ہیں)

سورہ انسان کی مضامین

یہ سورہ مختصر ہونے کے باوجود عمیق متنوع اور جامع مضامین رکھتا ہے اور ایک لحاظ
 سے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلے حصے : انسان کی آفرینش اور اس کی نطفہ سے خلقت اور پھر اس کی ہدایت اور ارادہ کی
 آزادی کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔

دوسرا حصہ : اس میں اہل ایمان اور نیک افراد کے اجر و ثواب کے بارے میں گفتگو ہے جو اہل
 بیت کے بارے میں ایک خاص شان نزول رکھتا ہے جن کی طرف اشارہ ہوگا۔

تیسرا حصہ: اس میں ثواب کے استحقاق کے دلائل کو مختصر اور موثر جملوں میں بیان کرتا ہے۔
چوتھا حصہ: اس میں قرآن کی اہمیت اور اس کے احکام کے اجراء کے طریقہ اور خود سازی کے نشیب و فراز سے بھری ہوئی راہ کی طرف اشارہ ہوا۔
پانچواں حصہ: اس میں انسان کے مختار ہونے کے باوجود مشیت الہی کی حاکمیت کے بارے میں گفتگو ہوئی۔

سورہ انسان دہر کی فضیلت

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ هَلْ آتَى كَانَ جَزَاؤُهُ

عَلَى اللَّهِ جَنَّةٌ وَحَرِيرًا

جو شخص سورہ ہل آتی کو پڑھے گا اس کی جزا و ثواب خدا پر جنت اور ریشمی لباس ہیں۔
(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۰۲ تفسیر نمونہ ج ۲۵ ص ۲۶)

اور ایک حدیث میں امام باقرؑ سے آیا ہے جو شخص ہر جمعرات کی صبح کو سورہ ہل آتی پڑھے گا اس کی جزاؤں میں سے ایک جزا یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن پیغمبر خدا کے ساتھ ہوگا۔

(۷۷) سورہ مرسلات

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۵۰ آیات ہیں)

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں رسول اکرمؐ سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ وَالْمُرْسَلَاتِ

كُتِبَ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

جو شخص سورہ مرسلات کو پڑھے گا تو یہ لکھا جائے گا کہ یہ مشرکین میں سے نہیں ہے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۱۴ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۳۱۲)

ایک اور حدیث میں امام صادقؑ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَهَا عَرَفَ اللَّهَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا تو خدا اسے پیغمبر کا آشنا اور ہم جوار بنا دے گا۔

(خصائل صدوق باب الاربعہ حدیث ۱۰)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ اصحاب پیغمبر میں سے بعض نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا

أَسْرَعَ الشَّيْبُ إِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اے رسول خدا آپ میں پڑھاپے کے آثار کتنا جلدی ظاہر ہو گئے ہیں۔

شيبتي هود والواقعة

والمرسلات و عم يتساءلون

مجھے سورہ ہود واقعہ مرسلات اور عم يتساءلون نے بوڑھا کر دیا۔

(خصائل صدوق باب الاربعہ حدیث ۱۰)

(۷۸) سورہ نبا

(یہ سورہ مکی ہے اور اس کی چالیس آیتیں ہیں۔)

اس سورہ کے مضامین کو چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) سوال جو سورہ کی ابتداء میں ایک عظیم حادثہ نبأ عظیم یعنی روز قیامت کے بارے میں کیا گیا ہے۔

(۲) اس کے بعد چند نمونے مظاہر قدرت کے جیسے آسمان و زمین اور انسانوں کی زندگی کے پیش کرتا ہے اور اس کے ساتھ اپنے لطف و کرم کو معاد و قیامت کے امکان کی دلیل کے عنوان سے بیان کرتا ہے۔

(۳) تیسرے حصہ میں قیامت کے آغاز کی کچھ نشانیاں بتاتا ہے۔

(۴) اس میں سرکشی کرنے والوں پر نازل ہونے والے عذاب کا ایک رخ پیش کرتا ہے۔

(۵) اس حصہ میں جنت کی تشریق دلانے والی نعمتوں کی تشریح کرتا ہے۔

(۶) آخر میں عذاب قریب کے سلسلہ میں شدید خوف اور کافروں کے المناک سرنوشت کے ذکر پر سورہ ختم ہوتا ہے۔

سورہ نبا کی تلاوت کی فضیلت

پیغمبر اسلام ﷺ کی ایک حدیث میں آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ سَقَاهُ

اللَّهُ بَرْدَ الشَّرَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص سورہ عم یسأَلون پڑھے اسے خداوند عالم قیامت میں جنت کے ٹھنڈے

اور خوشگوار مشروب سے سیراب کرے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۶۰ تفسیر نمونہ ۲۶ ص ۳۲)

ایک اور حدیث حضرت امام جعفر صادقؑ کی ہے

مَنْ قَرَأَ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ لَمْ يَخْرُجْ سَنَّتُهُ إِذَا كَانَ
يُدُونُهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ حَتَّى يَزُورَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ
جو شخص روزانہ سورہ عم پڑھا تو اس کی تلاوت کرتا رہے گا اس کا ایک سال مکمل
نہیں ہوگا کہ وہ خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۲۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۲)

ایک اور حدیث میں رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ

مَنْ قَرَأَهَا وَحَفِظَهَا كَانَ حِسَابُهُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمُقْدَارِ صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ

جو شخص اسے پڑھے اور یاد کرے تو قیامت میں اس کا حساب اتنی جلدی مکمل ہوگا جتنی دیر میں
ایک نماز پڑھی جاتی ہے۔

(تفسیر برہان جلد ۴ ص ۳۱۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۲)

(۷۹) سورہ نازعات

(یہ سورہ مکی ہے اس میں ۴۶ آیتیں ہیں)

سورہ نازعات کے مضامین اور اس کا دائرہ فکر

یہ سورہ مثل سورہ نبا کے معاد کے مسائل گرد گردش کرتا ہے اور مجموعاً اس کو چھ حصوں میں خلاصہ کیا
جاسکتا ہے

(۱) سب سے پہلے ایسی قسموں کے ساتھ تاکید جو مسئلہ معاد سے تعلق رکھتی ہیں قیامت
کے عظیم دن کے تحقق پر تاکید کی گئی ہے۔

(۲) اس سے بعد اس دن کے ہولناک اور وحشت ناک بعض مناظر کی طرف اشارہ ہے۔

(۳) ایک اور حصہ میں مختصر سا اشارہ حضرت موسیٰ کے قضیہ اور سرکش فرعون کی سر نوشت کی طرف ہے۔

(۴) اس حصہ میں آسمان و زمین قدرت خدا کے مظاہر کے کچھ نمونے طور پر بیان ہوئے ہیں۔

جنہیں خود امکان معاد اور حیات بعد الہیات کے لیے دلیل شمار کیا جاسکتا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ وَالنَّازِعَاتِ لَمْ يَكُنْ حَبْسُهُ وَحِسَابُهُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ إِلَّا كَقَدْرِ صَلَوةٍ مَكْتُوبَةٍ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ

جو شخص سورہ نازعات کو پڑھے تو قیامت کے دن اس کا توقف و حساب روزانہ کی ایک نماز

پڑھنے کے برابر ہوگا اس کے بعد وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۳۲۸ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۸۱)

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں

مَنْ قَرَأَ هَا لَمْ يَمُتْ أَلَرِيَّانَ وَلَمْ يَبْيِثْهُ

اللَّهُ إِلَّا رِيَّانَ وَلَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةَ أَلَرِيَّانَ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا وہ اس دنیا سے سیراب ہو کر مرے گا اور خدا اسے سیراب ہی محسوس

کرنے گا اور سیراب ہی جنت میں داخل کرے گا حق تعالیٰ کی رحمت بے پایاں سے سیراب۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۳۲۸ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۸۲)

(۸۰) سورہ عبس

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔ اس میں ۴۲ آیتیں ہیں)

سورہ عبس کے مضامین

سورہ عبس مختصر ہونے کے باوجود مختلف اور اہم مسائل پر مشتمل ہے اور مسئلہ معاد کو خاص اہمیت دیتی ہے اس کے مضامین کا پانچ موضوعات کے اندر خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔

(۱) خدا کا شدید عتاب اس شخص پر جس نے ایک حقیقت کے متلاشی نابینا سے مناسب رویہ اختیار نہیں کیا۔

(۲) قرآن مجید کی قدر و قیمت اور اہمیت۔

(۳) خدا کی نعمتوں کے سلسلہ میں انسان کی ناشکری۔

(۴) انسان اور حیوان کی غذا کے سلسلہ میں انسان کے احساس شکرگزاری کو بیدار کرنے کے لیے خدا کی نعمتوں کے ایک حصہ کا بیان۔

(۵) حوادث قیامت کے کچھ لرزہ بر اندام کردینے والے حصوں کی طرف اشارہ اور اس عظیم دن مومنین و کفار کے احوال کا بیان۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ عَبَسَ جَاءَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجَّهَهُ ضَاكِحًا

جو شخص سورہ عبس کی تلاوت کرے وہ بروز محشر اس حالت میں

وارد ہوگا کہ اس کا چہرہ خنداں اور وہ شخص ہشاش بشاش ہوگا۔
(تفسیر مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۳۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۱۱۷)

(۸۱) سورہ تکویر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔ اس کی ۲۹ آیتیں ہیں۔)

سورہ تکویر کے مضامین

یہ سورہ اس حقیقت کو پیش کرتا ہے کہ کج فہم اور ہٹ دہرم دشمن پیغمبر اسلام پر جنون کی تہمت لگاتے تھے اور یہ صورت حال زیادہ تر پیغمبر السلام کے قیام مکہ کے زمانے میں تھی اور ابتدائے تبلیغ میں یہ کیفیت تھی دشمنوں کی کوشش تھی کہ آپ کی باتوں کو بنجیدہ نہ سمجھیں اور ان پر زیادہ توجہ نہ دیں بہر حال یہ سورہ دو محوروں کے گرد گھومتا ہے۔

پہلا محور اس سورہ کے آغاز کی آیتیں ہیں جو قیامت کی نشانیوں اس جہاں کے آخر میں عظیم تبدیلیوں اور قیامت کے آغاز کو بیان کرتی ہے۔

دوسرا محور میں قرآن کے لانے والے کی عظمت اور قرآن کی نفوس انسانی میں تاثر کی گفتگو ہے اس حصہ میں دل ہلا دینے والی اور بیدار کرنے والی قسمیں ہیں۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی اہمیت اور تلاوت کے بارے میں کئی حدیثیں منقول ہیں

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ سے مروی ہے کہ

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، أَعَادَهُ

اللَّهُ أَنْ يَفْضَحَهُ حِينَ تَنْشُرُ صَحِيفَتَهُ

جو شخص اذا الشمس کورت کو پڑھے تو خدا سے اس رسوائی سے محفوظ رکھے گا جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۴۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۱۵۱)

ایک اور حدیث آنحضرت ﷺ ہی سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمٍ

الْقِيَامَةِ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت میں میرا دیدار کریں تو وہ سورہ اذا الشمس کورت کی تلاوت کرے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۴۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۱۵۱)

یہ حدیث ایک اور طرح سے بھی نقل ہوئی ہے

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ

رَأَى عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا

السَّمَاءُ نَفْطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْثَقَّتْ

جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت میں مجھے دیکھے تو وہ سورہ اذا الشمس کورت اور

اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت کی تلاوت کرے اس لیے کہ ان

سورتوں میں قیامت کی نشانیاں اس طرح بیان ہوئی ہیں کہ تلاوت کرنے

والے کو گویا قیامت سے دوچار کر دیتی ہیں۔

(تفسیر قرطبی جلد ۱۰ ص ۷۰۱ اس حدیث کے معنی کا سابقہ حدیث میں بھی احتمال ہے تفسیر

نمونہ جلد ۲۶ ص ۱۵۲)

ایک اور حدیث میں ہمیں ملتا ہے کہ پیغمبر السلام سے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ پر اس قدر جلد کیوں بڑھا پے کے آثار نمایاں ہو گئے تو آپ نے فرمایا

شيبتني هود والواقعة والمرسلات

و عم يتساءلون و اذا الشمس كورت

سورہ ہود واقعہ مرسلات عم اور اذا الشمس كورت نے مجھے بوڑھا کر دیا اس لیے قیامت کے ہولناک حوادث کی ان میں اس طرح تصویر کشی کی گئی ہے کہ ہر بیدار انسان کو جلد بوڑھا کر دیتی ہے۔ (تفسیر نور المصطفیٰ جلد ۵ ص ۵۱۳)

(۸۲) سورہ انفطار

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔ اس میں ۱۹ آیتیں ہیں۔)

سورہ انفطار کے مضامین

یہ سورہ قرآن مجید کے آخری پارے کی بہت سی سورتوں کی مانند قیامت سے متعلق مسائل کے بارے میں ہے اور اس کی آیتوں میں مجموعی طور پر پانچ موضوعات کی طرف اشارہ ہوا ہے۔

(۱) اشرار الساعۃ یعنی وہ عظیم حوادث جو اس جہاں کے اختتام اور قیامت کی ابتداء پر رونما ہوں گے۔

(۲) انسان کی توجہ خدا کی نعمتوں کی طرف جنہوں نے اس کے سارے وجود کو گھیر رکھا ہے اور اس کے غرور کو توڑنے کی جانب تاکہ وہ اپنے آپ کو معاد کے لیے تیار کرے۔

(۳) ان فرشتوں کی طرف اشارہ جو انسانوں کے اعمال کو ثبت کرنے پر مامور ہیں۔

(۴) قیامت میں نیک و بد لوگوں کی سرنوشت۔

(۵) اس عظیم دن کی سختیوں کا ایک گوشہ۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ

مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا
السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَجَعَلَهُمَا تَصَبَّ عَيْنُهُ فِي صَلَوةِ
الْقَرِیْضَةِ وَالنَّافِلَةِ لَمْ يَحْجُبْهُ مِنَ اللَّهِ حِجَابٌ وَلَمْ
يَحْجُرْهُ مِنَ اللَّهِ حَاجِزٌ وَلَمْ يَزَلْ يَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ
وَيَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ حَتَّى يَفْرَغَ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ

جو شخص ان دو سورتوں سورہ انفطار اور سورہ انشقاق کی تلاوت کرے اور دونوں کو نماز قریضہ و نافلہ میں اپنا نصب العین بنالے تو کوئی اسے خدا سے محبوب نہیں کر سکے گا اور کوئی چیز اس کے اور خدا وند متعال کے درمیان حائل نہیں ہوگی۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۴۷ و نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۲۰ از کتاب ثواب الاعمال تفسیر

نہونہ جلد ۲۶ ص ۱۸۱)

اور وہ خدا کی طرف دیکھتا رہے گا اور خداوند اس کی طرف دیکھتا رہیگا یہاں تک کہ لوگوں کے حساب سے فارغ ہو جائے۔

(۸۳) مطففین

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔ اس میں ۳۶ آیتیں ہیں)

سورہ مطففین کے مضامین کا دائرہ کار

یہ آیتیں مکہ کے ماحول کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتی ہیں وہاں مومنین اقلیت میں تھے اور کافروں کی قطعی اکثریت تھی شاید ہی وجہ ہے کہ بعض مفسرین سورہ کے ایک حصہ کو مکی اور ایک حصہ کو مدنی سمجھتے ہیں لیکن مجموعی طور پر یہ سورہ مکی سورتوں سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے بہر حال اس سورہ کے مباحث پانچ محوروں کے گرد گھومتے ہیں۔

- (۱) ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے بارے میں شدید تنبیہ و تہدید۔
- (۲) اس مفہوم کی طرف اشارہ کہ بڑے بڑے گناہوں کا سرچشمہ قیامت کے بارے میں پختہ یقین کا نہ ہوتا ہے۔

- (۳) اس عظیم دن فجار کی سرنوشت کا ایک حصہ۔
- (۴) جنت میں نیکو کاروں کو ملنے والی عظیم اور روح پرور نعمتوں کا ایک حصہ۔
- (۵) کفار کا مومنین سے جاہلانہ مذاق اور قیامت کے وقوع کا بیان۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ سے منقول ہے کہ

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْمُطَفِّفِينَ سَقَاهُ اللَّهُ

مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص سورہ مطففین پڑھے گا خدا اسے خالص شراب سے جو کسی کو میسر نہیں ہوئی

قیامت میں سیراب کرے گا۔ (مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۲۵۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۲۰۷)

ایک دوسری حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ وَيْلَ لِّلْمُطَفِّفِينَ أَعْطَاهُ الْآمَنَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ مِنَ النَّارِ فِي فَرَايَضِهِ وَلَمْ تَرَهُ وَلَمْ يَرَهَا

جو شخص اپنی فریضہ نمازوں میں سورہ مطفقین پڑھے گا خدا قیامت کے دن اسے عذاب

جہنم سے محفوظ رکھے گا نہ جہنم کی آگ اسے دیکھے گی نہ وہ جہنم کی آگ دیکھے گا۔

(ثواب الاعمال مطابق نقل نور الشعلین جلد ۵ ص ۵۲۷)

(۸۴) سورہ انشقاق

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔ اس کی ۲۵ آیتیں ہیں۔)

اس کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے سلسلے میں ایک حدیث پیغمبر السلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ انْشَقَّتْ اَعَاذَةُ اللّٰهِ

اَنْ يُؤْتِيَهُ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ

جو شخص سورہ انشقاق پڑھے تو خدا قیامت میں اس شر سے اس کو امان میں

رکھے گا کہ اس کا نامہ اعمال پس پشت سے دیا جائے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۵۸ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۲۴۹)

کتاب ثواب الاعمال میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص ان دونوں

سورتوں انفطار و انشقاق کو پڑھے اور نماز فریضہ و نافلہ میں اپنا نصب العین بنالے تو خدا اس کو

اس کی خواہشات تک پہنچائے گا کوئی چیز اس کے اور خدا کے درمیان حائل نہیں ہوگی وہ ہمیشہ لطف خدا پر نظر رکھے گا اور خدا اس پر نظر رکھے گا یہاں تک کہ لوگوں کے حساب سے فارغ ہوگا۔

(۸۵) سورہ بروج

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔ اس میں ۲۲ آیتیں ہیں۔)

سورہ بروج اس کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی ایک حدیث میں ہمیں ملتا ہے کہ

مَنْ قَرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنْ

الْأَجْرِ بَعْدَ كُلِّ مَنْ اجْتَمَعَ فِي جُمُعَةٍ

وَكُلِّ مِنَ الْمَخَافِ وَالشَّدَائِدِ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے تو خداوند عالم اسے ان افراد کی تعداد سے جو نماز جمعہ میں جمع

ہوتے ہیں اور ان کی تعداد سے جو یوم عرفہ میں عرفات میں جمع ہوتے ہیں دس گنا

حسانت دیتا ہے اور اس کی تلاوت انسان کو خوف دہراں اور مصائب سے رہائی

بخشتی ہے۔ (تفسیر برہان جلد ۴ ص ۴۴۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۲۷۴)

اس طرف توجہ کرتے ہوئے کہ شاہد و مشہود کی ایک تفسیر اور جمعہ اور روز عرفہ ہے نیز

اس طرف توجہ کرتے ہوئے کہ گزشتہ سورہ مصیبتوں کے مقابلہ میں مومنین کی مقاومت کو بیان

کرتی ہے لہذا اس اجر و ثواب کی مناسبت سورہ کے مضامین سے واضح ہو جاتی ہے اور حتمی طور پر

یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ تمام اجر و ثواب ان لوگوں کے لیے ہے جو اسے پڑھیں اس میں غور و فکر کریں اور پھر اس پر عمل کریں۔

(۸۶) سورہ طارق

• (یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس میں ۱۷ آیتیں ہیں)

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث ہمیں پیغمبر اسلام ﷺ سے معلوم

ہوتا ہے کہ

مَنْ قَرَأَهَا آعَظَاهُ اللَّهُ بِعَدَدِ كُلِّ

نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

جو شخص اس کی تلاوت کرے خدا اسے ہر اس ستارے کی تعداد

کے مقابلہ میں جو آسمان میں ہے دس نیکیاں عطا کرتا ہے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۶۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۲۹۷)

ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے

مَنْ كَانَ قِرَآئَتُهُ فِي الْفَرِيضَةِ السَّمَاءِ وَالطَّارِقِ

كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَاهٌ وَمَنْزِلَةٌ

وَكَانَ مِنْ رُفَقَاءِ النَّبِيِّينَ وَأَصْحَابِهِمْ فِي الْجَنَّةِ

جو شخص نماز فریضہ واجب میں سورہ والسماء والطارق کی تلاوت کرے وہ روز قیامت خدا کے ہاں

عظیم مقام و منزلت کا حامل ہوگا اور جنت میں پیغمبر کے رفقاء اور ان کے اصحاب میں سے ہوگا۔
(ثواب الاعمال مطابق نقل نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۳۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۲۹۷)
واضح رہے کہ سورہ کے مضامین پر عمل کرنا ہی ایسی چیز ہے جس کا یہ اجر عظیم ہے نہ کہ
وہ تلاوت جو عمل اور غور و فکر سے خالی ہو۔

(۸۷) سورہ اعلیٰ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۱۹ آیتیں ہیں)

اس سورہ اعلیٰ کے مضامین اور ان کی فضیلت

اس سورہ کے درحقیقت دو حصے ہیں ایک حصہ تو وہ ہے جس میں روئے سخن خود پیغمبر
کی طرف ہے اور ان کے لیے تسبیح پروردگار اور ادائے فرض رسالت کے سلسلہ میں احکام جاری
کے گئے ہیں اس حصہ میں خدائے بزرگ و برتر کے سات اوصاف شمار کیے گئے ہیں۔ دوسرا حصہ
وہ ہے جو خوف خدا رکھنے والے مومنین اور شقی القلب کفار کی بات کرتا ہے اس حصہ میں ان
دونوں گروہوں کی سعادت و شقاوت کے عوامل و اسباب اختصار کے ساتھ بیان کیے گئے
ہیں۔ سورہ کے آخر میں اعلان کیا گیا ہے کہ یہ مطالب صرف قرآن ہی میں نہیں آئے بلکہ وہ
حقائق ہیں جن پر گزشتہ کتب و صحف اور ابراہیم و موسیٰ میں بھی تاکید آئی ہے۔ اس سورہ کی
فضیلت کے بارے میں ہم تک بہت سی روایات پہنچی ہیں۔

ایک حدیث ہمیں پیغمبر اسلامؐ کی ملتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بَعْدَ

كُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَىٰ

و مُحَمَّدٍ صَلَوَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ

جو شخص سورہ اعلیٰ کی تلاوت کرے خدا ہر اس حرف کے بدلے جو اس نے ابراہیم موسیٰ اور محمد پر نازل کیا ہے دس نیکیاں اسے عطا فرمائے گا۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۳۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۱۵)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سَبِّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي فَرَائِضِهِ
أَوْ نَوَافِلِهِ قَبْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ

آيِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

جو شخص اپنے فرائض یا نوافل میں سورہ اعلیٰ کی تلاوت کرے تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہیے داخل ہو جا انشاء اللہ۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۳۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۱۵)

متعدد روایات میں آیا ہے کہ جس وقت پیغمبر یا ائمہ ہدیٰ سَبِّحَ اسْمَ رَبِّكَ

الْأَعْلَى پڑھتے تو اس کے بعد اس حکم پر عمل کرتے ہوئے فرماتے سبحان ربی الاعلیٰ

(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۳۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۱۵)

ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت علیؑ کے اصحاب میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے بیس راتوں کو آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی تو سوائے حج اسم ربک الاعلیٰ کے اور کوئی سورہ آپ نماز میں نہیں پڑھتے تھے آپ فرماتے تھے اگر تم جانتے کہ اس میں کیا برکتیں ہیں تو تم میں سے ہر شخص اسے دس مرتبہ پڑھتا اور جو شخص اسے پڑھے گویا اس نے موسیٰ و ابراہیم کے صحف کی تلاوت کی۔ (تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۳۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۱۵)

(۸۸) سورہ غاشیہ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۲۶ آیتیں ہیں)

سورہ غاشیہ کے مطالب اور اس کی فضیلت

یہ سورہ جو کئی سورتوں میں سے ہے زیادہ تر تین محوروں کے گرد گردش کرتا ہے۔ پہلا معاد و قیامت کی بحث بالخصوص مجرموں کا درد ناک انجام اور مومنوں کو ملنے والا شوق انگیز ثواب۔

دوسرا توحید کی بحث جو آسمان کی خلقت پہاڑوں اور آسمان کی آفرینش کی طرف اشارہ اور انسان کی تین موضوعات کی طرف توجہ کے بیان سے عبارت ہے۔

تیسرا نبوت کی بحث پیغمبر اسلام کے فرائض اور ان کی ذمہ داریوں کے بیان پر مبنی

ہے۔

یہ سورہ مجموعی طور پر کئی سورتوں کے مقاصد ہی کو موضوع گفتگو بناتا ہے۔

جن سے ایمان و اعتقاد کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں

مَنْ قَرَأَهَا حَاسِبَةً اللّٰهُ حَسَابًا يَسِيرًا

جو شخص اس کی تلاوت کرے گا پروردگار عالم ہر روز قیامت اس کا حساب آسان کر دے گا۔

ایک اور حدیث امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے جو شخص واجب اور مستحب نمازوں

میں اس سورہ کی قرائت کی پابندی کرے گا خدا اسے دنیا و آخرت میں اپنے سایہ رحمت میں جگہ

دے گا۔

یقیناً یہ سب ثواب اسی صورت میں انسان کو حاصل ہوگا جب اس کی تلاوت اس کے لیے فکر و عمل کی محرک ثابت ہو۔

(۸۹) سورہ فجر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں تیس ۳۰ آیات ہیں)

سورہ فجر کے مشمولات اور اس کی فضیلت

یہ سورہ بہت سے دوسرے سوروں کی طرح جو کئے میں نازل ہوئے مختصر متزلزل کر دینے والی پر جلال اور بہت زیادہ ڈرانے والی آیات کا حامل ہے اس سورہ کے پہلے حصہ میں ہمیں بہت سی قسمیں ملتی ہیں جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے نئی ہیں اور یہ قسمیں ظالموں کے لیے عذاب الہی کی تہدید کے طور پر ہیں۔ اس سورہ کے دوسرے حصہ میں گزشتہ سرکشی کرنے والی بعض اقوام مثلاً قوم عاد و ثمود و فرعون اور ان سے خدا کے شدید انتقام لینے کی طرف اشارہ ہے تاکہ دوسری طاقتیں اپنے انجام پر غور کریں۔ اس سورہ کے تیسرے حصے میں مسئلہ معاد اور مجرمین و کافرین کی سرنوشت اور اسی طرح مومنین کے اجر کو جو صاحب نفس مطمئنہ ہیں موضوع بنایا گیا ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

ایک حدیث رسول اکرمؐ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلٍ عَشْرِ غَفَرَاللَّهُ لَهُ وَمَنْ
قَرَأَهَا سَائِرَ الْأَيَّامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص ذی الحج کے ابتدائی دس راتوں میں پڑھے خدا اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور جو شخص باقی ایام میں پڑھے تو قیامت کے دن اس کے لیے نور و روشنی ہوگی۔

ایک حدیث امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ سورہ فجر کو ہر واجب و مستحب نماز میں پڑھو کہ یہ حسین بن علی کا سورہ ہے جو شخص اسے پڑھے گا وہ قیامت میں امام حسینؑ کے ساتھ بہشت میں ان کے درجہ میں ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۸۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۵۷)

اس سورہ کا تعارف سورہ امام حسینؑ کے عنوان سے ممکن ہے کہ اس وجہ سے ہو کہ نفس مطمئنہ کا واضح مصداق جو اس سورہ کی آخری آیات میں واقع ہوا ہے حسین بن علی ہی ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے انہی آیات کے ذیل میں آیا ہے یا پر اس بنا پر کہ لیال عشر سے مراد محرم الحرام کی پہلی دس راتیں ہیں جو حسین بن علی سے خاص رابطہ رکھتی ہے بہر حال یہ سب اجر و ثواب و فضیلت ان اشخاص کے لیے ہے جو اس کی تلاوت کو اپنی اصلاح اور تربیت کیلئے تمہید قرار دیں۔

(۹۰) سورہ بلد

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔ اس کی ۲۰ آیات ہیں)

سورہ بلد کے مضمون

یہ سورہ مختصر ہونے کے باوجود عظیم خالق اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔

(۱) اس سورہ کے پہلے حصہ میں پر معنی قسموں کے ذکر کے بعد اس حقیقت کی طرف اشارہ

ہوا ہے کہ انسان کی زندگی اس عالم میں مشکلات اور تکلیفوں کے ساتھ ہوتی ہے تاکہ وہ ایک

طرف تو اپنے آپ کو مشکلات سے مقابلہ کرنے کے لیے آمادہ کرے اور دوسری طرف اس دنیا میں راحت و آرام اور مطلق آسودگی کی توقع اپنے ذہن سے نکال دے کیونکہ مطلق آسودگی و راحت تو صرف آخرت کی زندگی میں ہی ممکن ہے۔

(۲) یہ سورہ دوسرے حصہ میں انسان پر اللہ کی کچھ اہم نعمتوں کو شمار کرتا ہے اور اس کے بعد ان نعمتوں کے مقابلہ میں اس کی ناشکری اور کفرانِ نعمت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

(۳) اس سورہ کے آخری حصہ میں لوگوں کو دو گروہوں اصحابِ میمنہ اور اصحابِ مشئمہ میں تقسیم کرتا ہے اور پہلے گروہ صالح مؤمنین کے صفاتِ اعمال کے ایک گوشہ کو اور پھر ان کی سرِ نوشت کو بیان کرتا ہے اس کے بعد ان کے نقطہ مقابل یعنی کفار و مجرمن اور ان کی سرِ نوشت کو پیش کرتا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ میں پیغمبر اکرم ﷺ سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا أَعْطَاهُ اللَّهُ الْأَمْنَ مِنْ غَضَبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص سورہ بلد کو پڑھے گا خدا اسے قیامت میں اپنے غضب سے امان میں رکھے گا۔

(جمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۹۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۲۵۰)

نیز ایک حدیث میں امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ جو شخص نماز واجب میں لا اتم بہذا البلد کو پڑھے گا وہ دنیا میں صالحین میں شمار ہوگا اور آخرت میں ایسے لوگوں میں سے پہچانا جائے گا جو بارگاہِ خدا میں مقام و منزلت رکھتے ہیں اور وہ انبیاء شہداء اور صلحا کے دوستوں میں سے ہوگا۔

(ثواب الاعمال مطابق نقل نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۷۸ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۲۵۰)

(۹۱) سورہ الشمس

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۱۵ آیات ہیں)

یہ سورہ جو حقیقت میں تہذیب نفس اور دلوں کو آلائشوں اور ناپاکیوں سے پاک کرنے والا سورہ ہے اسی معنی کے محور پر گردش کرتا ہے البتہ اس سورہ کے آغاز میں اس مطلب کو ثابت کرنے کے لیے کہ فلاح و درست گزاری تہذیب نفس کی مرہون منت ہے عالم خلقت کے گیارہ اہم موضوعات اور خدا کی ذات پاک کی قسم کھائی گئی ہے اور قرآن مجید کی بیشتر قسموں کو مجموعی طور پر اپنے اندر سولیا ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

اس کے بارے میں بس اتنا ہی کافی ہے کہ ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔

مَنْ قَرَأَهَا فَكَانَ مَا تَصَدَّقُ بِكُلِّ

شَيْءٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

جس شخص نے اس کی تلاوت کی گویا اس نے ان تمام چیزوں کی تعداد

میں جن پر سورج اور چاند طلوع کرتے ہیں صدقہ دیا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۹۶ تفسیر موند جلد ۲ ص ۲۷۲)

(۹۲) سورۃ الليل

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۲۱ آیات ہیں)

سورۃ اللیل کے مضامین

یہ کی سورتوں میں سے ہے اور کی سورتوں کی خصوصیات کی حامل ہے مختصر آیات کے ٹکڑوں میں ہے لیکن ان کے مضامین گرما گرم اور تیز ہیں اور زیادہ تر قیامت خدا کی جزا و سزا اور اس کے عوامل و اسباب کے بارے میں ہیں ابتداء میں تین قسموں کو ذکر کرنے کے بعد لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) تقویٰ کے ساتھ انفاق کرنے والے

(۲) وہ بخیل جو قیامت کے اجر و پاداش کے منکر ہیں پہلے گروہ کا انجام کار خوش بختی اور راحت و آرام ہے جب کہ دوسرے گروہ کا انجام کار بختی تنگی اور بد بختی ہے۔

اس سورہ کے دوسرے حصہ میں اس معنی کی طرف اشارہ کرنے کے بعد کہ بندوں کو ہدایت کرنا خدا کا کام ہے سب لوگوں کو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے۔ اور آخری حصہ میں ان لوگوں کے جو اس آگ میں جلیں گے اور اس گروہ کے جو اس نجات پائیں گے اور صاف بیان کرتے ہوئے تعارف کرایا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَهَا أَعْطَاهُ اللَّهُ حَتَّى يَرْضَى

وَعَافَاهُ مِنَ الْعُسْرِ وَيَسِّرْ لَهُ الْيُسْرَ

جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے گا خدا اسے اس قدر عطا کرے گا کہ وہ راضی

اور خوش ہو جائے گا اور اسے سختیوں سے نجات دے گا اور زندگی کی راہوں کو اس

کے لیے آسان کرے گا۔ (مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۹۹ تفسیر مسونہ جلد ۲ ص ۲۹۵)

الضحیٰ (۹۳) سورہ

اس سورہ کے مضامین اور اس کی فضیلت

اس سورہ کی دو قسموں کے ساتھ ابتداء ہوتی ہے اس کے بعد سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ خدا نے آپ کو ہرگز نہیں چھوڑا۔ اس کے بعد آپ کو یہ خوش خبری دیتا ہے کہ خدا آپ کو اس قدر عطا کرے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

اور آخری مرحلہ میں پیغمبر کی گزشتہ زندگی کو آپ کی نظر میں مجسم کرتا ہے کہ خدا نے ہمیشہ آپ کو کس طرح سے اپنی انواع و اقسام کی رحمت کو مشمول قرار دیا اور زندگی کے سخت ترین لحاظ میں آپ کی حمایت کی۔

اور اسی لیے آخری آیات میں آپ کو حکم دیتا ہے کہ خدا کی ان عظیم نعمتوں کے شکرانہ کے طور پر یقیہوں اور حاجت مندوں پر مہربانی اور خدا کی نعمت کو یاد کرتے رہے۔

اس سورہ کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے نقل ہوا ہے

مَنْ قَرَأَهَا كَانَ مِنْ يَرْضَاهُ اللَّهُ وَلِمَحَمَّدٍ أَنْ

يَشْفَعَ لَهُ وَلَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ بَعْدَهُ كُلِّ يَتِيمٍ وَسَائِلٍ

جو شخص اس کی تلاوت کرے گا وہ ایسے لوگوں میں سے ہوگا جن سے خدا راضی ہوگا اور وہ اس لائق ہوگا کہ محمدؐ اس کی شفاعت کریں اور ہر یتیم اور سوال کرنے والے مسکین کے برابر دس حسنات اس کے لیے ہوں گے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۰۳ تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۳۱۳)

(۹۴) سورہ الم نشرح

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۸ آیات ہیں)

سورہ الم نشرح کے مضامین

مشہور یہ ہے کہ یہ سورہ الفضلی کے بعد نازل ہوا ہے اور اس کے مضامین بھی اسی مطلب کی تائید کرتے ہیں کیونکہ اس سورہ میں پھر سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر خدا کی نعمتوں کا تذکرہ ہے اس سورہ کی تمام نعمتیں معنوی پہلو رکھتی ہیں اور یہ سورہ خصوصیت کے ساتھ تین محوروں کے گرد گردش کرتا ہے۔ ایک تو انہی تینوں نعمتوں کا بیان ہے دوسرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستقل میں ان کی دعوت کی مشکلات کے برطرف ہونے کے لحاظ سے بشارت ہے اور تیسرا خداوند یگانہ کی طرف توجہ اور اس کی عبادت و بندگی کی طرف تخریص و ترغیب۔ اس بناء پر روایات اہل بیتؑ میں یہ دونوں ایک ہی سورہ شمار ہوتا ہے اسی لیے قرات نماز میں اس بناء پر کہ ایک مکمل سورت پڑھی جائے دونوں کو اکٹھے پڑھتے ہیں۔ بہر حال ان دونوں سورتوں کے مضامین کا قریبی تعلق ایسی چیز نہیں ہے جو شک اور تردید کے قابل ہو۔ ان سورتوں سے معلوم ہوا ہے چار سورتیں نماز میں ایک ایک کر کے نہیں پڑھ سکتے کیونکہ نماز میں دو سورتیں مل کر ایک سورت حساب ہوتی ہے۔ وہ سورتیں مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) سورہ الفضلی (۲) سورہ الم نشرح (۳) سورہ قریش

(۴) سورہ فیل

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے سلسلے میں ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہوا ہے

آپؐ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا أُعْطِيَ مِنَ الْآجْرِ كَمَنْ

لَقِيَ مُحَمَّدًا مُفْتَمًا فَقَرَجَ عَنْهُ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا اس کو شخص کا اجر ملے گا جس نے محمد ﷺ

کو غلگین دیکھا ہو اور آپ کے قلب مبارک سے غم و اندوہ کو دور کیا ہو۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۰۷ تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۳۳۳)

(۹۵) سورہ التین

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۸ آیات ہیں)

سورہ التین کی فضیلت

یہ سورہ حقیقت میں انسان کی خلقت زیبا اور اس کے مکمل اور ارتقا اور اخلاط و پستی کو

بیان کرتا ہے اور یہ مطلب سورہ کے شروع میں پر معنی قسموں کے ساتھ شروع ہوا ہے اور انسان

کی نجات اور کامیابی کے عوامل کو شمار کرنے کے بعد آخر میں مسئلہ معاد اور خدا کی حاکمیت مطلقہ

کی تاکید پر ختم ہوتا ہے۔

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَهَا أَعْطَاهُ اللَّهُ خَصْلَتَيْنِ الْغَافِيَةَ وَالْيَقِينَ

مَا دَامَ فِي دَارِ الدُّنْيَا فَإِذَا مَاتَ أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنَ الْآجْرِ

بَعْدَ مَنْ قَرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ صِيَامَ يَوْمٍ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا جب تک وہ دنیا میں رہے گا خدا اس کو دو نعمتیں عطا کرے گا سلامتی

اور یقین اور جب دنیا سے رخصت ہو جائے گا تو ان تمام لوگوں کی تعداد کے برابر جنہوں نے اس سورہ کو پڑھا ہے ان سب کے ایک دن کے روزہ کا ثواب اجر کے طور پر اسے عطا کرے گا۔
مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۱۰ تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۳۳۵

اور یہ آیت وهذا البلد الامین جس میں اسم اشارہ قریب کے ساتھ مکہ کے شہر کی قسم کھائی گئی ہے اس کی دلیل ہے۔

(۹۶) سورۃ العلق

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۱۹ آیات ہیں)

سورہ العلق کے مطالب

یہ سورہ پہلے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرأت و تلاوت کا حکم دیتا ہے اور اس کے بعد انسان کی ایک بے قدر و قیمت قطرہ پانی سے خلقت کا تذکرہ کرتا ہے۔ اور بعد کے مرحلہ میں پروردگار کے لطف و کرم کے سائے میں انسان کے مکمل وارتقا اور اس کی علم و دانش اور قلم سے آشنائی کے بارے میں بحث ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد مرحلہ میں ان ناشکرے انسانوں کے بارے میں جو ان تمام خدائی نعمتوں اور الطاف الہی کے باوجود سرکشی کی راہ اختیار کرتے ہیں گفتگو کرتا ہے۔ اور آخر میں ان لوگوں کی دردناک سزا کی طرف اشارہ کرتا ہے جو لوگوں کو ہدایت اور نیک اعمال سے روکتے ہیں۔ اور آخری سجدہ اور بارگاہ پروردگار میں تقرب حاصل کرنے کے حکم پر ختم ہوتا ہے۔

اس سورہ کی قرأت کی فضیلت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہوا ہے آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ فِي يَوْمِهِ أَوْ لَيْلَةٍ اقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ ثُمَّ مَاتَ فِي
يَوْمِهِ أَوْ لَيْلِهِ مَاتَ شَهِيدًا وَبَعَثَهُ اللَّهُ شَهِيدًا وَأَحْيَاهُ
كَمَنْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

جو شخص دن میں یا رات کو سورہ اقرأ باسم ربک پڑھے اور وہ اس رات یا دن کو مر جائے
تو وہ شہید مرے گا اور خدا اسے شہید مبعوث کرے گا اور شہیدوں کی صف میں اسے
جگہ دے گا اور وہ قیامت میں اس شخص کی مانند ہوگا جس نے راہ خدا میں پیغمبر اکرم
نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں شمشیر سے جہاد کیا ہو۔

یہ سورہ ان مختلف تعبیروں کی مناسبت سے جو اس سورہ کے آغاز میں آئی ہیں سورہ علق
یا سورہ اقرأ یا سورہ قلم کے نام سے موسوم ہو۔

(تفسیر برہان جلد ۴ ص ۲۷۸ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۵۶)

(۹۷) سورہ القدر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۵ آیات ہیں)

سورہ قدر کے مطالب

اس سورہ کا مضمون جیسا کہ اس کے نام سے بھی ظاہر ہے شب قدر میں قرآن کا
نزول ہے اس کے بعد شب قدر کی اہمیت اور اس کے برکات و آثار کا بیان ہے۔

اس بارے میں کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے یا مدینہ میں مفسرین کے درمیان مشہور
اس کا کمی ہونا ہے لیکن بعض نے احتمال دیا ہے کہ یہ مدینہ میں نازل ہوا ہے کیونکہ ایک روایت
میں آیا ہے کہ پیغمبر ﷺ نے خواب دیکھا کہ بنی امیہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر چڑھ

گئے ہیں یہ چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گراں گزاری اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رنجیدہ ہوئے تو سورہ قدر نازل ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی لہذا بعض علماء لیلۃ القدر خیر من الف شہر کو بنی امیہ کی حکومت کی طرف اشارہ سمجھتے ہیں جو تقریباً ایک ہزار ماہ رہی اور ہم جانتے ہیں کہ مسجد اور منبر مدینہ میں بنائے گئے تھے۔

(روح المعانی جلد ۳۰ ص ۱۸۸ و در المنور جلد ۶ ص ۳۷۱ تفسیر نمونہ ۲۷ ص ۳۷۷)

اس سورہ کی فضیلت میں یہی کافی ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا أُعْطِيَ مِنَ الْآجْرِ كَمَنْ

صَامَ رَمَضَانَ وَ أَحْيَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ

جو شخص اس کی تلاوت کرے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور شب قدر کو احیاء کیا ہو۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۱۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۷۷)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ بِجَهْرِ كَانَ كَشَاهِرٍ سَيِّفِهِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ قَرَأَهَا سِرًّا كَانَ كَأَنَّ

لَمْ تَشْجِطْ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جو شخص سورہ انا انزلناہ کو بلند آواز سے پڑھے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے راہ خدا میں تلوار کھینچی اور جہاد کیا اور جو شخص اسے آہستہ اور پنہاں طور سے پڑھے وہ اس شخص کے مانند ہے جو راہ خدا میں اپنے خون میں لت پت ہو۔

واضح ہے کہ یہ سب فضیلت اس شخص کے لیے نہیں ہے جو اسے پڑھے تو سہی لیکن اس کی حقیقت کو نہ سمجھے بلکہ یہ اس شخص کے لیے ہے جو اسے پڑھنے کے ساتھ ساتھ سمجھتا بھی ہو اور اس کے مضمون پر عمل کرتا ہو۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا قرآن کو عظیم سمجھتا ہوا اور اس کی آیات کو اپنی زندگی میں عملی شکل دیتا ہو۔

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے لباس جنگ زیب تن کر رکھا تھا اور ہزار ماہ تک اسے نہ اتارا وہ ہمیشہ جہاد فی سبیل اللہ میں مشغول یا آمادہ رہتا تھا آپ ﷺ کے اصحاب نے تعجب کیا اور آرزو کی کہ کاش اس قسم کی فضیلت و افتخار ہمیں بھی میسر آئے تو اوپر والی آیات نازل ہوئی اور بیان کیا شب قدر ہزار ماہ سے افضل ہے۔

(۹۸) سورۃ البینہ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۸ آیات ہیں)

سورۃ بینہ کے مطالب

مشہور یہ ہے کہ یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا ہے اور اس کے مطالب بھی اسی معنی کی گواہی دیتے ہیں کیونکہ اس میں بار بار اہل کتاب کے بارے میں بحث ہوئی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اہل کتاب سے مسلمانوں کا زیادہ تر سروکار مدینہ میں ہی ہوا۔ اس کے علاوہ نماز اور زکوٰۃ دونوں کے بارے میں گفتگو ہوئے ہے یہ ٹھیک ہے کہ زکوٰۃ کا شرعی حکم تو مکہ میں ہی ہو گیا تھا لیکن اس کی قانونی صورت اور وسعت مدینہ میں دی گئی۔ اس سورہ کے حصے میں اہل کتاب اور مشرکین کے اسلام کے مقابلہ میں اعتراضات کو بیان کرتا ہے کہ وہ گروہ جو ایمان لے آیا ہے اور اعمال صالح انجام دیتا ہے وہ تو بہترین مخلوق ہے اور وہ گروہ جس نے کفر شرک اور گناہ کی

راہ اختیار کر لی ہے وہ بدترین مخلوق شمار ہوتی ہے۔ اس سورہ کے مختلف نام ہیں جو اس کے الفاظ کی مناسبت سے انتخاب ہوئے ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ مشہور سورہ بینہ و لم یکن و قیصر ہیں۔

اس سورہ کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں اس طرح نقل ہوا ہے اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اس سورہ میں کون کون سی برکتیں ہیں تو وہ اپنے گھر والوں اور مال و منال کو چھوڑ کر اس کی طرف پڑھتے قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے عرض کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تلاوت کا اجر و ثواب کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی منافق اور وہ لوگ جن کے دل میں شک و شبہ ہے اس کی تلاوت نہیں کریں گے خدا کی قسم مقرب فرشتے اس دن سے جب سے سارے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں اسے پڑھتے ہیں اور اس کی تلاوت میں ایک لمحہ کے لیے بھی سستی نہیں کرتے جو شخص اسے رات کے وقت پڑھے گا خدا اسے فرشتوں کو مامور کرے گا جو اس کے دین و دنیا کی حفاظت کریں گے اور اس کے لیے بخشش اور رحمت طلب کریں گے اور اگر دن کے وقت پڑھے گا تو ان چیزوں کی مقدار میں جنہیں دن روشن کرتا ہے اور رات انہیں تاریک بنا دیتی ہے اسے ثواب دیں گے۔

(۹۹) سورہ الزلزال

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں ۸ آیات ہیں۔)

سورہ زلزلہ کے مطالب

اس بارے میں کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے یا مدینہ میں مفسرین کے درمیان

اختلاف ہے بعض مفسرین اسے مدنی سمجھتے ہیں جب کہ بعض کا نظریہ یہ ہے کہ یہ مکہ میں نازل ہوا ہے اس کی آیات کا لب و لہجہ جو معاد اور قیامت کی شرائط کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں مکی سورتوں سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے لیکن ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس وقت یہ سورہ نازل ہوا تو ابوسعید خدری نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیۃ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کے بارے میں سوال کیا اور ہم جانتے ہیں کہ ابوسعید مدینہ میں مسلمانوں سے ملحق ہوئے تھے۔

(روح المعانی جلد ۲۰ ص ۲۰۸ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۰۶)

لیکن اس سورہ کا مدنی یا مکی ہونا اس کے مفہام اور تفسیر پر اثر انداز نہیں ہوتا بہر حال یہ سورہ خصوصیت کے ساتھ تین محور کے گرد گردش کرتا ہے پہلے الاوقات الساعۃ اور قیامت کے وقوع کی نشانیوں سے بحث کرتا ہے اور اس کے بعد انسان کے تمام اعمال کے بارے میں زمین کی گواہی کی گفتگو اور تیسرے حصے میں لوگوں کے دو گروہوں نیکو کار و بدکار میں تقسیم اور ہر شخص کے اپنے اعمال کا نتیجہ پانے کی بات ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت میں اسلامی روایات میں اہم تعبیریں آئی ہیں مجملہ ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَهَا فَكَانَ مَا قَرَأَ الْبَقْرَةَ أُعْطِيَ

مِنْ الْآجْرِ كَمَنْ قَرَأَ رُبْعَ الْقُرْآنِ

جو شخص اس کی تلاوت کرے گویا اس نے سورہ بقرہ کی قرات کی اور اس کا اجر و

ثواب اس شخص کے برابر ہے جس نے قرآن ایک چوتھائی کی قرات کی ہو۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۲۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۰۷)

اور ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے آیا ہے کہ آپ نے فرمایا: إِذَا ذُلِّلَتْ الْأَرْضُ کی تلاوت کرنے سے ہرگز خستہ نہ ہونا کیونکہ جو شخص اس کو نافلہ نمازوں میں پڑھے گا وہ کبھی بھی زلزلہ میں گرفتار نہ ہوگا اور نہ ہی اس کی وجہ سے مرے گا اور مرتے دم تک صاعقہ اور آفات دنیا میں سے کسی آفت میں گرفتار نہیں ہوگا۔

(اصول کافی مطابق نقل نورالانکلیں جلد ۵ ص ۳۲۷ تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۲۷۷)

(۱۰۰) سورہ العادیات

(یہ سورہ میں مکہ میں نازل ہوا اس میں ۱۱ آیات ہیں)

سورہ العادیات کے مطالب

اس بارے میں کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے یا مدینہ میں مفسرین کے درمیان شدید اختلاف ہے بہت سے مفسرین اسے مکی شمار کیا ہے جب کہ ایک جماعت اسے مدنی سمجھتی ہے۔ آیات کا مقطع مختصر اور چھوٹا ہونا اور قسموں پر مشتمل ہونا اور اسی طرح مسئلہ معاد کے بارے میں بیان ایسے قرائن ہیں جو اس کے مکی ہونے کی تائید کرتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آیا لیکن دوسری طرف سے اس سورہ کی قسموں کا مضمون جو جہاد کے مسائل سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ اس طرح وہ روایات جو یہ کہتی ہیں کہ یہ سورہ جنگ ذات السلاسل کے بعد نازل ہوا ہے۔ یہ وہ جنگ ہے جو ہجرت کے آٹھویں سال واقع ہوئی تھی اور اس میں کفار کے بہت سے لوگ قیدی بنائے گئے تھے اور انہیں محکم رسیوں سے باندھا گیا تھا لہذا اس کا نام ذات السلاسل ہو گیا۔ یہ قرائن سورہ کے مدنی ہونے پر گواہ ہے یہاں تک کہ اگر ہم اس سورہ کے آغاز کی قسموں کو حاجیوں کے معنی و مشعر کی طرف جانے پر ناظر سمجھیں تب بھی یہ مدینہ ہی کے ساتھ مناسبت رکھتا

ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ مراسم حج اپنی اکثر فروعات کے ساتھ زمانہ جاہلیت کے عربوں میں بھی سنت ابراہیمی کی اقتداء کرنے کی وجہ سے رواج رکھتے تھے لیکن وہ خرافات کے ساتھ ایسے آلودہ ہو چکے تھے کہ یہ بات بعید نظر آتی ہے کہ قرآن نے ان کی قسم کھائی ہو ان تمام جہات کی طرف توجہ کرتے ہوئے ہم اس کی مدنی ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں

پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَهَا أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ

بَعْدَ مَنْ بَاتَ بِالْمَرْءِ دَلْفَةٍ وَ شَهِدَ جَمْعًا

جو شخص اس کی تلاوت کرے گا تو ان تمام حاجیوں کی تعداد سے جو عید قربان کی رات مزدلفہ میں توقف کرتے ہیں اور وہاں حاضر رہتے ہیں دس گنا زیادہ نیکیاں اسے دی جائیں گی۔
جمع مشعر الحرام کے ناموں میں سے ایک نام ہے اس بناء پر لوگ وہاں جمع ہوتے ہیں یا وہاں نماز مغرب و عشاء فاصلہ کے بغیر پڑھی جاتی ہے۔

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے۔

مَنْ قَرَأَ وَالْعَادِيَاتِ وَأَدَّ مَنْ قَرَأَ تَهَا بَعَثَهُ اللَّهُ

مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِسْلَامُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ خَاصَّةً وَكَانَ فِي حَجْرِهِ وَرُفَقَائِهِ

جو شخص سورہ والعدایات کو پڑھے گا اور اس کی مداومت کرے گا تو خدا اسے قیامت

کے دن خصوصیت کے ساتھ امیر المومنینؑ کے ہمراہ مبعوث کرے گا اور وہ آپ کی جماعت میں اور آپ کے دوستوں کے درمیان ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۲۷ تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۴۷۹)

بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سورہ والعدایات نصف قرآن کے برابر ہے۔ (در المنثور جلد ۶ ص ۳۸۳)

یہ بات کہے بغیر واضح ہے کہ یہ تمام فضیلتیں ان لوگوں کے لیے ہیں جو اس کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنالے۔

(۱۰۱) سورہ القارعة

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۱۱ آیات ہیں۔)

سورہ القارعة کے مطالب

اس سورہ میں کلی طور پر معاد اور اس کے مقدمات کے بارے میں گفتگو ہے اس میں چھپنے والی تعبیریں ہیں ہلادینے والے بیان ہیں اور صریح و واضح انذار اور تنبیہ ہے اور آخر میں انسانوں کے دو گروہوں میں تقسیم ہونے کا بیان ہے۔ ایک گروہ تو وہ ہے جن کے اعمال عدل الہی کے میزان میں وزنی ہوں گے اور ان کی جزاء حق تعالیٰ کے جوہر رحمت میں سراسر رضایت بخش زندگی ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جن کے اعمال ہلکے اور کم وزن ہوں گے ان کی سرنوشت جہنم کی جلانے والی آگ۔ اس سورہ کا نام قارعة اس کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

اس کی فضیلت کے سلسلہ میں بس اتنا ہی کافی ہے کہ ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ

سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ الْقَارِعَةَ أَمَنَهُ اللَّهُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ أَنْ

يُؤْمِنَ بِهِ وَمِنْ قَيْحِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

جو شخص سورہ قارعہ کو پڑھے گا تو خداوند تعالیٰ اسے دجال کے فتنہ اور اس پر ایمان لانے سے

محفوظ رکھے گا اور اسے قیامت کے دن انشاء اللہ جہنم کی پیپ سے دور رکھے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۲۳۳)

(۱۰۲) سورۃ التکاثر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۸ آیات ہیں۔)

سورۃ التکاثر کے مطالب

بہت سے مفسرین کا نظریہ یہ ہے کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے اس بناء پر اس میں تفاخر کے بارے میں جو گفتگو آئی وہ اصولی طور پر قبائل قریش کے ساتھ مربوط ہے جو موہوم امور کی بناء پر ایک دوسرے پر فخر و مباہات کیا کرتے تھے۔ لیکن جیسا کہ مرہوم طبری نے مجمع البیان میں لکھا ہے بعض کا نظریہ یہ ہے کہ یہ مدینہ میں نازل ہوا ہے اور اس میں تفاخر کے بارے میں کچھ بیان ہوا ہے۔ وہ یہودیوں یا انصار کے دو قبیلوں کے بارے میں ہے لیکن اس سورہ کا کئی سورتوں سے زیادہ مشابہت رکھنے کی وجہ سے کئی ہونا زیادہ صحیح نظر آتا ہے۔

اس کی تلاوت کی فضیلت

اس کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے

وَمَنْ قَرَأَهَا لَمْ يُخَاسِبْهُ اللَّهُ بِالنَّعِيمِ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْهِ
فِي دَارِ الدُّنْيَا وَأُعْطِيَ مِنَ الْآجِرِ كَأَنَّمَا قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ
جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا تو خدا اس سے ان نعمتوں کا حساب نہیں لے گا جو اس
نے اسے دار دنیا میں دی ہیں اور اسے اس قدر اجر و ثواب عطا کرے گا گویا کہ
اس نے قرآن کی ہزار آیتوں کی تلاوت کی ہے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۲ تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۴۴۳)

اور ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے آیا ہے اس سورہ کا واجب اور مستحب نماز
میں پڑھنا شہداء کی شہادت کا ثواب رکھتا ہے۔ (وہی مدرک تلخیص کے ساتھ)

(۱۰۳) سورہ والعصر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۳ آیات ہیں۔)

سورہ والعصر کے مطالب

مشہور یہ ہے کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے اگرچہ بعض نے مدنی ہونے کا احتمال بھی
ظاہر کیا ہے لیکن سورہ کی آیات کے چھوٹے چھوٹے مقاطع اور اس کا لب و لہجہ اس کے مکی
ہونے کا شاہد ہے۔ بہر حال اس سورہ کی جامعیت اس حد تک ہے کہ بعض مفسرین کے قول کے
مطابق قرآن کے تمام علوم و مقاصد کا خلاصہ اس سورہ میں موجود ہے دوسرے لفظوں میں اس
سورہ میں مختصر ہونے کے باوجود انسان کی سعادت و خوش بختی کا ایک مکمل اور جامع پروگرام
موجود ہے سب سے پہلے عصر کی معنی خیز قسم سے شروع ہوتا ہے اس کے بعد تمام انسانوں کے
زیاں کار اور خسارے میں ہونے کی گفتگو ہے اس کے بعد صرف ایک گروہ کو اس اصل کلی سے

جدا کرتا ہے جن میں مندرجہ ذیل چار خصوصیات موجود ہوں۔

(۱) ایمان (۲) عمل صالح (۳) ایک دوسرے کو حق کی وصیت (۴) ایک

دوسرے کو صبر کی وصیت اور حقیقتاً یہ چار اصول اسلام کے اعتقادی و عملی اور انفرادی و اجتماعی پروگرام کو اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث میں

آیا ہے۔

مَنْ قَرَأَ وَالْعَصْرِ فِي نَوَافِلِهِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مُشْرِقًا وَجْهَهُ ضَاحِكًا سِنَّهُ قَرِيرَةً
عَيْنُهُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ

جو شخص سورہ والعصر کو نافلہ نمازوں میں پڑھے گا خدا اُسے قیامت کے دن اس
حالت میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ نورانی لب خنداں اور اس کی آنکھ خدا کی
نعمتوں سے روشن اور ٹھنڈی ہوگی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔
(تفسیر البیان جلد ۱۰ ص ۵۴۵ تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۴۵۶)

(۱۰۴) سورہ ہمزہ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۹ آیات ہیں۔)

سورہ ہمزہ کے مطالب

یہ سورہ کی سورتوں میں سے ہے ایسے لوگوں کے بارے میں گفتگو کر رہا ہے جو مال جمع

کرنے میں لگے رہتے ہیں اھ ان کے نزدیک انسانی وجود کی تمام اقرار کا خلاصہ یہی ہے پھر وہ ان لوگوں کو جن کے ہاتھ اس سے خالی ہوتے ہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں یہ مغرور دولت جمع کرنے والے اور خود پسند حیلہ گر باوہ کبر و نخوت سے ایسے مست ہو جاتے ہیں کہ دوسروں کی تحقیر عجیب جوئی استہزاء اور غیبت کرنے سے لذت اٹھاتے ہیں اور اس سے تفریح کرتے ہیں۔ اور سورہ کے آخر میں ان کی درد ناک سرنوشت کا ذکر ہے کہ ان کو کیسی حقارت آمیز صورت میں دوزخ میں پھینکا جائیگا اور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہر چیز سے پہلے ان کے دل پر مسلط ہو جائے گی اور ان کی روح و جان کو جو اس سارے کبر و نخوت اور ان سب شرارتوں کا مرکز تھا آگ میں ڈال دیا جائے گا بھڑکتی ہوئی اور ہمیشہ رہنے والی آگ ہیں۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْهُمَزَةِ أُعْطِيَ مِنْ

الْأَجْرِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ بَعْدَ مَنْ

اسْتَهْرَأَ بِمُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ

جو شخص اس سورہ کی تلاوت کریگا اسے ان لوگوں کی تعداد سے جنہوں نے

محمد ﷺ اور ان کے اصحاب کا مذاق اڑایا دس گنا حسنات دیے جائیں

گے۔ (مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۴۶۶)

اور ایک حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیا ہے جو شخص اس کو واجب نماز

میں پڑھے گا تو اس سے فقر و فاقہ دور ہو جائے گا اور روزی اس کا رخ کرے گی اور قبیح اور بری موت اس سے دور ہو جائے گی۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۴۶۶)

(۱۰۵) سورۃ الفیل

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۵ آیات ہیں)

سورۃ فیل کے مطالب

یہ سورہ جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے ایک مشہور تاریخی داستان کی طرف اشارہ کرتا ہے جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے سال واقع ہوئی تھی اور خدا نے خانہ کعبہ کو کفار کے اس عظیم لشکر کے شر سے محفوظ رکھا تھا جو سرزمین یمن سے ہاتھیوں پر سوار ہو کر آیا تھا۔ یہ سورہ اس عجیب داستان کی یاد دلاتا ہے جو مکہ کے بہت سے لوگوں کی یاد تھی کیونکہ وہ ماضی قریب میں ہی واقع ہوئی تھی اس داستان کی یاد آوری مغرور اور ہٹ دھرم کفار کے لیے ایک تنبیہ ہے کہ وہ یہ جان لیں کہ وہ خدا کی قدرت کے مقابلہ میں کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے وہ خدا جس نے ہاتھیوں کے اس عظیم لشکر کو ان چھوٹے چھوٹے پرندوں اور ان نیم بند کنکریوں حجازۃً و بن سجیل سے ریزہ ریزہ کر دیا وہ ان ہٹ دھرم مستکبروں کو سزا دے کی قدرت بھی رکھتا ہے نہ تو ان کی قدرت ابرہہ کی قدرت سے زیادہ تھی اور نہ ہی ان کے لشکر اور افراد کی تعداد کبھی اس حد تک پہنچی تھی یعنی تم لوگ جنہوں نے اس واقعہ کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہے غرور و تکبر کی سواری سے نیچے کیوں نہیں اترتے ہو۔

اس سورۃ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں امام جعفر صادقؑ سے نقل ہوا ہے جو شخص سورہ فیل کو واجب نماز میں پڑھے گا قیامت میں ہر پہاڑ اور ہموار زمین اور ہر ذلیلہ اس کی گواہی دے گا کہ وہ نماز گزاروں میں سے ہے اور ایک منادی ندا دے گا کہ تم نے میرے بندے کے بارے میں سچ کہا ہے میں تمہاری گواہی کو اس کے نفع یا نقصان میں قبول کرتا ہوں میرے

بندے کو حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دو کیونکہ وہ ایسا شخص ہے جیسے میں دوست رکھتا ہوں اور اس کے عمل کو بھی دوست رکھتا ہوں۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۹ تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۲۸۲)

یہ بات واضح اور ظاہر ہے کہ یہ سب فضیلت و ثواب اور عظیم جزاء اس شخص کے لیے ہے جو ان آیات کو پڑھ کر غرور و تکبر کی سواری سے نیچے اتر آئے اور رضائے الہی کی راہ میں قدم رکھ دے۔ یہ بات یاد رکھے یہ سورہ فیل تنہا نماز میں نہیں پڑھتے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(۱۰۶) سورۃ قریش

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۴ آیات ہیں)

سورۃ قریش کے مطالب

یہ سورۃ حقیقت میں سورہ فیل کی تکمیل کرنے والی بھی جاتی ہے اور اس کی آیات اس مطلب پر واضح دلیل ہیں اس سورہ کا مضمون قریش پر خدا کی نعمت اور ان کے بارے میں اس کے الطاف اور محبتوں کا بیان ہے تاکہ ان میں شکرگزاری کا احساس پیدا ہو اور یہ اس عظیم گھر کے پروردگار کی عبادت کے لیے جس سے ان کا سارا شرف اور افتخار ہے تیار ہو جائیں جیسا کہ ہم نے سورہ الفتحی کے آغاز میں بیان کیا تھا کہ یہ سورہ اور سورہ الم نشرح حقیقت میں ایک شمار ہوتی ہے اسی طرح سورہ فیل اور سورہ قریش بھی ایک ہی شمار ہوتی ہیں کیونکہ اگر ہم ٹھیک طرح سے ان دونوں کے مطالب پر غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ ان دونوں کے مطالب ایک دوسرے کے ساتھ اتنے ملتے جلتے ہیں کہ وہ دونوں کے ایک ہونے کی دلیل بن سکتے ہیں اسی بناء پر نماز کی ہر رکعت میں ایک مکمل سورت پڑھنے کے لیے اگر کوئی شخص اوپر والی سورتوں کا

انتخاب کرے تو ضروری ہے کہ وہ دونوں کو اکٹھا پڑھے۔ اس سلسلے میں مزید وضاحت کے لیے فقہی کتابوں کتاب صلوٰۃ بحث قرائت کی طرف رجوع کیا جائے۔

(مرحوم شیخ حر عاملی وسائل شیعہ نے کتاب وسائل میں اس مطلب سے مربوط روایت جلد ۷۴۳ باب ۱۰ از ابواب قرائت نماز میں نقل ہوا)

اس سورۃ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں یہی بات کافی ہے کہ ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے نقل ہوا ہے کہ آپؐ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ

بَعْدَ مَنْ طَافَ بِالْكَعْبَةِ وَاعْتَكَفَ بِهَا

جو شخص اس کو پڑھے تو اسے ان لوگوں کے تعداد سے دس گنا نیکیاں دی جائیں گئی جنہوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور وہاں اعتکاف میں بیٹھا ہو۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۴۳ تفسیر صومہ جلد ۲ ص ۴۹۵)

مسئلہ طور پر اس قسم کی فضیلت اس شخص کے لیے ہے جو اس خدا کی بارگاہ میں جو کعبہ کا پروردگار ہے سر تعظیم جھکائے اس کی عبادت کرے اس گھر کے احترام کو مد نظر رکھے اس کا پیام دل کے کان سے سنے اور اس کی پابندی کرے۔

(۱۰۷) سورہ الماعون

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۷ آیات ہیں۔)

سورہ ماعون کے مطالب

یہ سورہ بہت سے مفسرین کے نظریہ کے مطالب مکی سورتوں میں سے ہے اس کی

آیات کالب دلچہ جو مختصر اور مؤثر انداز میں قیامت اور اس کے منکرین کے اعمال کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں اس مطلب کی ناطق گواہ ہیں۔ مجموعی طور پر اس سورہ میں منکرین قیامت کی صفات و اعمال کو پانچ مرحلوں میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ اس عظیم دن کی تکذیب کی وجہ سے راہ خدا میں اتفاق کرنے اور یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے سے کس طرح روگردانی کرتے ہیں اور وہ نماز کے بارے میں کیسے غافل اور ریاکار ہیں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے سے کس طرح روگردانی کرتے ہیں۔ اس سورہ کی شان نزول کے بارے بعض نے تو یہ کہا ہے کہ یہ ابوسفیان کے بارے میں نازل ہوا ہے جو روزانہ دو بڑے بڑے اونٹ خر کیا کرتا تھا اور وہ خود اور اس کے یار دوست انہیں کھاتے تھے لیکن ایک دن ایک یتیم آیا اور اس نے ان سے کچھ مانگا تو اس نے اپنے عصا سے اسے مارا اور اسے دور کر دیا۔ بعض دوسرے مفسرین نے یہ کہا ہے کہ یہ ولید بن مغیرہ یا عاص بن وائل کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ آرَةَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالذِّينِ فِي

فَرَاتِهِ وَنَوَافِلِهِ قَبْلَ اللَّهِ صَلَاتَهُ وَصِيَامَهُ

وَلَمْ يُخَاسِبْهُ بِمَا كَانَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

جو شخص اس سورہ کو اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں پڑھے گا تو خدا اس کے نماز و

روزہ کو قبول کرے گا اور ان کاموں کے مقابلہ میں جو اس سے دنیا کی زندگی میں

سرزد ہوئے ہیں اس کا کوئی حساب نہیں لے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۴۶ تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۵۰۱)

(۱۰۸) سورہ کوثر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۳ آیات ہیں)

سورہ کوثر کے مطالب

مشہور یہ ہے کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے لیکن بعض نے اس کے مدنی ہونے کا احتمال بھی دیا ہے یہ احتمال بھی دیا گیا ہے کہ یہ سورہ دوبار نازل ہوا ایک دفعہ مکہ میں اور دوسری دفعہ مدینہ میں لیکن جو روایات اس کے شان نزول میں وارد ہوئی ہیں وہ اس کے مکی ہونے کے مشہور قول کی تائید کرتی ہیں۔ اس سورہ کے شان نزول میں آیا ہے کہ عاص بن وائل نے جو مشرکین کے سرداروں میں سے تھا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسجد الحرام سے نکلنے وقت ملاقات کی اور کچھ دیر تک آپ سے باتیں کرتا رہا۔ قریش کے سرداروں کا ایک گروہ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے دور سے اس منظر کا مشاہدہ کیا جس وقت عاص بن وائل مسجد میں داخل ہوا تو انہوں نے اس سے کہا کہ تو کس سے باتیں کر رہا تھا اس نے کہا اس ابتر شخص سے اس نے اس تعبیر کا اس لیے انتخاب کیا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند عبداللہ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے اور عرب ایسے آدمی کو جس کا کوئی بیٹا نہ ہو ابتر کہا کرتے تھے لہذا قریش نے پیغمبر اکرم ﷺ کے فرزند کی وفات کے بعد اس لقب کو آنحضرت کے لیے انتخاب کر رکھا تھا جس پر یہ سورت نازل ہوئی اور پیغمبر اکرم ﷺ کو بہت سی نعمتوں اور کوثر کی بشارت دی اور ان کے دشمنوں کو ابتر کہا۔ (مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۹ تفسیر موند جلد ۲۷ ص ۵۱۰)

اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے بانوئے اسلام جناب خدیجہ سے دو پسر تھے ایک قاسم اور دوسرے طاہر جنہیں عبداللہ بھی کہتے تھے دونوں ہی مکہ میں دنیا سے

چل بے اور پیغمبر اکرم ﷺ کے کوئی بیٹا نہ رہا اس بات نے قریش کے بد خواہوں کی زبان کھول دی اور وہ آنحضرت ﷺ کو اہتر کہنے لگے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۵۰ تفسیر مومنہ جلد ۲ ص ۵۱۰)

وہ اپنی روایت کے مطابق بیٹے کو حد سے زیادہ اہمیت دیتے تھے اسے باپ کے پروگرام کو جاری رکھنے والا شمار کرتے تھے اس سانچے کے باعث ان کا خیال یہ تھا کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے آپ کے پروگرام معطل ہو کر رہ جائیں گے چنانچہ وہ اس بات پر بہت خوش تھے۔ قرآن مجید نازل ہوا اور اس سورہ میں اعجاز آمیز طریقہ سے انہیں جواب دیا اور یہ خبر دی کہ آنحضرت کے دشمن ہی اہتر رہیں گے اور اسلام و قرآن کا پروگرام کبھی منقطع نہیں ہوگا اس سورہ میں جو بشارت دی گئی ہے وہ ایک طرف تو دشمنان اسلام کی امیدوں پر ایک ضرب تھی اور دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کے لیے تسلی خاطر تھی جن کا قلب پاک اور نازک دل اس فتح لقب اور دشمنوں کی سازش کو سن کر غمگین اور کمدر ہوا تھا۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں پیغمبر اکرم ﷺ سے نقل ہوا ہے

مَنْ قَرَأَهَا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ وَأُعْطِيَ مِنَ

الْأَجْرِ بِعَدَدِ كُلِّ قُرْبَانٍ قَرَّبَهُ الْعِبَادُ فِي يَوْمٍ عِيدٍ

وَيُقَرَّبُونَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ

ترجمہ جو شخص اس کی تلاوت کرے خدا اسے جنت کی نہروں سے سیراب کرے گا اور ہر قربانی کی تعداد میں جو خدا کے بندے عید قربان کے دن کرتے ہیں اور اسی طرح سے وہ قربانیاں جو اہل کتاب اور مشرکین دیتے ہیں ان سب کی تعداد کے برابر اس کو اجر دے گا اس سورہ کا نام کوثر اس کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔

سورہ کافرون (۱۰۹)

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۶ آیات ہیں)

سورہ کافرون کے مطالب

یہ سورہ ایسے زمانہ میں نازل ہوا جب مسلمان اقلیت میں تھے اور کفار اکثریت میں پیغمبر پر ان کی طرف سے سخت دباؤ تھا اور انہیں اصرار تھا کہ کسی طرح سازش کر کے آپ کو شرک کی طرف کھینچ لیں پیغمبر نے ان کی اس پیش کش کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور انہیں کلی طور پر مایوس کر دیا اور ان کے ساتھ الجھے بھی نہیں۔ یہ بات تمام مسلمانوں کے لیے ایک نمونہ ہے کہ وہ اسلام اور دین کی اساس کے بارے میں دشمن کے ساتھ کسی حالت میں بھی مصالحت نہ کریں اور جب بھی ان کی طرف سے اس قسم کی خواہش کی جائے تو انہیں کامل طور سے مایوس کر دیں اس دورہ میں اس معنی پر خصوصیت کے ساتھ دو مرتبہ تاکید ہوئی ہے کہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش نہیں کروں گا اور یہ تاکید انہیں مایوس کرنے کے لیے ہے اس طرح اس بات کی دوبار تاکید ہوئی ہے کہ تم بھی ہرگز میرے معبود خدائے یگانہ کی عبادت نہیں کرو گے یہ ان کی ہٹ دھری کی ایک دلیل ہے اور اس کا انجام یہ ہے کہ میں ہوں اور میرا دین توحید اور تم ہو اور تمہارا شرک آلود دین۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں بہت زیادہ روایات نقل ہوئی ہیں جو اس کے مطالب کی حد سے زیادہ اہمیت کی ترجمان ہیں۔

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَكَانَ قَرَأَ رُبْعَ

الْقُرْآنِ وَتَبَاعَدَتْ عَنْهُ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ

وَبَرَّأَ مِنَ الشِّرْكِ وَيُغَا فِى مِنَ الْفَرْعِ الْاَكْبَرِ

جو شخص سورہ قل یا ایہا الکافرؤن کو پڑھے گا تو ایسا ہے جیسے اس نے چوتھائی

قرآن پڑھا ہو سرکش شیاطین اس سے دور رہیں گے وہ شرک سے

پاک ہو جائے گا اور روز قیامت کی گھبراہٹ سے اماں میں ہوگا۔

ربع القرآن چوتھائی قرآن کی تعبیر شاید اس بناء پر ہے کہ قرآن کا تقریباً چوتھا حصہ

شرک و بت پرستی سے مبارزہ میں ہے اور اس کا نچوڑ اور خلاصہ اس سورہ میں آیا ہے اور سرکش

شیاطین کا دور ہونا اس بناء پر ہے کہ اس سورہ میں مشرکین کی پیش کش کو ٹھکرا دیا گیا ہے اور ہم

جانتے ہیں کہ شرک شیطان کا اہم ترین آلہ ہے۔ قیامت میں نجات بھی پہلے درجہ میں توحید اور

نفی شرک کی مرہوں منت ہے وہی مطلب جس کے گرد یہ سورہ گردش کرتا ہے۔

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی

خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ میں اس لیے آیا ہوں کہ آپ مجھے کسی

ایسی چیز کی تعلیم دیجیے جسے میں سوتے وقت پڑھا کروں آپ نے فرمایا۔

اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

ثُمَّ نُمْ عَلَى خَاتَمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

جب تو اپنے بستر پر جائے تو سورہ قل یا ایہا الکافرون کو پڑھا اس کے بعد سو جا

کیونکہ یہ شرک سے بیزاری ہے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۵۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۲۰)

رسول خدا ﷺ سے ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ نے جبیر بن مطعم سے

فرمایا کیا تو اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ جب تو سفر پر جائے تو زادراہ اور توشہ کے لحاظ سے اپنے ساتھیوں میں سب سے بہتر ہو اس نے عرض کی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ان پانچ سورتوں کو پڑھا کرو۔

۱۔ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۲۔ وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحِ

۳۔ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۴۔ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

۵۔ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

اور اپنی قرائت کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کیا کرو اور ایک حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیا ہے کہ آپ نے فرمایا میرے والد کہا کرتے تھے کہ قل یا ایہا الکافرون ربیع قرآن ہے اور جب آپ اس کی قرائت سے فارغ ہوتے تو فرماتے

أَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ أَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ

میں صرف خدائے واحد کی عبادت کرتا ہوں میں صرف خدائے واحد کی عبادت کرتا ہوں۔

(۱۱۰) سورہ نصر

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں ۳ آیات ہیں)

سورہ نصر کے مطالب

یہ سورہ مدینہ میں ہجرت کے بعد نازل ہوا ہے اور اس میں ایک بہت بڑی کامیابی اور فتح عظیم کی بشارت ہے کہ اس کے بعد لوگ گردہ در گردہ خدا کے دین میں داخل ہوں گے لہذا اس عظیم نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے پیغمبر اکرم ﷺ کو تسبیح حمد الہی اور استغفار کرنے کی

دعوت دی گئی ہے۔ اگرچہ اسلام میں بہت سی فتوحات ہوئی ہیں لیکن اوپر والی بات کے پورا ہونے کے طور پر فتح مکہ کے سوا اور کوئی فتح نہیں تھی اس سورہ کا ایک نام سورہ تودیع یعنی خدا حافظ کیونکہ اس میں ضمنی طور پر پیغمبر کی رحلت کی خبر ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس وقت یہ سورہ نازل ہوا اور پیغمبر اکرم ﷺ نے اس کی اپنے اصحاب کے سامنے تلاوت کی تو سب بہت خوش اور مسرور ہوئے لیکن پیغمبر ﷺ کے چچا عباس اس کو سن کر رونے لگے پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا اے چچا آپ کیو رور ہے ہیں عرض کیا میرا گمان یہ ہے کہ اس سورہ میں آپ کی رحلت کی خبر دی گئی ہے تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا یہی بات ہے جو آپ کہہ رہے ہیں۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۵۴ یہ مضمون متعدد روایات میں مختلف الفاظ کے ساتھ ذکر ہوا ہے المیزان جلد ۲۰ ص ۵۳۲ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۳۰)

اس بارے میں کہ یہ مطلب اس سورہ کے کس جملہ سے معلوم ہوتا ہے مفسرین کے درمیان اختلاف ہے کیونکہ آیات کے ظاہر میں تو فتح اور کامیابی کی بشارت کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے ظاہر اس مفہوم کا اس بات سے استفادہ کیا گیا ہے کہ یہ سورہ اس بات کی دلیل ہے کہ پیغمبر ﷺ کی رسالت آخرت کو پہنچ رہی ہے آپ کا دین مکمل طور پر ثابت اور مستقر ہو چکا ہے اور یہ معلوم ہے کہ ایسی حالت میں سرائے فانی سے جہاں باقی کی طرف رحلت کی توقع پورے طور پر قابل پیش بینی ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَهَا فَكَأَنَّمَا شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَحَ مَكَّةَ

جو شخص اس کی تلاوت کرے گا وہ اس شخص کے مانند ہے
جو فتح مکہ میں پیغمبر ﷺ کے ہمراہ تھا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۵۳ تفسیر مومنہ جلد ۲۷ ص ۵۳۰)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص سورہ اذاجاء نصر اللہ والفتح کو نافلہ یا واجب نماز میں پڑھے گا خدا اس کو اس کے تمام دشمنوں پر فتح یاب کرے گا اور وہ قیامت میں اس حالت میں وارد محشر ہوگا کہ اس کے ہاتھ میں ایک عہد نامہ ہوگا جو بات کرے گا خدا نے اسے اس کی قبر کے اندر سے باہر بھیجا ہے اور وہ جہنم کی آگ سے امان نامہ ہے۔
(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۵۳ تفسیر مومنہ جلد ۲۷ ص ۵۳۰)

(۱۱۱) سورہ لہب

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۵ آیات ہیں)

اس کی فضیلت

یہ سورہ جو مکہ میں اور تقریباً پیغمبر اسلام کی آشکارا اعلانیہ دعوت کے آغاز میں نازل ہوا تھا وہ واحد سورہ ہے جس میں پیغمبر ﷺ اور اسلام کے دشمنوں میں سے اس زمانہ کے ایک دشمن یعنی ابولہب پر نام لے کر سخت حملہ کیا گیا ہے اور اس کا مضمون اس بات کی نشان دہی کرتا کہ اسے پیغمبر ﷺ کے ساتھ خصوصی عداوت تھی وہ اور اس کی بیوی کام بگاڑنے اور بدزبانی کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے تھے قرآن صراحت کے ساتھ کہتا ہے کہ وہ دونوں جہنمی ہیں اور ان کے لیے نجات کی کوئی راہ نہیں ہے یہ معنی صحیح ثابت ہوا اور وہ دونوں کے دونوں انجام کار دنیا سے بے ایمان گئے یہ قرآن کی ایک واضح پیش گوئی ہے۔

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے منقول ہے آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا رَجَوْتُ أَنْ لَا يَجْمَعَ اللَّهُ

يَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي لَهَبٍ فِي دَارٍ وَاحِدَةٍ

جو شخص اس کی تلاوت کرے گا مجھے امید ہے کہ خدا اسے اور ابولہب کو ایک گھر میں اکٹھا نہیں کرے گا یعنی وہ اہل بہشت سے ہوگا جب کہ ابولہب اہل دوزخ سے ہے۔
(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۵۸ و تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۵۴۲)

(۱۱۲) سورہ اخلاص

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۴ آیات ہیں۔)

سورہ اخلاص کے مطالب

یہ سورہ جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے سورہ اخلاص اور سورہ توحید پروردگار کی توحید اور اس کی یگانگت اور یکائی کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور چار مختصر سی آیات میں خدا کی وحدانیت کی اس طرح سے توصیف و تعریف کی ہے جس میں اضافہ کی ضرورت نہیں ہے اس سورہ کی شان نزول کے بارے میں امام جعفر صادقؑ سے اس طرح نقل ہوا ہے یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ تقاضا کیا کہ آپ ان کے لیے خدا کی توصیف بیان کریں پیغمبر تین دن تک خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ سورہ نازل ہوا اور ان کو جواب دیا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ سوال کرنے والا عبد اللہ بن صوریہ تھا جو یہودیوں کے مشہور سرداروں میں سے ایک تھا اور دوسری روایت میں یہ آیا ہے کہ اس قسم کا سوال عبد اللہ بن سلام

نے پیغمبر اکرم ﷺ سے مکہ میں کیا تھا اور اس کے بعد وہ ایمان لے آیا تھا لیکن اپنے ایمان کو اس طرح سے چھپائے ہوئے تھا۔ دوسری روایات میں یہ آیا ہے کہ اس قسم کا سوال مشرکین مکہ نے کیا تھا۔ (المیزان جلد ۱۰ ص ۵۳۶ تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۵۵۳)

بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ سوال کرنے والا نجران کے عیسائیوں کا ایک گروہ تھا ان روایات کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ یہ سوال ان سب کی طرف سے ہوا ہو اور یہی بات اس سورہ کی حد سے زیادہ عظمت و بزرگی کی ایک دلیل ہے جو مختلف افراد و اقوام کے سوالات کا جواب دیتا ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں مشہور اسلامی منابع میں بہت سی روایات آئی ہیں جو اس سورہ کی حد سے زیادہ عظمت کی ترجمان ہیں۔

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے کہ آپ نے فرمایا

أَيَعْجَزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ

کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک ہی رات میں

ایک ایک تھائی قرآن پڑھ لے۔

حاضرین میں ایک نے عرض کیا اے رسول خدا ایسا کرنے کی کس میں طاقت ہے

پیغمبر ﷺ نے فرمایا

(إِقْرَأْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ "سورہ قل ہو اللہ احد پڑھا کرو)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیا ہے کہ جب رسول خدا ﷺ

نے سعد بن معاذ کے جنازے پر نماز پڑھی تو آپ نے فرمایا ستر ہزار فرشتوں نے جن میں

جبریل بھی تھے اس کے جنازے پر نماز پڑھی ہے میں جبریل سے پوچھا ہے کہ وہ کس عمل کی بناء پر تمہارے نماز پڑھنے کا مستحق ہوا ہے۔ جبریل نے کہا اٹھتے بیٹھتے پیدل چلتے اور سوار ہوتے اور چلے پھرتے قل هو اللہ احد پڑھنے کی وجہ سے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۶۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۵۲)

ایک اور حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص پر ایک رات اور دن گزر جائے اور وہ ہنچگانہ نمازیں پڑھے اور ان میں قل هو اللہ احد کی قرائت نہ کرے تو اس سے کہا جائے گا

يَا عَبْدَ اللَّهِ لَسْتَ مِنَ الْمُصَلِّينَ

(اے بندہ خدا تو نماز گزاروں میں سے نہیں ہے۔)

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۶۱ اور تفسیر و حدیث کی دوسری کتابیں تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۵۲)

ایک اور حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے آپ نے فرمایا جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہر نماز کے بعد قل هو اللہ احد کے پڑھنے کو ترک نہ کرے کیونکہ جو شخص اسے پڑھے گا خدا اس کے لیے خیر دنیا و آخرت جمع کر دے گا اور خود اسے اور اس کے ماں باپ اور اس کی اولاد کو بخش دے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۶۱ اور تفسیر و حدیث کی دوسری کتابیں تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۵۵)

اس سورہ کی فضیلت میں اتنی زیادہ روایات ہیں کہ وہ اس مختصر بیان میں نہیں سہکتیں اور ہم نے جو کچھ نقل کیا ہے وہ صرف ان کا ایک حصہ ہے۔ اس بارے میں کہ سورہ قل هو اللہ احد قرآن کی ایک تہائی کے برابر کیسے ہو گیا تو بعض نے تو یہ کہا ہے کہ یہ اس بناء پر ہے کہ قرآن احکام و عقائد اور تاریخ پر مشتمل ہے اور یہ سورہ عقائد کے حصہ کو اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہے بعض دوسرے مفسرین نے یہ کہا ہے کہ قرآن کے تین حصے ہیں مبداء و معاد اور جو کچھ

ان دونوں کے درمیان ہے اور یہ سورہ پہلے حصہ کی تشریح کرتا ہے۔ ایک اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت اس سورہ کا پڑھنا رزق کو بڑھاتا ہے اور فقر و فاقہ کو دور کر دیتا ہے۔ یہ بات قابل قبول ہے کہ قرآن کی تقریباً ایک تہائی توحید کے بارے میں بحث کرتی ہے اور اس کا خلاصہ سورہ توحید میں آیا ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ امام علی بن الحسین علیہ السلام سے لوگوں نے سورہ توحید کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا

”إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ عَلِمَ أَنَّهُ يَكُونُ فِي الْخَيْرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ“

”مُتَعَمِّقُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ وَالْآيَاتُ

مِنْ سُورَةِ الْحَدِيدِ إِلَى قَوْلِهِ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

فَمَنْ رَامَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَقَدْ هَلَكَ

خداوند تعالیٰ جانتا تھا کہ آخری زمانہ میں ایسی قومیں آئیں گی جو مسائل میں تعمق اور غور اور خوف کرنے والی ہوں گی لہذا اس نے مباحث توحید اور خدا شناسی کے سلسلہ میں سورہ قل هو اللہ احد اور سورہ حدید کی ابتدائی آیات عظیم بڑات الصدور تک نازل فرمائیں جو شخص اس سے زیادہ کا طلب گار ہوگا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ ایک حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے آیا ہے کہ آپ نے اس بات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ کفار و بت پرست اسم اشارہ کے ساتھ اپنے بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے اور کہتے تھے اے حضرت محمد ﷺ یہ ہمارے خدا ہیں تو بھی اپنے خدا کی تعریف و توصیف کرتا کہ ہم اسے دیکھیں اور اس کا ادراک کریں تو خدا نے یہ آیات نازل کی قل هو اللہ احد جو میں ہا مطلب کو ثابت کرنے اور توجہ دینے کیلئے ہے۔

(اصول کافی جلد ۱ ص ۱ باب السیۃ حدیث ۳ تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۵۵۵)

(۱۱۳) سورہ الفلق

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۵ آیات ہیں)

اس سورہ کی فضیلت میں پیغمبر اکرم ﷺ سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا

أَنْزِلَتْ عَلَى آيَاتٍ لَمْ يُنْزَلْ مِثْلُهُنَّ الْمَعُودَتَانِ

مجھ پر ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ ان کی مثل اور مانند اور نازل نہیں ہوئی اور وہ دو

سورتیں فلق اور ناس ہیں۔

ایک اور حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے آیا ہے جو شخص نماز وتر میں سورہ فلق و ناس اور قل ھو اللہ احد کو پڑھے گا تو اس کو یہ کہا جائے گا کہ اے بندہ خدا تجھے بشارت ہو خدا نے تیری نماز وتر قبول کر لی ہے۔

(نور الثقلین جلد ۵ ص ۷۶ و مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۲۷ تفسیر نمونہ جلد ۲ ص ۵۷۳)

ایک روایت میں پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے آپ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی دو سورتوں کی تعلیم دوں جو قرآن کی سورتوں میں سب سے زیادہ افضل و برتر ہیں اس نے عرض کیا ہاں اے رسول اللہ تو حضرت نے اسے معوذتیں سورہ فلق و ناس کی تعلیم دی اور اس سے فرمایا جب تو بیدار ہو یا سونے لگے تو ان کو پڑھا کر یہ بات واضح ہے کہ یہ سب کچھ ان لوگوں کے لیے ہے جو اپنے روح و جان اور عقدہ و عمل کو اس کے مطالب کے ساتھ ہم آہنگ کریں۔

سورہ فلق کے مطالب

ایک جماعت کا نظریہ یہ ہے کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اگرچہ مفسرین کی ایک دوسری جماعت اسے مدنی سمجھتی ہے اس سورہ کے مطالب ایسی تعلیمات ہیں جو خدا نے پیغمبر

ﷺ کو بالخصوص اور سب مسلمانوں کو بالعموم تمام اشرار کے شر سے اس کی ذات پاک سے پناہ مانگنے کے سلسلہ میں دی ہیں تاکہ خود کو اس کے سپرد کر دیں اور اس کی پناہ میں ہر صاحب شر موجود کے شر سے امان میں رہیں۔ اس سورہ کے شان نزول کے بارے میں اکثر کتب تفاسیر میں کچھ روایات نقل ہوتی ہیں جن کے مطابق بعض یہودیوں نے پیغمبر اکرم ﷺ پر جادو کر دیا تھا جس سے آپ بیمار ہو گئے تھے جبرئیل نازل ہوئے اور جس کنویں میں جادو کے آلات چھپائے ہوئے تھے اس جگہ کی نشان دہی کی اسے باہر نکالا گیا پھر اس سورہ کی تلاوت کی پیغمبر ﷺ کی حالت بہتر ہو گئی۔ یہ سورہ مشہور قول کے مطابق کہی ہے اور اس کا لب و لہجہ بھی مکی سورتوں والا ہے جب کہ پیغمبر کا یہودیوں سے واسطہ مدینہ میں پڑا اور خود یہی بات اس قسم کی روایات کی عدم اصالت کی ایک دلیل ہے۔ دوسری طرف اگر پیغمبر اکرم ﷺ پر جادو گر اتنی آسانی کے ساتھ جادو کر لیا کریں کہ وہ بیمار پڑ جائیں اور بستر علالت پر دراز ہو جائیں تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ وہ آپ کو آپ کے عظیم ہدف اور مقصد سے آسانی سے روک دیں۔ مسلمہ طور پر وہ خدا جس نے آپ کو اس قسم کے ماموریت اور عظیم رسالت کے لئے بھیجا ہے وہ آپ کو جادو گروں کے جادو کے نفوذ سے بھی محفوظ رکھے گا تاکہ نبوت کا بلند مقام ان کے ہاتھ میں بازیچہ اطفال نہ بنے۔

(۱۱۴) سورہ الناس

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۶ آیات ہیں۔)

سورہ الناس کے مطالب

انسان ہمیشہ دوسروں کی زد میں ہے اور شیاطین جن وانس کی یہ کوشش رہتی ہے کہ وہ اس کے قلب و روح میں نفوذ کریں انسان کا مقام علم میں جتنا بالا ہوتا جاتا ہے اور اس کی حیثیت اجتماع اور معاشرے میں جتنی بڑھتی جاتی ہے شیاطین کے سو سے اتنے ہی زیادہ شدید

ہوتے چلے جاتے ہیں تاکہ اس کو راہ حق سے منحرف کر دیں اور ایک دانش ور عالم کے فساد و خرابی سے سارے جہاں کو تباہ و برباد کر ڈالیں۔

یہ سورہ پیغمبر اکرم ﷺ کو ایک نمونہ واسوہ کے طور پر اور پیشوا و رہبر کی حیثیت سے یہ حکم دے رہی ہے کہ تمام دوسوے ڈالنے والوں کے شر سے خدا کی پناہ طلب فرمائیں۔

اس سورہ کے مطالب، ایک لحاظ سے سورہ فلق سے مشابہ ہیں اور دونوں میں ہی شرور و آفات سے خداوند بزرگ کی پناہ مانگنے کا بیان کیا گیا ہے اس فرق کے ساتھ کہ سورہ فلق میں شرور کے مختلف انواع و اقسام بیان کیے گئے ہیں لیکن اس سورہ میں صرف نظر نہ آنے والے دوسوہ گروں و سواس الخناس کا ذکر ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں مجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ سخت بیمار پڑ گئے تو خدا کے دو عظیم فرشتے جبریل و میکائیل آپ ﷺ کے پاس آئے جبریل تو پیغمبر ﷺ کے سر کی طرف بیٹھ گئے اور میکائیل پاؤں کی طرف جبریل نے سورہ فلق کی تلاوت کی پیغمبر اکرم ﷺ کو اس کے ذریعے خدا کی پناہ میں دے دیا اور میکائیل نے سورہ قل اعوذ برب الناس کی تلاوت کی۔

(نور الثقلین جلد ۵ ص ۶۳۵ و مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۶۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۸۳) ایک اور روایت میں جو امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے اور ہم اس کی طرف پہلے بھی اشارہ کر چکے ہیں آیا ہے کہ جو شخص نماز وتر میں معوذتیں (سورہ فلق و ناس) اور قل ہو اللہ احد کی تلاوت کرے گا اس سے کہا جائے گا اے بندہ خدا تجھے بشارت ہو کہ خدا نے تیری نماز وتر کو قبول کر لیا ہے۔

(نور الثقلین جلد ۵ ص ۶۳۵ و مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۶۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۸۳)

تجوید القرآن

حروف تہجی اور ان کے مخارج

عربی زبان میں حروف تہجی کی تعداد ۲۸ ہے اور بعض حضرات نے الف کو الگ شمار کر کے ۲۹ تحریر کی ہے۔

ان تمام حروف کے بنیادی مخارج تین ہیں (۱) حلق (۲) دہن (۳) لب و دندان۔
حلق کے تین حصے ہیں انتہائی ۲ وسط درمیانی ۳ ابتدائی
بعض حروف اس کے اندرونی حصہ سے خارج ہوتے ہیں جیسے
ا ہمزہ ۲ ہاء انتہائی حلق سے ادا ہوتے ہیں۔

دو درمیانی حلق سے ادا ہوتے ہیں (۱) عین (۲) ح
دو ابتدائی حلق سے ادا ہوتے ہیں جیسے (۱) فیس (۲) خ
معلوم ہوا حروف حلق چھ ہیں (۱) ہمزہ (۲) حا (۳) عین (۴) غین (۵) ح (۶) خ
(حرف حلق شش بود اے نور عین ہمزہ ہا حا و خا و عین فیس)
دہن کے دس مخارج ہیں جن سے اٹھارہ حروف ادا کئے جاتے ہیں

(۱) زبان کی جڑ تالو سے ملا کر یہ کاف کا مخرج ہے: جیسے قَالَ

(۲) زبان کی جڑ سخت تالو سے ملا کر کاف ادا ہوتا ہے: جیسے كَانِ النَّاسِ

(۳) زبان کا درمیانی حصہ سے تین حروف ادا ہوتے جس حروف شجرہ بھی کہتے ہیں
جیسے ا جیم ۲ شین ۳ ی ہے۔

- (۴) زبان کا کنارہ حصہ اوپر واڑھ سے لگا کر ضاد ادا ہوتا ہے: جیسے وَلَا لَصَّالِينَ
- (۵) زبان کا کنارہ ضاد کے مخرج کے بعد سے نوک زبان تک یہ لام کا مخرج ہے۔
- (۶) زبان کا کنارہ لام کے مخرج سے ذرا نیچے یہ نون کا مخرج ہے۔
- (۷) زبان کی نوک سے ذرا بالا تر تالو سے ملا کر یہ ر کا مخرج ہے بعض حضرات کے نزدیک لام نون اور ر کا مخرج ایک ہی ہے۔
- (۸) زبان کی نوک کو ثنایا سے ملا کر اور تالو کی طرف اٹھا کر تین حروف ادا ہوتے ہیں جیسے (۱) دال (۲) ط (۳) ت جنہیں حروف نطیہ کہتے ہیں۔
- (۹) زبان کی نوک کو ثنایا سفلی سے ملا کر تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۱) ز (۲) س (۳) صاد
- (۱۰) زبان کی بالکل نوک کو ثنایا علیا سے ملا کر بھی تین حروف ادا ہوتے ہیں جیسے (۱) ث (۲) ذال (۳) ظا

لب و دندان کے دو حصے ہیں

ثنایا علیا کو نیچے کے لب یعنی خشکی اور تر حصے کے درمیانی حصے سے ملا کر ایک حروف

ادا ہوتا ہے۔ جیسے (۱) ف

(۱) منہ گھول کرنے سے واو ادا ہوتا ہے

(۲) دو نوں لیوں کو ملا کر میم اور با ادا ہوتا ہے

واضح رہے کہ نون غنہ اور میم ساکن کو ناک سے ادا کیا جاتا ہے اور یہی حال تنوین کا

بھی ہے۔

دانتوں کے اقسام

عام طور سے انسانوں کے ۳۲ دانت ہوتے ہیں اور ان کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ثنایا یہ سامنے کے چار دانت ہیں دو اوپر کے دو نیچے کے۔

- (۲) رباعیات یہ بھی چار دانت ہیں دو اوپر اور دو نیچے (ٹنایا کے پہلو میں)
- (۳) انیاب یہ بھی چار دانت ہیں دو اوپر دو نیچے (رباعیات کے پہلو میں)
- (۴) اضراس داڑھ ان کی تین قسمیں ہیں۔
- (۱) ضواحک یہ چار دانت ہیں دو اوپر دو نیچے انیاب کے پہلو میں۔
- (۲) طواجن یہ بارہ دانت ہیں چھ اوپر چھ نیچے ضواحک کے پہلو میں۔
- (۳) فواجز یہ چار دانت ہیں دو داہنے دو بائیں ایک اوپر ایک نیچے انہیں عقل کے دانت بھی کہا جاتا ہے اور بعض لوگوں کے یہاں نہیں بھی ہوتے ہیں۔
- حروف کے صفات

عربی زبان میں حروف کی اٹھارہ صفتیں لازمی ہیں اور بہت سی صفتیں غیر لازم بھی ہیں لازمی صفتوں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) حروف جبرفی آواز کا بلند کرنا یہ اٹھارہ حروف میں ہوتا ہے۔

۱۔ ظ ۲۔ لام ۳۔ قاف ۴۔ واو ۵۔ ر ۶۔ ب ۷۔ ض ۸۔ ذ ۹۔ غ ۱۰۔ ز ۱۱۔ آ ۱۲۔ ج ۱۳۔ ن ۱۴۔ د ۱۵۔ م ۱۶۔ ط ۱۷۔ ی ۱۸۔ ع

(۲) حروف ہمس آواز کو دبا کر ٹکٹا کر دس ۱۰ حروف میں ہوتا ہے۔

۱۔ ح ۲۔ ث ۳۔ ت ۴۔ کاف ۵۔ سین ۶۔ ف ۷۔ ش ۸۔ خ ۹۔ ص ۱۰۔ ہ (۳) شدت آواز کو قوی بنا کر بزور ادا کرنا یہ آٹھ حروف میں ہوتا ہے

(۱) ۱۔ (۲) ج (۳) د (۴) ت (۵) کاف (۶) قاف (۷) ط (۸) ب

(۴) رخاؤہ آواز کا آسانی اور آہستگی سے ٹکٹا کر پندہ حروف میں ہوتا ہے۔

ح س ش خ ص ہ ز ف ظ ض غ ث د ی

(۵) اطباق۔ ان حروف کی ادائیگی میں منہ بند ہو جاتا ہے جیسے ص ض ط ظ

(۶) افتتاح۔ ان حروف کی ادائیگی میں منہ کھل جاتا ہے یہ مذکورہ بالا چار حروف کے علاوہ باقی ۲۴ حروف میں ہوتا ہے۔

(۷) استعلاء ان کی ادائیگی میں زبان اوپر کی طرف جاتی ہے: جیسے قاف ظ خ ص ض غ ط

(۸) استعقال

ان کی ادائیگی میں زبان نیچے کی طرف جاتی ہے یہ مذکورہ سات کے علاوہ ۲۱ حروف ہیں۔

(۹) اعتدال ان حروف میں رفیع ہو جاتا ہے د ا ی

(۱۰) صغیر۔ ان حروف کی ادائیگی میں سیٹی سی نکلتی ہے ز س ص

(۱۱) تقش۔ ان حروف کی ادائیگی میں کام و دہن میں پھیلاؤ پیدا ہوتا ہے ش ر ف

(۱۲) انحراف۔ ان حروف کی ادائیگی میں زبان اندر کی طرف جاتی ہے جیسے: ر لام

(۱۳) تکریر۔ اس حرف کی ادائیگی میں تکرار جیسی ہوتی ہے جیسے ر

(۱۴) استطالات۔ اس حرف کی ادائیگی میں طول دینا پڑتا ہے جیسے ضاد

(۱۵) ثقلقلہ۔ ثقلقلہ ان حروف کی ادائیگی میں دہن میں جنبش ضروری ہے، یعنی جھٹکا آئیگا

جیسے قاف ط ب جیم دال

(۱۶) درمیان شدت و رخاؤہ جیسے لام نون ع م ر

(۱۷) مد۔ یہ تین حرف ہیں واو ساکن ماقبل مضموم یا ساکن ماقبل مکسور الف ماقبل مفتوح

(۱۸) لین۔ یہ دو حرف ہیں واو اور یا ساکن ماقبل مفتوح یہ حروف نرمی سے ادا ہو جاتے ہیں۔

مد کے معنی کھینچ کر پڑھنے کے ہیں اور قصر اس کے برخلاف ہے حروف مد تین ہیں

الف واو ساکن ماقبل مضموم یا ساکن ماقبل مکسور سب مد وہ الف یا سکون ہوتا ہے جو حروف

مد کے بعد واقع ہوتا ہے چائے ایک ہی لفظ میں ہو یا دوسرے لفظ میں اس طرح مد میں ذیل

قسمیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۱) ہمزہ اور مد دونوں ایک کلمہ میں ہوں اور ہمزہ حرف مد سے پہلے ہو اس صورت میں

سب نے قصر سے پڑھا ہے۔

(۲) ہمزہ اور مد دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں اور ہمزہ حرف مد کے بعد ہو اس صورت میں

سب نے مد سے پڑھا ہے اور مد واجب یا مد متصل کا نام دیا گیا ہے۔ مثلاً جاء حتی سوء (۳) حرف مد ایک لفظ میں ہو اور ہمزہ دوسرے لفظ میں جیسے بمّا ازل اسے مد منفصل اور جائز کہتے ہیں۔

(۴) جہاں سبب مد ہمزہ کے بجائے سکون ہو اور وہ بھی وصل و وقف ہر حال میں لازم ہو جاتا

ہے ادغام کے ساتھ ہو یا بلا ادغام: جیسے صَاخَه تَحَاوُنِي ق وَالْقِرَان اور تمام مقطعات قرآن جن میں تین حرف ہیں اور ماقبل حرف آخر مد ہے اسے بھی مد لازم کہا جاتا ہے۔

(۵) سبب مد سکون عارضی ہو جو سبب وقف یا ادغام پیدا ہو گیا ہو جیسے الباب يُؤْمِنُونَ نَسْتَعِينُ ان مقامات پر طول و قصر و وسط سبب جائز ہے۔

(۶) مد حرف لین میں واقع ہو حرف لین سے مراد واو ساکن یا یاء ساکن کہ جس کا ماقبل مفتوح ہو اور سبب مد ہمزہ ہو جو درمیان کلمہ میں جیسے: سُوءَةٌ كَهَيْئَةٍ وَ اسْتِيَاسَ وَلَا تِيَاسُو وغیرہ ان مقامات پر قصر سے کام لیا جاتا ہے۔

(۷) مد حرف لین میں ہو اور ہمزہ آخر کلمہ میں ہو جیسے سوء ثی اس مقام پر طول اور توسط سے کام لیا گیا ہے۔

(۸) مد حرف لین میں ہو اور وجہ سکون عارضی ہو جیسے خوف بین وغیرہ یہاں طول و قصر و متوسط سبب جائز ہے۔

(۹) مد حرف لین میں ہو اور وجہ مد سکون لازم یا ادغام ہو جیسے سورہ فصلت میں هَاتَيْنِ

یا بلا ادغام جیسے كَهَيْعَصٍّ اور حمعسق کا عین کہ یہاں طول اور توسط دونوں جائز ہیں۔

ادغام و اظہار

کبھی کبھی کلام میں ایک ہی لفظ میں یا دو برابر کے الفاظ میں دو حرف ایک ہی صفت اور تخرج والے یا صرف ایک تخرج والے جمع ہو جاتے ہیں اور پہلا حرف ساکن ہوتا تو ایک کو دوسرے میں ملا دیا جاتا ہے کہ زبان کا ایک ہی تخرج سے دو مرتبہ ایک ہی حرف کا نکالنا مشکل ہوتا ہے جیسے یوجہ والیل قصر تم مالم تستمع قد دخل قد تبین فلما اثقلت

نون ساکن اور تنوین

نون ساکن جو ہمیشہ آخر کلمہ میں پایا جاتا ہے اور وصل و وقف ہر حالت میں ثابت رہتا ہے اس کے چار حکم ہیں

اظہار ادغام اخفاء قلب

اظہار وہاں ہوتا ہے جہاں حروف طلق کے ساتھ جمع ہو جائے

جیسے یناون مَنْ اَمَّنْ عذاب الیم ینھون اِنَّ هُوَ اَنعَمْتَ
وَاَنْحَرَّ مِنْ حَکِیم

غ وان یکون غَنِيًّا اَجْرٌ غیر ممنون

خ مَنْ خَسَفْنَا مَقِیمَ خَالِدِیْنَ

(ادغام)

ادغام وہاں ہوتا ہے جہاں نون ساکن یا تنوین آخر کلمہ میں ہوں اور حروف یرملون

سے پہلے ہوں صرف را اور لام میں ادغام بلا غنہ ہوتا ہے۔

ی و من یقل یومئذ یصدعون

ر	مِنْ رَبِّكُمْ غَفُورًا رَحِيمًا
میم	مِنْ مَّالِ اللَّهِ مِثْلًا مَا بَعُوضَةٌ
لام	مِنْ لَدُنْهِ
واو	مِنْ وَّاقٍ
ن	مِنْ نَّاصِرِينَ

اخفاء

جہاں نون ساکن یا تنوین کے بعد باقی پندرہ حروف واقع ہوں یہاں اخفاء کے ساتھ

غنی ضروری ہے جیسے

ت	أَنْتُمْ مَنْ تَابَ جَنَاتٍ تَجْرِي
ث	عَلَى الْحَنْثِ الْعَظِيمِ مِنْ ثَمَرَةٍ
ج	تَنْجِي مَنْ جَاءَ
و	أَنْدَادًا مِنْ دَافِقٍ
ذ	وَأَنْزَرَهُمْ مِنْ ذَلِكَ

اسی طرح باقی مثالیں بھی ہے

میم

میم کے بارے میں تین طرح کے احکام ہیں

۱ میم کے ساتھ جمع ہو جائے تو ادغام یا غنی ضروری ہے

يُعَمَّرُ دَمْرُ صَمٍّ

- ۲ میم ب کے ساتھ جمع ہو جائے تو اخفاء یا غنہ ہوگا جیسے **مِن يَعْتَصِم بِاللّٰهِ**
- ۳ میم باقی حروف کے ساتھ جمع ہو جائے تو اظہار ہوگا **لَهُمْ عَذَابٌ**

تفخیم و ترقیق

- ترقیق حرف کو باریک بنا کر ادا کرنا ہے اور تفخیم موٹا بنا کر تفخیم ہی کو تقلیظ بھی کہتے ہیں۔
- (۱) ر میں اصل تفخیم ہے کبھی کبھی ترقیق ہو جاتی ہے جب کسرہ یا پاء ساکن کے ساتھ جمع ہو جائے لیکن کسرہ حالت وقف میں ختم ہو جائے گا تو پھر ترقیق بھی ختم ہو جائے گی جیسے اسباب النار لام میں اصل ترقیق ہے تفخیم وہاں ہوتی ہے جہاں لفظ اللہ سے پہلے زیر یا پیش آجائے یا لام مفتوح سے پہلے ط ظ یا ض آجائے جیسے: **اِنطَلَقَ بِطَلٍّ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ظَلَمُوْا**

مَنْ اَظْلَمَ البتہ اگر دونوں طرف لام ہو تو ترقیق ہی بہتر ہے جیسے **صَلَّال**

ضمیر

اس حرف کا استعمال دو طرح ہوتا ہے کبھی بھر پور طریقہ سے کہ پیش واو معلوم ہو اور زیری اور کبھی ہلکے طریقہ سے کہ جیسے کوئی چیز کم ہوگئی ہے اول کو اشباع کہتے ہیں اور دوم کو اختلاس اشباع پیش کے ساتھ وہاں ہوتا ہے جہاں ماقبل زیر یا پیش ہو اور مابعد بھی متحرک ہو۔

جیسے **ماله وولده انه حکیم** زیر کے ساتھ وہاں ہوتا ہے جہاں ماقبل زیر ہو اور مابعد متحرک جیسے **على سمعه وبصره**

وقف

وقف کے معنی ٹھرنے کے ہیں اور یہ کام کبھی لفظ کے آخر میں ہوتا ہے اور کبھی سانس

نوٹ جانے کی بنا پر درمیان میں دونوں کے الگ الگ قواعد ہیں۔ وقف کلمہ کے آخر میں ہو تو اس کے تین طریقے ہوتے ہیں۔ (۱) روم (۲) اشام (۳) سکون

روم

روم کے معنی یہ ہیں کہ حرکت کو ختم کرتے ہوئے اس انداز سے تلفظ کرے کہ سننے والا محسوس کرے کہ اصل حرکت کیا تھی۔

اشام

اشام کے معنی یہ ہیں کہ وقف کرتے ہوئے ہونٹوں کو جنبش دے کہ دیکھنے والا حرکت کا اندازہ کر لے۔

سکون

سکون کے معنی یہ ہے کہ حرکت کو یکسر ختم کر دیا جائے روم صرف ضمہ رفع کسر اور جر میں جاری ہوتا ہے۔ جیسے الحمد للہ مِنْ قَبْلِ مَالِكٍ هُوَ لَا يَفْعُ اور نصب میں جائز نہیں ہے۔

اشام صرف ضمہ اور رفع میں جاری ہوتا ہے۔ سکون ہر جگہ جاری ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ تین مقامات پر روم اور اشام جائز نہیں ہے۔

(۱) تاء تانیث میں کہ وہ حالت وقف ہو جاتی ہے اور وہاں روم اشام کی گنجائش نہیں ہے۔

علامت وقف

شیخ ابو عبد اللہ سجاد ندوی نے وقف کے بارے میں چھ رموز کا ذکر کیا ہے۔

(۱ م) یہ وقف لازم کی علامت ہے کہ اگر یہاں وقف نہ کیا جائے تو معنی کے بدل جانے کا

اندیشہ ہے جیسے انهم اصحاب النار

(۲ ط) یہ وقف مطلق کی علامت ہے کہ یہاں کلام کو روک کر بعد سے ابتدا کی جاسکتی ہے جیسے یُوقِنُونَ ط پر وقف کر کے اُولَئِكَ سے ابتدا کرنا۔

(۳ ج) وقف جائز کی علامت ہے کہ یہاں ٹھہر کر بعد سے ابتدا کرنا بہتر ہے۔ جیسے لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

(۴ ز) وقف مجوز کی علامت ہے کہ اصل وصل ہے لیکن وقف بھی ہو سکتا ہے اِشْتَرَوْا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ز فَلَا يَخْفَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ۔

(۵ ص) وقف مرضی کی علامت ہے کہ طول کلام کی بنا پر ٹھہر سکتے ہیں جس طرح ان فی حلق السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ پر وقف کرنا۔

(۶ ل) وقف کے ناجائز ہونے کی علامت ہے جیسے مبتدا و خبر یا متبنی اور متبنی منہ کے درمیان وقف آیات کے مکمل ہو جانے کے بعد اس طرح کا وقف کیا جاسکتا ہے۔

علماء متاخرین نے ان رموز پر آٹھ رموز کا مزید اضافہ کیا ہے۔

(۷ قف) اس علامت کا حکم ط کا ہے۔

(۸ قفہ) اس علامت پر سکتہ کیا جاسکتا ہے لیکن سانس نہ توڑی جائے۔

(۹ س) یہ بھی سابق کی علامت جیسی علامت ہے۔

(۱۰ قیل) قیل کی علامت ہے کہ بعض افراد نے وقف کے بارے میں کہا ہے۔

قلا قیل لا کی علامت ہے کہ بعض حضرات نے منع کیا ہے۔

(۱۱ صل) اس کا مطلب ہے وصل ضروری ہے اور وقف ممنوع ہے۔

(۱۲ صلی) اس کا مطلب ہے کہ وصل اولیٰ ہے اگرچہ وقف بھی ممکن ہے۔

(۱۳ ک) اس کا مطلب یہ ہے کہ جو پہلے رمز کا حال ہے ہی اس کا بھی ہے کَذَا لِكَ

(۱۴) واضح رہے کہ ایک وقف معانقہ بھی ہے ث (. .) جس کا مطلب یہ ہے کہ دو

- مقامات میں سے ایک پر وقف ہوگا اور ایک پر نہ ہوگا اس کے علاوہ تجوید نے آیات کے بارے میں اختلافات کی وضاحت کرنے کے لئے حسب ذیل علامات مقرر کی ہیں۔
- (۱۵ھ) یہ علامت ہے کہ یہاں خمسہ پر کوئی اور بصری تمام قراء کا اتفاق ہے۔
- (۱۶حب) یہ علامت ہے کہ یہاں اہل کوفہ کے نزدیک خمسہ ہے۔
- (۱۷عب) یہ علامت ہے کہ یہاں اہل بصرہ کے نزدیک خمسہ ہے۔
- (۱۸ع) یہ علامت ہے کہ یہاں دونوں کے درمیان عشر میں اتفاق ہے اختلاف کی صورت میں بھی کوفیوں کا رمز عین ہی ہے بصری عب کہتے ہیں۔
- (۱۹تب) یہ علامت ہے کہ اس جگہ بصریوں کے نزدیک آیت ہے۔
- (۲۰لب) یہ علامت ہے کہ اس جگہ کوفیوں کے نزدیک آیت ہے۔
- واضح رہے کہ اس طرح اموز و علامات کی کل تعداد بیس ۲۰ ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید میں چار سجدے واجب ہے مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	سپارہ نمبر	سورہ کا نام	سورہ نمبر	آیت نمبر
۱۔	۲۱	الْم تَنْزِيل	۳۲	۱۵
۲۔	۲۲	حَم سَجْدَه	۴۱	۳۸
۳۔	۲۷	وَالنَّجْم	۵۳	۶۲
۴۔	۳۰	عَلَق	۹۶	۱۹

جن تفاسیر سے اس کتاب میں استفادہ کیا گیا ہے

کتاب کا نام	تصنیف
۱ تفسیر مجمع البیان	مشہور مفسر علامہ طبری
۲ تفسیر تبيان	آیۃ اللہ دانشمند فقید بزرگ شیخ طوسی
۳ تفسیر المیزان	آیۃ اللہ علامہ طباطبائی
۴ تفسیر صافی	آیۃ اللہ محسن فیض کاشانی
۵ تفسیر نور الثقلین	آیۃ اللہ مرحوم سید عبد علی بن حمزہ الحویزی
۶ تفسیر برہان	آیۃ اللہ سید ہاشم بحرین
۷ تفسیر نمونہ	آیۃ اللہ ناصر مکارم شیرازی
۸ تفسیر روح المعانی	آیۃ علامہ شہاب الدین محمود آلوسی
۹ تفسیر المنار	آیۃ اللہ محمد رشید رضا تقریرات درس تفسیر شیخ محمد عبدہ
۱۰ تفسیر فی ظلال القرآن	سید قطب مصری
۱۱ تفسیر قرطبی	محمد بن احمد انصاری قرطبی
۱۲ تفسیر اسباب النزول	واحدی ابوالحسن علی متویہ نیشابوری
۱۳ تفسیر مراغی	احمد مصطفیٰ مراغی
۱۴ تفسیر مفتاح الغیب	فخر رازی
۱۵ تفسیر روح البیان	ابوالفتوح رازی
۱۶ چہل حدیث	آیۃ اللہ روح اللہ امام خمینی
۱۷ فلسفۂ معجزہ	آیۃ اللہ ابوالقاسم الخوی

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قرآن کی تلاوت ضرور کرو کیونکہ جتنی قرآن کی آیتیں ہیں اتنے ہی جنت میں درجے ہیں قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کو حکم ہوگا کہ پڑھتا جا اور ترقی کرتا جا، جب وہ ایک آیت پڑھے گا تو اس کا ایک درجہ بلند ہو جائے گا۔

(حوالہ اصول کافی کتاب فضل القرآن وسائل شیعہ جلد ۱ ص ۳۷۰)

